(جملہ حقوق محفوظ)

(۱۵)

حصّہ پانزدہم

بہارِ ہمریت

شیخ غلام علی اینڈ سنز پوسٹ بکس ۵۲۸ لاہور

FAISAL NDU LIBRARY
Acc No. 066000
MAILSI
TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI

جملہ حقوق محفوظ

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ

الحمد للہ کتاب مستطاب گلدستۂ رحمت جامع خیر و برکت سبیل نجات دہی
مسائل جزئیہ اکراہ حجر غصب شفعہ تقسیم مزارعت معاملہ ذبح قربانی عقیقہ۔

بہارِ شریعت

حصّہ پانزدہم

مُصَنَّفَہٗ

جناب مولٰنا مولوی حکیم ابو العلا محمد امجد علی صاحب
اعظمی رضوی سُنّی حنفی قادری برکاتی دامت فیوضہم

ناشر

شیخ غلام علی اینڈ سنز، پبلشرز

لاہور ——— حیدر آباد ——— کراچی

فہرست مضامین بہار شریعت حصہ پانزدہم

مضمون	صفحہ
اکراہ کا بیان	۱۷
اکراہ کی تعریف	۱۸
اُس کی شرائط اور قسمیں	″
اکراہ کے احکام	″
بیع شراء اجارہ اقرار اکراہ کی وجہ سے کئے تو فسخ کا اختیار ہے	۱۹
دو ایک کوڑا مارنا ضرب شدید نہیں مگر بعض صورتوں میں مال قلیل وکثیر کا اکراہ میں فرق	″
مکرہ کی بیع نافذ ہے مگر لازم نہیں اور ہبہ میں اکراہ ہوا تو ہوا ہی نہیں	۲۰
اکراہ کے ساتھ ثمن پر قبضہ کیا تو واپس کرسکتا ہے جو بیع اکراہ سے ہوئی اُس میں اور دیگر بیوع فاسدہ میں فرق	″
مبیع ہلاک ہوگئی تو بالغ قیمت لے گا	″
بادشاہ کا کہہ دینا ہی اکراہ ہے اسی طرح بعض شوہروں کا شراب پینے یا خون یا مردار گوشت یا سور کا گوشت کھانے پر اکراہ	″
کفر کرنے پر اکراہ	۲۱
کفر نہیں کیا اور قتل کیا گیا تو اب پائے گا اسی طرح نماز نہ پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے پر مجبور کیا گیا	″
مسافر یا مریض روزہ نہ رکھے یا توڑنے پر مجبور کیا گیا توڑ دے	″

مضمون	صفحہ
اکراہ میں روزہ توڑنے سے قضا واجب ہے کفارہ نہیں	۴۱
غیر اکراہ میں کفر کی اجازت نہیں	۴۲
مسلم یا ذمی کے مال تلف پر اکراہ	″
کسی کو قتل کرنے یا اُس کا عضو کاٹنے پر مجبور کیا گیا	″
اپنا عضو کاٹنے پر مجبور کیا گیا	″
اپنے کو تلوار سے قتل کر ورنہ میں بری طرح تجھے قتل کروں گا	″
زنا یا لواطت پر اکراہ	″
طلاق نہ دینے پر زوجہ نے اکراہ کیا یا کسی اور نے	۴۳
مرد مریض نے عورت کو طلب طلاق پر مجبور کیا	″
عورت کو مجبور کیا کہ ایک ہزار کے عوض طلاق قبول کرے	″
دس ہزار کے عوض نکاح کرنے پر مجبور کیا گیا	″
ایک ہزار کے عوض خلع کرنے پر مجبور کیا گیا اور عورت کا مہر زائد ہے	″
اکراہ کے ساتھ کیا چیزیں صحیح ہے اس کا مطلب	۴۴
ظہار یا قسم کے کفارہ پر مجبور کیا گیا	″
اکراہ کے ساتھ اسلام صحیح ہے اس کا مطلب	″
اکراہ کے ساتھ دین معاف کرایا کفیل کو بری کرایا	″
شفعہ سے روکا	″
چوری یا قتل عمد کا زبردستی اقرار کرایا	″

مضمون	صفحہ
شوہر نے عورت سے دھمکی دیکر مہر معاف کرایا یا ہبہ کرایا	۲۵
ایک شخص کے لیے ہبہ کرنے کی دھمکی اُس نے دو شخصوں کو ہبہ کیا	۲۶
لکھا تا لکھانے پر اکراہ	"
ہزار تیدی چھوڑنے کے لیے لونڈی زنا کے لیے مانگتا ہے دینا جائز نہیں	"
چوروں نے مال بتانے کو کہا اُس نے نہیں بتایا اور قتل ہو گیا	"
مرد عورت نے اتفاق کیا کہ بظاہر ایک ہزار پر طلاق دیں گے	"
حجر کا بیان	۲۶
حجر کی تعریف اور یہ کہ اُس کے اسباب کیا کیا ہیں	"
طبیب جاہل جس کو علاج میں مہارت نہ ہو اس کو علاج کرنے سے روک دیا جائے اسی طرح جاہل مفتی کو فتوٰی دینے سے روکا جائے	۲۷
آج کل کے مولویوں کو خیر خواہانہ نصیحت	"
جنون حجر کے لیے سبب ہے اور معتوہ تمیز دار بچہ کے حکم میں ہے	۲۸
مجنون اور نابالغ نہ طلاق دے سکتے ہیں نہ اقرار کر سکتے ہیں	"
غلام طلاق بھی دے سکتا ہے اور اقرار بھی کر سکتا ہے	"
نابالغ کا وہ عقد جس میں نفع و ضرر دونوں ہوتے ہیں اجازت ولی پر موقوف ہے	"
نعل میں حجر نہیں ہوتا	۲۸
نابالغ کو قرض دینا یا اس کے پاس امانت رکھنا یا بیع کرنا اگر بغیر اجازت ولی ہو تو ہلاک ہونے پر تاوان نہیں	۲۹
آزاد عاقل بالغ پر حجر ہوتا ہے یا نہیں	"
سفیہ کے کن تصرفات میں حجر ہو سکتا ہے	"
نابالغ جب بالغ ہو تو اُسکے اموال کب اُسکو دیئے جائیں	۳۰
مال دینے کے بعد چال چلن خراب ہو گئے	"
جس پر بکثرت دین ہیں دائن کی درخواست پر قاضی اُسے مجبور کرے گا	"
مفلس نے چیز خریدی تو اس چیز کا حق دار تنہا بائع ہے یا نہیں	"
دین کس مال سے ادا کیا جائے	"
بلوغ کا بیان	"
لڑکے اور لڑکی کے بلوغ کی کیا کیا صورتیں ہے	"
جب بالغ ہونا مسلم ہو چکا تو اپنے کو نابالغ نہیں کہہ سکتے	"
لڑکے کی عمر بارہ سال کی ہو اور اس کی عورت کو حمل ہو تو بچہ ثابت النسب مانا جائے گا	"
ماذون کا بیان	"
نابالغ کے تصرفات تین قسم کے ہیں اور ان کے احکام	"
نابالغ کی بیع اجازت پر موقوف ہے مگر جبکہ ماذون ہو	"
نابالغ کا ولی کون ہے	"

مضمون	صفحہ
ولی کا خاموش رہنا بھی اذن ہے	۳۲
ولی نہ ہو یا اجازت نہ دے تو قاضی اجازت دے سکتا ہے	〃
نابالغ یا معتوہ کے بعض اقرار صحیح ہیں	〃
مسلمان کا ولی کافر نہیں ہو سکتا	۳۳
بچہ پر دعویٰ کیا تو انکار کی صورت میں اس پر حلف ہے	〃
غصب کا بیان	〃
غصب کے متعلق احادیث	〃
غصب کی تعریف	۳۵
بعض صورتوں میں اگرچہ غصب نہیں مگر اس کا حکم پایا	
جاتا ہے یعنی ضمان لازم ہے	〃
مٹی کا ڈھیلا یا ایک قطرہ پانی بغیر اجازت لینا جائز نہیں	۳۶
چوری کی صورت کو غصب نہیں کہیں گے	〃
دوسرے کے جانور پر بوجھ لادنا جائز ہے	〃
غصب کا حکم	〃
غاصب ضمان لے یا غائب سے اختیار ہے	〃
شے موقوف غصب کر لی اور اسکی قیمت بڑھ گئی پھر	
کسی دوسرے نے غصب کر لی	〃
پرانی دیوار گرا دی اس کا نقصان لینے کی صورتیں	۳۷
جہاں سے غصب کیا ہے چیز کو وہیں واپس کرنا ہوگا	〃
یہ ضرور نہیں کہ اس طرح واپس کرے کہ مالک کو علم ہو جائے	〃
گیہوں غصب کر کے مالک کو پینے کے لیے دے آیا	〃
سوتے میں ٹوپی یا انگوٹھی وغیرہ اتار لی	〃
مالک کی گود میں چیز رکھ دی مگر اسے علم نہ ہوا	〃
مغصوب چیز ہلاک ہو گئی تو کیا تاوان دے	۳۸

مضمون	صفحہ
ذوات القیم اور ذوات الامثال کی قدرے تفصیل	۳۸
غاصب کہتا ہے کہ چیز ہلاک ہو گئی تو قید کریں جب	〃
تک اس کا سچا ہونا ظاہر نہ ہو	
غاصب کہتا ہے میں نے چیز واپس کر دی مالک کہے	
یہاں ہلاک ہوئی	〃
جائداد غیر منقولہ چھین لی اس کا کیا حکم ہے	۳۹
زمین غصب کر کے اس میں کاشت کی	〃
جائداد موقوفہ اور نابالغ کی زمین غصب کی اس کا کیا	
حکم ہے	〃
چیز میں نقصان کی چار صورتیں ہیں	۴۰
مغصوب چیز کی اجرت حاصل کی	〃
مغصوب یا ودیعت کو بیچ کر نفع حاصل کیا اس کے	
احکام	〃
مغصوب چیز میں تغیر	۴۱
ایسی تبدیلی کی کہ دوسری چیز ہو گئی یا دوسری چیز	
میں ملا دی کہ تمیز نہ ہو سکے یا دشوار ہو	〃
روپیہ غصب کر کے گلا دیا	〃
غاصب واپس کرنا چاہتا ہے مگر مالک پردیس چلا گیا	
ہے کیا کرے بغیر تاوان دیئے چیز کو کام میں لانا حرام ہے	〃
بکری کو ذبح کر کے گوشت پکا لیا گیہوں کا آٹا پسوا لیا	
لوہے کی تلوار چھری بنا لی تانبے کے برتن بنا لیے	
اس کا کیا حکم ہے	〃
بکری ذبح کر ڈالی بلکہ اس کا گوشت بنا لیا ابھی مالک	
ہی کی ہے	۴۲

مضمون	صفحہ
جانور کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے آنکھ پھوڑ دی یا گدھے کو ذبح کر دیا	۴۲
منصوب چیز موجود ہے مگر اسکے لینے میں غاصب کا نقصان ہوگا	″
بغیر قصد ایک کی چیز دوسرے کی چیز میں مل گئی اور بغیر نقصان چیز کو نہ نکالا جا سکے	″
سونا چاندی غصب کر کے روپیہ اشرفی برتن بنا لیا	″
غاصب نے کپڑا غصب کر کے پھاڑ ڈالا اس کی تین صورتیں ہیں۔	″
کپڑا غصب کر کے رنگ ڈالا	۴۳
کپڑا کسی کے رنگ میں گر گیا اور اس پر رنگ آگیا	″
رنگ غصب کر کے اپنا کپڑا رنگ لیا	″
ایک کا رنگ غصب کیا دوسرے کا کپڑا غصب کیا اور اس میں رنگ دیا	″
کپڑے کو دھویا اور اس میں پھننے پٹے	″
ستو غصب کر کے گھی میں مل دیے	″
زیور یا برتن غصب کر کے توڑ پھوڑ ڈالے	″
چاندی کی چیز پر سونے کا ملمع تھا ملمع دور کر دیا	۴۴
تانبے لوہے پیتل کی چیزیں وزن سے بکیں یا احد وزن سے خارج ہو گئی ہوں دونوں کے احکام	″
جانور غصب کیا تھا وہ بڑھ گیا کھیت میں زراعت بڑھ گئی	″
درخت میں پھل آگئے ان سب میں غاصب کو معاوضہ نہیں ملے گا۔	″

مضمون	صفحہ
روئی کتوالی یا سوت کا کپڑا بنوایا	۴۴
زمین میں عمارت بنوائی یا پیڑ لگائے	″
لکڑی چیر ڈالی بکری کے لیے آرہ عاریت لیا وہ ٹوٹ گیا	۴۵
مردار کا چمڑا غصب کر کے پکا لیا	″
دروازہ کا ایک بازو یا موزہ جوتے میں کا ایک تلف کر دیا	″
تلف کرنے سے کہاں ضمان واجب ہوتا ہے کہاں نہیں	″
دوسرے کا انڈا توڑ دیا گندہ نکلا یا اخروٹ توڑا وہ خالی نکلا	″
کسی چیز کی ترکیب اور بنا دوٹ بگاڑ دی	″
دیوار گرا دی پھر ویسی ہی بنا دی	″
دوسرے کی زمین میں سے مٹی اٹھا لایا	۴۶
کسی کا گوشت پکا ڈالا ضمان دینا ہوگا مگر ایک صورت میں نہیں دینا ہوگا اور اسی طرح کی اور کئی صورتیں ہیں	۴۶
کوئی اپنی دیوار گرانا ہی چاہتا تھا اس نے بغیر اجازت وہ دیوار گرا دی اس میں تاوان نہیں	″
قصاب کی بکری بغیر اجازت ذبح کر دی تاوان ہے یا نہیں	″
دوسرے کا مال بغیر اجازت چند جگہوں میں خرچ کرنا جائز ہے	۴۷
جانور نے کھیت چر لیا یا بلی نے کبوتر کھا لیا تاوان نہیں	″
مسلم کے پاس شراب تھی کسی نے تلف کر دی تاوان نہیں	″
مسلم نے کافر سے شراب غصب کر کے پی ڈالی	″
مسلم نے کافر کی شراب کا سرکہ بنا لیا تو سرکہ کس کا ہے	″

مضمون	صفحہ
دوسرے کی چیز تلف کردی مالک نے جائز کر دیا ضمان سے بری نہ ہوا	۴۷
غاصب سے دوسرے نے غصب کرلی یا غاصب نے ودیعت رکھی مالک جس سے چاہے ضمان لے	″
غاصب دوم نے غاصب اول کو چیز واپس کردی یا تاوان دے دیا یا بری ہو گیا	۴۸
غاصب نے عاریت دیدی تو مالک اس غاصب یا مستعیر جس سے چاہے ضمان لے	″
غاصب نے چیز بیچ دی اگر مالک نے غاصب سے ضمان لیا تو بیع صحیح ہو گئی اور مشتری سے لیا تو باطل ہو گئی	″
چیز رہن رکھ دی یا اجرت پر دیدی مالک نے مرتہن یا مستاجر سے ضمان لیا تو رجوع کریں گے	″
مالک کچھ ضمان غاصب سے اور کچھ غاصب الغاصب سے لے سکتا ہے	″
غاصب سے مغصوب کو مالک کو دینے کے لیے لیا ہے تو جب تک دے نہ دے بری الذمہ نہ ہوگا	۴۹
گھوڑا غصب کیا اس سے دوسرا چھین لے گیا دوسرے کے یہاں سے مالک چرا لے گیا دوسرا زبردستی چھین لایا	″
مالک نے غاصب کی بیع کو جائز کردیا بیع صحیح ہو گئی	″
مالک نے غاصب کی بیع کو جائز کردیا بیع صحیح ہو گئی بیع کرنے کے بعد غاصب خود ہی چیز کا مالک ہو گیا	″
آگ لگی تھی بجھانے کے لیے کسی کی دیوار پر چڑھنے کے ساتھ دیوار گر گئی تاوان واجب نہیں	″
دوسرے کے مکان میں بلا اجازت داخل ہونا جائز ہے مگر بضرورت۔	″

مضمون	صفحہ
ایک نے قبر کھودی دوسرے نے اپنی میت اس میں دفن کردی	۴۹
غاصب نے چیز غائب کردی پتہ نہیں کہ کہاں ہے	
مالک کیا کرے	۵۰
غاصب کہتا ہے مجھے چیز کی قیمت معلوم نہیں اس کا کیا حکم ہے	″
ضمان لینے کے بعد چیز ظاہر ہو گئی تو مالک کو اختیار ہے	″
زیادت منفصلہ غاصب کے پاس امانت ہے	″
لہو ولعب کی چیزیں توڑ ڈالیں تو تاوان نہیں	″
طبل غازی یا جو دف شادیوں میں بجانا جائز ہے یا بچوں کے تماشے باجے توڑے تو تاوان ہے	۵۱
بولنے والے کبوتر اور اڑنے والے کے تاوان میں فرق	″
سینگ والا مینڈھا جس کو لڑاتے ہیں اور اسیل مرغ اور تیتر بٹیر کے تاوان	″
درخت کے چھوٹے چھوٹے پھل جو کار آمد نہیں ہیں توڑ ڈالے یا کلیاں توڑ ڈالیں ان کا بھی تاوان دینا ہوگا	″
خاص اور عام کوئیں میں نجاست ڈالنے کا فرق	″
علی بن عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ کی حکایت اور امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کا زبردست استدلال	۵۲
ایک نے دوسرے سے کہا یہ بکری ذبح کردو اور بکری اسکی نہ تھی ذابح کو تاوان دینا ہوگا اسے معلوم ہو یا نہ ہو	″
کسی نے کہا میرا کپڑا پھاڑ کر پانی میں ڈال دو اس نے ایسا ہی کیا اس میں تاوان نہیں مگر گنہگار ہے	″
زمین غصب کر کے اس میں کچھ بو یا مالک نے کھیت بجوت کر اور چیز بو دی اس پر تاوان نہیں	″

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ترتیب تملیک	۷۱	[illegible]	۷۲
[illegible]	۷	[illegible]	۷
[illegible]	۷۶	[illegible]	۷
[illegible]	۷	[illegible]	۷۸
[illegible]	۷	[illegible]	۷
[illegible]	۷	[illegible]	۷
[illegible]	۸۰	[illegible]	۷
[illegible]	۷	[illegible]	۷
[illegible]	۷	[illegible]	۷
[illegible]	۸۱	[illegible]	۷
[illegible]	۷	[illegible]	۷
[illegible]	۷	[illegible]	۷
[illegible]	۸۲	[illegible]	۷
[illegible]	۷	[illegible]	۷
[illegible]	۸۳	[illegible]	۷
[illegible]	۷	[illegible]	۷
[illegible]	۸۴	[illegible]	۷
[illegible]	۷	[illegible]	۷
[illegible]

مضمون	نمبر صفحہ
تقسیم کا تعارف	

مضمون	صفحہ
مزارع بہت زیادہ بیمار ہو گیا یا سفر میں جاتے گا	
یا اس پیشہ ہی کو چھوڑنا چاہتا ہے یا دوسرا شخص	
بونا چاہتا ہے ان صورتوں میں مزارعت فسخ کی جا	
سکتی ہے	۱۰۷
مدت پوری ہوگئی اور فصل تیار نہیں ہے تو مدت	
بعض صورتوں میں زمین کے زمرہ میں	
مدت پوری ہونے کے بعد مالک یا مزارع کیا کرے	
کون پیدا ہوتا ہے	
زمین مشترک ہے پیداوار میں جو حصہ جس کا ہوگا	
اسے وہ دینا ہوگا	
دوسرے کی زمین پر اپنا بیج	
زمین مشترک ہے تخم کس کا ہے	
مزارعت میں کھیت بٹائی پر لینے والے کا کام	
مزارعت میں کھیت کا بٹائی پر دینے والے کا کام	
انکار کرتا ہے	
مزارعت میں بیج زمین کے مالک کا ہے	
مزارعت میں کھیت بٹائی پر لینے والے کا کام	
مزارعت یا مساقات میں زمین یا درخت کا مالک	
مزارعت میں کھیت لینے والے کا کام	
مزارعت یا مساقات میں زمین یا درخت کا مالک	
مزارعت میں کھیت لینے والے کا کام	
مزارعت میں کھیت لینے والے کا کام	
مزارعت میں کھیت لینے والے کا کام	
مزارعت یا مساقات میں زمین یا درخت کا مالک	
پانی دینے یا کاٹنے میں زمین والے کا کام	
مزارعت میں کھیت لینے والے کا کام	
انکار کرتا ہے	
مزارعت میں بیج زمین والے کا ہے	
مزارعت میں کھیت لینے والے کا کام	
مزارعت یا مساقات میں زمین یا درخت کا مالک	
جائز ہے	
یہ شخص مزارع اس کی زمین میں ایک ساتھ رہتے ہیں	

مضمون	صفحہ
بڑے بڑوں سے غلطی ہو جاتی ہے	۱
بوسنے دینے کا	۱۰
معاملہ کا بیان اور اس کے شرائط	۱۱
درختوں کے سوکھنے کا ذمہ مالک پر ہے	
نہیں دے سکتا	

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
معاملہ فسخ ہونے کی صورتیں	۱۱۲	ہو سکتا ہے	۱۲۰
بیع کے بعد سے ورثہ پر یا	۱۱۳	ورثہ اور قرض دار کے حق کا فرق	۱۲۱
دونوں کو پہنچا یا نہ پہنچا	"	معجوز ہونے کے شرک سے مسلم سے قرض	
دونوں سے شرک ہونے کی صورت	"	کرنا اور مسلم سے بکر مقرر کر قرض	
بیع کے بعد مبیع کا ضائع ہونا		قرض کے بدلہ مبیع لینے کا حق نہیں	
مبیع میں کمی آنا		مبیع یا ہوں کر بسبب شرکت کا	
مبیع میں عیب پیدا ہونا		بسبب مقرر کے مقروض کا	
مبیع میں عیب			
بیع کے بعد مبیع کا			
بیع کے بعد			
بیع کے بعد			
بیع کے بعد

مضمون	صفحہ
ذبح کے بعض مستحبات	
حلال وحرام جانوروں کا بیان	
اس کے متعلق چند ضروری باتیں	
جیش الجیوش کا فتویٰ جہاد	
بعض حلال جانوروں کے حرام ہونے کی وجہ	
حلال وحرام جانوروں کی تفصیل وضابطہ	
پالتو جانور کو قابو میں رکھنے کا حکم	
کتا پالنا	
بلی اور کبوتر کا حکم	
جن کے پیچھے نماز مکروہ ہے	
نماز کا بیان	
نماز کی اہمیت	
نماز کے فرض ہونے کی تاریخ	
نماز کی فرضیت	
نماز کے فرض ہونے کی شرائط	
نماز کے فرائض	
نماز کے واجبات	
نماز کی سنتیں	
نماز کے مستحبات	
نماز کے مکروہات	
نماز کے مفسدات	
نماز کے اقسام اور ہر ایک کا حکم	

مضمون	صفحہ
کی قربانی کی دریہ میت میں کہ کس کی طرف سے کون سے	
اپنی طرف سے اور بچوں کی طرف سے قربانی	
بیوی کی طرف سے قربانی نہ کی	
مرحوم کی قربانی کی وصیت نہ کی ورثہ نے اپنی	
طرف سے قربانی کر لی	
دوسرے سے قربانی کرانی کس سے بہتر	
چوتھے دن تک قربانی کا وقت ہے	
تین شخصوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرنا	
چوتھا شخص	
دوسرے سے قربانی کرانا اور خود بھی کچھ دینا	
ایک قربانی میں کتنے شریک ہو سکتے ہیں	
قصہ ان کے پیسے سے شریک ہونے کا	
دوسرے کو کچھ دیکر شریک کرنا	
چار شخصوں سے زائد شریک ہونے میں	
شرکت کا حکم ہے	
قربانی کا وقت	

مضمون	صفحہ
قربانی کے جانور کا عیب سے پاک ہونا ضروری ہے	
قربانی شرعی کی کسی سے غلطی کر دی ہو	
کے کرنے کا حکم ہے	
فقہ سے قربانی کرنے والے کو قربانی	
کے عیب بتانا	
عیب سے زیادہ قربانی کے جانور	
قربانی کا جانور	
کے لئے ضروری کی طرف سے قربانی	

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اکراہ کا بیان

قولہٗ عزوجل ۔ مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِہٖۤ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ وَلٰکِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْہِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ وَلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ (پارہ ۱۴ رکوع ۲۰) جس نے ایمان کے بعد کفر کیا سوا اس کے جو مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے ہاں جو خوشی سے کفر کے لیے سینہ کشادہ کردے ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ ۱۲ منہ۔ اس آیت کریمہ میں ہے کہ یہ آیت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی جب کہ مشرکین نے انہیں مجبور کیا اور انہوں نے زبان سے کہہ دیا پھر جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے دریافت فرمایا کہ تم نے اپنے قلب کو کس حال پر پایا عرض کی۔ میرا دل ایمان پر مطمئن تھا ارشاد ہوا اگر دوبارہ ایسا کریں تو تم کو یہی کرنا چاہیے یعنی ایمان پر مطمئن رہنا چاہیے۔ تفسیر بیضاوی میں ہے کہ کفار قریش نے عمار اور ان کے والد یاسر اور والدہ سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اسلام لانے پر مجبور کیا ان کے نہ ماننے پر ان دونوں کو شہید کر ڈالا اور یہ دونوں پہلے دو شخص ہیں جو اسلام میں شہید ہوئے اور عمار نے مجبور ہو کر زبان سے کفر کا کلمہ کہہ دیا تو فرمایا گیا کہ اگر پھر ایسا ہو تو تم بھی ایسا ہی کرنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اکراہ کی حالت میں کفر کا کلمہ زبان سے کہہ دینا جائز ہے جب کہ دل ایمان پر مطمئن ہو اور اس سے دل کا پھر جانا یا کفر پر راضی ہونا ثابت نہ ہو۔ اور عزیمت یہ ہے کہ قتل کیا جائے اور کلمہ کفر زبان سے نہ نکالے تاکہ اس کے قلب کا ایمان پر مطمئن ہونا ظاہر ہو اور اس کے لیے بڑا ثواب ہے جیسا کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا کہ کفار نے انہیں گرفتار کیا اور قید کر دیا پھر قتل کے ارادہ سے حرم سے باہر لے گئے جب قتل کرنے لگے تو فرمایا کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دو انہوں نے اجازت دی آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ تم کہو گے کہ قتل کے خوف سے نماز لمبی پڑھی تو میں اور لمبی نماز پڑھتا۔ پھر آپ نے دعا کی کہ الٰہی ان کافروں کو ایک ایک کر کے ہلاک کر اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑ پھر یہ شعر پڑھا

پوچھا اور فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا جو روتے ہو اگر وہ پھر ایسا کریں تو تم ولیسا ہی کرنا اور اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ۝ (پارہ ۳ رکوع ۱) مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے تو وہ اللہ کے کسی کام میں نہیں مگر یہ کہ ان کافروں سے کوئی سختی کا اندیشہ ہو، کراہ فی سوت میں زبان دوستی کا اظہار کر سکتے ہو اور اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور تمہیں اس کی طرف لوٹنا ہے اور فرماتا ہے لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا ۝ (پارہ ۲۲ رکوع ۱۲) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے موسیٰ کو ایذا دی تھی پھر اللہ نے ان کی بات بنا دی اور موسیٰ اللہ کے نزدیک آبرو والے تھے۔ اور فرماتا ہے لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ۝ (پارہ ۶ رکوع ۱۰) اللہ بری بات کا علانیہ کہنا پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم ہوا ہو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ اور فرماتا ہے اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا ۝ (پارہ ۶ رکوع ۱۰) اگر تم بھلائی ظاہر کرو یا چھپاؤ یا برائی سے درگزر کرو تو اللہ بھی معاف کرنے والا قدرت والا ہے۔ اور فرماتا ہے وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پارہ ۲۶ رکوع ۱) اور نبی کے حضور بلند آواز سے نہ بولو جیسا آپس میں ایک دوسرے کے سامنے بولتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (پارہ ۲۶ رکوع ۱) جو لوگ اپنی آواز رسول اللہ کے حضور پست کرتے ہیں وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لیے جانچ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ (پارہ ۲۶ رکوع ۱) جو لوگ حجروں کے باہر سے تمہیں پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔ اور فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (پارہ ۲۶ رکوع ۱) اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝ (پارہ ۲۶ رکوع ۲) اے ایمان والو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر پچھتاؤ۔ اور فرماتا ہے وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ (پارہ ۲۶ رکوع ۳) اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو پھر اگر ان میں ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو ان میں انصاف سے صلح کرا دو اور عدل کرو بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (پارہ ۲۶ رکوع ۴) اے ایمان والو نہ ہنسے کوئی قوم دوسری قوم پر شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں پر شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ اپنوں کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے یاد کرو ایمان کے بعد فاسق نام رکھنا برا ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔ اور فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۝ (پارہ ۲۶ رکوع ۴) اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور ٹوہ میں نہ رہو اور نہ تم میں کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں ناپسند ہوگا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اور فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ (پارہ ۲۲ رکوع ۱۲) اور جو ایذا دیتے ہیں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو تو بے شک انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لیا۔ اور فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ (پارہ ۲۸ رکوع ۲) اور جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے رب ہمارے بخش دے ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں کینہ نہ رکھ ایمان والوں کی طرف سے اے رب ہمارے بے شک تو مہربان رحمت والا ہے۔ اور فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (پارہ ۱۰ رکوع ۱۴) اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ۝ (پارہ ۲۸ رکوع ۲) بے شک جو اللہ اور رسول کا خلاف کرتے ہیں وہ ذلیلوں میں ہیں۔ اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ (پارہ ۲۲ رکوع ۱۲) بے شک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے۔ اور فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ (پارہ ۲۲ رکوع ۱۲) اور جو ایذا دیتے ہیں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو تو بے شک انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لیا۔

کفارہ واجب نہیں ۔ مسئلہ اگر اکراہ غیر ملجی ہو تو کفر کا اظہار نہیں کر سکتا اس صورت میں اظہار کفر کی رخصت نہیں ہے کہ غیر ملجی اس کے حق میں کر ہی نہیں سکتا ۔ مسئلہ اس پر مجبور کیا گیا کہ کسی مسلمان ذمی کے مال کو تلف کرے اور تعمیل حکم قتل یا قطع عضو کی ہے تو تلف کرنے کی اس کے لیے رخصت ہے اور اگر اس نے تلف نہ کیا اور اس کے ساتھ وہ مرتکب کیا گیا جس کی دھمکی دی گئی تھی تو ثواب کا مستحق ہے اور اگر اس نے مال تلف کر دیا تو ان کا تاوان کرنے والے کے ذمہ ہے کہ یہ شخص اس کے لیے بمنزلہ آلہ کے ہے ۔ مسئلہ اس پر مجبور کیا گیا کہ فلاں شخص کو قتل کر دو یا اس کا عضو کاٹ دو یا اس کو مال دے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تجھے مار ڈالوں گا یا عضو کاٹ ڈالوں گا تو اس کو ان میں کے کرنے کی اجازت نہیں ہے اگر اس کے کہنے کے موافق نہ کرے گا تو مار ڈالے گا اور قصاص ہو کر رہے گا یا عضو کاٹ ڈالے گا یہ بمنزلہ آلہ کے ہے جس کے عضو کاٹنے پر مجبور کیا گیا اس نے اس کو اجازت دے دی اگر ایسا کرے تو اس کو اجازت نہیں ہے ۔ مسئلہ اگر اس کو مجبور کیا گیا تو اپنا عضو کاٹ ڈالنے کی اجازت نہیں ہے اگر کاٹ ڈالے گا تو اس کو بیکار کرنے کی اجازت ہے اور اس پر مجبور کیا گیا کہ اپنی عورت کو قتل کر دے یا اس کو مار ڈالے گا تو اس کو اجازت نہیں ہے اگر اس نے قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا اور اگر اس کو

مسئلہ اکراہ کے ساتھ یہ سب چیزیں صحیح ہیں نذر معین ۔ظہار ۔رجعت ۔ایلاء یعنی اس کو منت ماننے پر مجبور کیا کہ نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج کی منت مانے اور اس نے ان میں سے کوئی منت مان لی تو منت پوری کرنی ہوگی یوہیں ظہار کیا تو بغیر کفارہ عورت سے قربت نہ کرنے پائے اور ایلاء کیا تو اس کے احکام بھی جاری ہوں گے اور رجعت کرلی تو رجعت ہوگئی ورایلاء کیا تھا) فئے کرنے پر مجبور کیا گیا فئے ہوگئی (مالکیہ کہتے ہیں مسئلہ عورت سے ظہار کیا تھا) کو مجبور کیا گیا کہ ظہار کے کفارہ میں اپنا غلام آزاد کرے اس نے آزاد کیا گو یہ غلام معیب ہے جب تو عیب نہیں اس نے اپنا تصرف زائل کیا اور اگر معین غلام کو آزاد کرنا تھا دونوں صورتیں یہی سب میں گنتیاں اور کم درجہ کا ہے جب بھی مکروہ پر فتاوی واجب نہیں اور اگر دوسرے غلاموں سے گنتیاں ہیں تو کفارہ پر اس کی قیمت واجب ہے اور کفارہ ادا نہ ہوا مالکیہ مسئلہ قسم کے کفارہ دینے پر مجبور کیا گیا اور یہ معین نہیں کیا ہے کہ کونسا کفارہ دے اور اس نے کفارہ سے دیا کفارہ نہیں ہے اور اگر معین کردیا ہے اور اس سے کم درجہ کا کفارہ دے سکتا تھا تو مکروہ پر فتاوی واجب ہے اور کفارہ صحیح نہیں ہوا مسئلہ کفر کے ساتھ اسلام صحیح ہے درمختار یعنی اگر اس نے کفر کا کلمہ سے اپنا اسلام ظاہر کیا تو جب تک اس سے کفر ظاہر نہ ہو اس کا انکار نہ کیا جائے اس لئے کہ یہ کیونکر یقین کیا جا سکتا ہے کہ اس نے محض خوف سے اب اسلام ظاہر کیا ہے دل میں اس کے سوا نہیں ہے۔ حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے مسلمان پر حملہ کیا اور جب مسلمان نے حملہ کیا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا لوگوں نے یہ خیال کرکے کہ یہ محض تلوار کے خوف سے اسلام ظاہر کیا ہے کلمہ پڑھنے کے بعد اس کو قتل کردیا جب حضور قدس کو اس کا علم ہوا تو نہایت شدت سے انکار فرمایا حدیث میں ہے کہ اسامہ حقیقی تو دل سے تصدیق کے نام سے صرف منہ سے جو اسلام ظاہر کیا تھا جب کہ دل میں تصدیق نہ تھی مسئلہ اکراہ کے ساتھ اس سے زنا معاف کرنا ہبہ کفر کو ہبہ کیا یا شفیع کو ثواب شفاعت سے رد کردیا یا کسی حربی کو امان دیا ہے سب چیزیں کراہ سے نہیں ہو سکتیں درمختار مسئلہ تلوار کے زور سے مجبور کرکے کسی سے اپنا یا قتل عمد کا قصاص معاف کرانا یا اقرار پر اس کا ہاتھ کاٹ دینا یہ تصرفات ہیں ایسے

آپ کا پیار

تو بھی نہیں کرسکتا بلکہ خود بھی بالغ ہونے کے بعد بھی نابالغی کے تصرفات کو نافذ نہیں
چاہے نہیں کرسکتا۔ اس کا باپ یا قاضی ان تصرفات کو کرنا چاہیں تو یہ بھی نہیں کرسکتے
(۲) بعض وہ ہے نافع بعض ضرر سے خالی رہے جیسے بیع ابراء انکا ان پر فاسد تصرف
ہیں اور مضارہ وغیرہ نابالغ سے صادر ہوئے جو خرید و فروخت کا مطلب سمجھتا ہو جس کا بیان
اوپر گزر چکا اور جو اتنا بھی نہ سمجھتا ہو اس کے تصرفات ناقابل اعتبار ہیں۔ معتوہ کے
بھی یہی احکام ہیں جو نابالغ بچہ کے ہیں مسئلہ جب وہ نابالغ بچہ اس
وقت تک اس نے جس قیمت پر کچھ خرید و فروخت کی ہو جائز ہے اور اذن سے قبل جو تصرف
کیا ہے وہ اذن پر موقوف ہے اذن سے نافذ ہوگا اور اذن کے بعد
وہ ان تصرفات میں کہ نابالغ کی مشابہ ہے رہے ہیں مسئلہ نابالغ غیر مادون سے جو
کچھ لیا اور دیا ہے اس سے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا یہاں تک کہ خود بالغ ہونے کے بعد
وہ پر موقوف نہیں جب بالغ ہونے نافذ کرسکتا ہے اور مسئلہ نابالغ کے باپ
کے مرنے کے بعد اس کا وصی کچھ دینی کا دعویٰ کرے اور اس نابالغ پر اس دین کا
پھر بادشاہ یا قاضی یا وہ جس کو قاضی سے اذن ملا ہو نظر کرے ان تینوں میں سے
نہیں ان تینوں میں سے جو تصرف کرے نافذ ہوگا۔ مسئلہ نابالغ اور اس
کے مال پر اس کے وصی کو دست نہیں ہے تو جس نابالغ کا کوئی عصبہ
اور نہ ہو یہاں ماں کی وصیت قاضی سے نکاح کا ولی کردیا ہے اس کو کہ کتاب النکاح میں
بیان کرچکے ہیں وہاں سے معلوم کریں مسئلہ وصی سے نابالغ یا معتوہ کو بیع کرسکتا ہے
اور منع نہ کیا ہو تو بیع سے ہوجاتا ہے اور قاضی سے ان کو بیع و شراء کرسکتا ہے
اور نہ ہو تو ان کا سکوت اذن نہیں اور مسئلہ نابالغ و معتوہ کے ولی نے
غیر یا وصی نے بیع وغیرہ کی اجازت نہ دی تو قاضی نہ تھے رہے کردہ اجازت وصی
وصی اور قاضی۔ مسئلہ قاضی سے اجازت وصی کی اس کے بعد وصی مرگیا یا نابالغ
بڑا ہوگیا تو باپ وغیرہ کی اجازت کی ضرورت نہیں رہی مسئلہ نابالغ کے
ہاتھ جو کچھ بیع ہے اس کا یہ حکم ہے کہ اگر بالغ ہونے کے بعد اس بیع کا اقرار کیا تو لازم ہوگئی
ورنہ اس کو اختیار ہے چاہے بیع کو رد کردے چاہے اس کو جائز رکھے اور
بیچنے والے سے اس کی قیمت لے لے اور مسئلہ نابالغ کے ہاتھ جو کچھ بیچا ہے
اس کے مرنے کے بعد اس کا وصی یا وارث اس کو رد کرسکتا ہے اور اس کی قیمت

...ن کو اذن دیا اور اسی کے لیے انتظار کیا تو یہ صحیح نہیں اور نہ ہی مختار ہے اگر باپ نے
...نے دونوں بالغ لڑکوں کو اجازت دی ان میں سے ایک نے دوسرے سے قبل پیغمبر
...یہ جائز ہے (دلیل) مسئلہ لڑکا مسلمان ہے اور اس کا باپ کافر ہے تو باپ
...لا نہیں اور اس کو اذن دینے کا اختیار نہیں (دلیل) مسئلہ نابالغ یا مجنون پر قرض
...ا اور وہ نذر کرتا ہے تو اس پر لازم نہیں ہوتا (دلیل)

غصب کا بیان

...ہ وہ نہ سرتاپا ہے وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً بَيْنَهُمْ بِالْأَنْفِ (پ ۲۰ سورۃ النمل)
...ا ثبوت پر نصائے حدیث ۱ - صحیح بخاری و صحیح مسلم میں سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
...دوایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک بالشت زمین ظلم
...کے گلے میں قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصہ طوق بنا کر ڈالا جائے
...لیہ دلیل ہے حدیث ۲ - صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ
...عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
...ین میں سے کچھ زمین ظلم سے لی قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا
...حدیث ۳ - اور صحیحین میں بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
...ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ناحق زمین لی قیامت کے دن سے یہ تکلیف دی
...ہے کہ اس کی گردن میں طوق ڈالا جائے گا (دلیل) اس سے زیادہ کی روایت اور احادیث میں
...ہے اور یہ ہے کہ ساتوں زمینوں سے ایک بالشت زمین ظلم سے لینے پر یہ سزا ہے
...ہے یہ تکلیف دے کر ساتوں زمینوں کو کھود کر اصل زمین تک پہنچنے پر جب
...اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا اور یہ ہوگا اس وقت تک کہ اس کے
...بیچ میں فیصلہ نہ کر دیا جائے حدیث ۵ - صحیح مسلم میں عبادہ
...بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
...ہے اس کو ادا کرے اور جس نے مال غنیمت میں خیانت کی وہ بھی اس کی طرح ہے
...ہے اس کو ادا کرے اور جس نے حد قذف لگائی اس کو چاہیے کہ اپنے کیے پر
...ہے اس کو ادا کرے اور جس نے حد قذف لگائی اس کو چاہیے کہ اپنے کیے پر

ہلاک کر دیا کہ جس تاوان لازم ہے پہلا اس اٹھایا اور اس پر گواہ نہیں بلکہ پرانی رکھیں
کنواں کھودا اور اس میں کسی کی چیز گر کر ہلاک ہو گئی اور ان کے علاوہ بہت کی ایسی باتیں
ہیں جن میں تاوان لازم ہے اور وہاں غصب نہیں کہ ان سب صورتوں میں تاوان کی وجہ
سے ضمان لازم آتا ہے اور اختیار مسئلہ جانور کو غصب کر لیا اس کے ساتھ بچہ
بچہ چھوٹا آیا یا غصب کے بعد بچہ پیدا ہوا بچہ کا تاوان غاصب پر نہیں یا بچہ کو غصب کر
لیا اس کے ساتھ گیا بچہ پتہ چل گیا یا غصب کے بعد بچہ پیدا ہوا بچہ کا تاوان غاصب
پر نہیں یا بچہ کو غصب کر لیا اور اسے ہلاک کر دیا اس کے بعد جو بچہ پیدا ہوا
سو کھو گیا یہاں بچہ کا ضمان نہیں اور گائے میں بچہ ان دونوں کی تعدی کی وجہ سے
تعدی کی وجہ سے ہے اور مسئلہ کسی شخص کا مال کہ وہ یا ایک قیراط یا اس سے
لیا اگرچہ بغیر اجازت ایسا کرنا جائز نہیں مگر یہ غصب نہیں کہ مال متقوم نہیں اور مسئلہ
چھپا کر کسی کی چیز لے لی جس کو چھپا سکتے ہیں اگر دس درہم قیمت کی ہے تو ہاتھ
کاٹا جاتا ہے یہ غصب نہیں کہ پاک نہ ہونے سے یہاں تاوان لازم نہیں اور مسئلہ
دوسرے کے بچھونے پر بغیر اجازت بیٹھنا غصب ہے۔ پاک ہونے تاوان دینا ہوگا
دوسرے کے بچھونے پر بغیر اجازت بیٹھنا غصب نہیں اگرچہ پاک ہو تو تاوان
نہیں جب تک اس کے فعل سے ہلاک نہ ہو یہ درختار مسئلہ غصب کا دعویٰ
ہے کہ گواہ موجود نہ کر سکے کہ مال ہے تو غاصب نہیں رہتا اور پھر مال ملنے تو اس کا
گواہ پیش کرنے سے وجود نہ ہو تو تاوان دے اور معلوم نہ ہو کہ پہلا مال ہے تو اس
حکم پیش رہنا چیز ہو ورنہ تو تاوان دینا ہے اور اس صورت میں ٹھہرا رہنے کا
ہے درختار مسئلہ غاصب سے دوسرا شخص چھین لے گیا تو غاصب نہیں
یعنی جس کی چیز غصب کی اسے اختیار ہے کہ غاصب سے تاوان لے یا غاصب
سے درختار مسئلہ نے وقت غصب کی جس حالت پر ایک سال رہے پھر غاصب
سے کسی نے غصب کر لی اور اس وقت اس کی حالت دوسری رہے تو غاصب
اول سے زیادہ مالدار ہے اس نے غصب دوم سے تاوان لے اور نہ لے اختیار ہے
جس سے چاہے لے لے اور جس سے ایک نے لے دوسرا بری ہو جائے

کوئی دوسرا اُٹھائے گیا۔ غاصب بری ہوگیا۔ (ردالمحتار) مسئلہ جو چیز غصب کی وہ ہلاک ہوگئی اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر وہ چیز قیمتی ہے تو قیمت تاوان دے اور مثلی ہے تو اُس کو مثل تاوان میں دے وہ مثلی ہے مگر اس وقت موجود نہیں ہے یعنی بازار میں نہیں ملتی اگرچہ گھروں میں اس کا ذخیرہ ہے تو اس صورت میں بھی قیمت تاوان میں دے سکتا ہے (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ مثلی چیز اگر دوسری جنس کے ساتھ خلط ہوجائے اور تمیز دشوار ہو جیسے گیہوں کو جَو میں ملا دیا یا تمیز نہ ہو سکے جیسے تل کا تیل کر کے روغن زیتون میں ملا دیا یا پاک تیل کو ناپاک تیل میں ملا دیا اب یہ شئی ثانی مثلی ہے یا قیمتی ہے یوہیں اگر اس میں صنعت کی وجہ سے اختلاف پیدا ہوجائے مثلاً آٹے وغیرہ کے برتن کہ یہ بھی قیمتی ہیں اگرچہ تانبا مثلی تھا (درمختار) مسئلہ غصب اور ذوات امثال کی تفصیل جو غیر فنون کے بارے میں قیمتی ہے اور دیگر صورتیں مثلی کے باب میں مذکور ہے کہ اس میں سلم صحیح ہے۔ کوئلہ۔ گوشت۔ گوبر کا اُپلہ۔ نیل۔ مہاجون۔ گوبر۔ درخت کے پتے۔ سوئی۔ پنر۔ کچا ہو یا پکا ہوا اینٹیں۔ لکڑی سے کم قیمت کی لکڑی۔ روئی۔ بانی۔ کسم۔ بتاسے۔ پیتل۔ تانبے کے برتن۔ آئینہ۔ شیشہ۔ خربزہ۔ تربوز۔ ککڑی۔ سوکھی لکڑی۔ کھڑی کے تختے۔ چٹائی۔ کپڑے۔ تازہ پوست۔ دوا۔ چربی۔ دستے کی کیل۔ ان سب کی نسبت قیمتی ہونا معتبر ہے تانبا۔ پیتل۔ روئی۔ شیشہ۔ گیہوں کی سب قسمیں ایک ہی جنس ہیں سرکہ۔ آٹا۔ روئی۔ دوا۔ ان تانبا ہوئی دوا۔ ریشم۔ چونا۔ روپیہ۔ اشرفی۔ پیسہ۔ بھوسہ۔ مہندی۔ دھنیہ۔ خشک پھول۔ کاغذ وغیرہ ان چیزوں کے مثلی ہونے کی تصریح بعض روایتوں میں واقع ہوئی۔ مسئلہ مثلی و قیمتی کے متعلق قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کی مثل بازار میں پائی جاتی ہو اور اس کی قیمتوں میں تفاوت بہت نہ ہو وہ مثلی ہے جیسے انڈے۔ اخروٹ۔ اور جن کی قیمتوں میں بہت کچھ اختلاف ہوتا ہے جیسے گائے۔ بھینس۔ آم۔ امرود وغیرہ یہ سب قیمتی ہیں۔ مسئلہ پانی جو کنوؤں سے نکلتے ہیں مثلی ہیں اور جو کپڑے ایسے ہوتے ہیں کہ کنوؤں سے نہ نکلیں وہ قیمتی ہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ غاصب یہ کہتا ہے کہ شئے مغصوب ہلاک ہوگئی تو اسے قیمتی جب تک زندہ نہ گزر جائے کہ یہ معلوم ہوجائے کہ اس کے پاس چیز ہلاک ہوئی تو وہ

کر دیتا قید خانہ میں پڑا رہتا تو اب اس کے متعلق تاوان کا حکم ہوگا خواہ مثل تاوان
دلوانے جانے کا قیمت ادا کرنے کا۔ مسئلہ غاصب کہتا ہے کہ میں نے جیز مالک کو
واپس کر دی تھی اس کے یہاں ہلاک ہوئی اور وہ کہتا ہے غاصب کے پاس ہلاک
ہوئی تو دونوں نے شہادت کے گواہ پیش کئے غاصب کے گواہوں کو ترجیح دی جائے گی
اور قیمت میں مختلف ہوں تو مالک کے گواہ معتبر ہیں اگر شہود مفقود ہیں مختلف
ہوں تو غاصب کہتا ہے میں نے جیز غصب کی اور مالک کہتا ہے وہ جیز غصب کی تھی
قسم کے ساتھ غاصب کا قول معتبر ہے۔ مسئلہ کسی کی جانور یا غلام یا زمین
یا جیز غصب کی ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا اگر یہ جیز موجود ہے تو
مالک کو واپس دیا جائے گی اور اگر ہلاک ہو گئی مثلاً مکان تھا گر پڑا اور ہلاک ہو گیا آفت آسمانی
سے ہلاک ہوئی زمین دریا برد ہو گئی۔ مکان بارش کی کثرت یا زلزلہ یا آندھی سے گر پڑا تو
غاصب پر کچھ نہیں اور اگر ہلاک ہونا کسی کے فعل سے ہوا تو اس پر ضمان واجب ہے
غاصب نے ہلاک کیا تو غاصب تاوان دے کسی اور نے کیا ہے تو وہ دوسرے اور
دیہ زمین مکان موجود ہے مگر غاصب کے رہنے استعمال کرنے کی وجہ سے اس میں
نقصان پیدا ہو گیا ہے درست کرنے کی وجہ سے زمین مرور ہو گئی تو اس نقصان
کا تاوان دینا ہوگا اور نقصان کی صورت یہ ہوگی کہ اس زمین کا اس میں
کیا اجرت دی جائے گی۔ مکان کی اس حالت میں کیا قیمت اور اس حالت میں
کیا ہے اس کا اندازہ لگایا جائے گا۔ مسئلہ زمین غصب کی اور کاشت کی جس کی وجہ
سے زمین کا نقصان دینا پڑتا ہے اور یہ نقصان کی مقدار پیداوار دیکھنے سے
معلوم ہو سکتی ہے اس لئے نقصان کی مقدار سے مقدار [illegible]

در مختار، مسئلہ چیز میں نقصان کی چار صورتیں ہیں (۱) ترک فعل کر دیا جائے (۲) اس کے اجزا کاٹ دیے جائیں (۳) منفعت مرغوب فیہ کا فوت ہو جانا مثلاً ہرا ہو گیا۔ آنکھ کی روشنی جاتی رہی۔ گیہوں خشک ہو گیا۔ سونے چاندی کے تار ٹوٹ کر سونا چاندی نہ رہ گئے (۴) معنی مرغوب فیہ جاتے رہے مثلاً نر کو مادہ کر دیا جائے تو نر کے منافع جاتے رہے مثلاً خصی

بیع خیار

ہو دیئے یا نوہا غصب کرکے اس کی تلوار پیتل وغیرہ فولاد یا تانبا پیتل غصب کرکے ان کے برتن بنا لیے ان سب صورتوں میں غاصب کے ذمہ ضمان لازم آئے گا درخت غصب کا پھل ہو جائے گا مگر بے رضا مندی مالک انتفاع جائز نہیں ہدایہ درختار مسئلہ اگر غاصب نے زمین کو زراعت کے لائق بنا لیا تو اب بھی مالک ہی کہ مالک ہے مالک کو اختیار ہے کہ زمین کی قیمت لے کر غاصب کو دے دے یا کم لے لے اور غاصب سے کہے کہ اپنا کھیت کاٹ لے یا بکری

کی قیمت چاندی سے لگا کر اتنی چاندی لے لے کہ جنس بدل بنانے کی ضرورت میں سودا نہ ہوگا۔ مسئلہ چاندی کی چیز پر سونے کا حکم ہے۔ ناقص سے ملے ہوئے کو اختیار ہے کہ اپنی یہی چیز لے لے اور نقصان کا معاوضہ کچھ نہیں لے سکتا نہ بغیر جنس سے اس ملی شدہ چیز کی قیمت کا سونا لے اور اگر بیع میں یہ حالت ہو کہ ملی شدہ چیز خرید کر مشتری نے اس سے مزج کو دور نہ کیا اور اس کے بعد چیز کسی عیب سابق پر مطلع ہوا تو یہ چیز واپس کر سکتا ہے مشتری اس عیب کی وجہ سے چیز پیدا کر دیا اور نہ نقصان لے سکتا ہے کہ سونے کی مقدار زیادہ تھی یا چاندی کی چیز میں کہ ہنر صنعت کی وجہ سے مقدار سے زیادہ قیمتی ہو گئی ہے اور وزن سے بیچی ہے اور نہ کہ غصب سے خراب کر دیا ہو تو ان سب صورتوں میں جنس کو تاوان میں لے لے اور اس صورت میں زیادہ نہیں سے سکتا اور یا چیز سے اس کی قیمت سے لے لے اور اگر بیع فاسد ہے یا غاصب نے چیز کو ضائع کر دیا ہے تو اس صورت میں زیادتی کا مطالبہ نہیں کر

[illegible]

[illegible]

کی زمین سے مٹی اٹھائی اور وہاں مٹی کی کوئی قیمت نہیں ہے اور مٹی لینے سے زمین میں کوئی نقصان بھی پیدا نہ ہوا تو کچھ نہیں، اور زمین میں نقص ہو گیا تو نقصان کا ضمان دے، اور اگر مٹی کی واقعی قیمت ہے تو تاوان بہر حال ہے۔ (غنیہ) مسئلہ دوسرے کا گوشت بغیر اس کے حکم کے پکا ڈالا ضمان دینا ہوگا اور بکری نے بوٹی کو دیگچی میں رکھ کر چولھے پر چڑھا دیا اور آپ چلے میں مگڑیاں بھی رکھ دی تھیں اس سے اس کے بغیر کہے مگڑیوں میں گر دے دی اور گوشت پک گیا اس پر تاوان نہیں ہے کسی چارہ تھا اور یہ اس وقت پر کسی شخص کے گیہوں بغیر اس کے حکم سے پیس دیئے تاوان دینا ہوگا اور اگر گیہوں والے نے گیہوں پیسنے کے لیے بھیجے تھے اور چکی میں بھی بھر دیا تھا اس نے بھی کر چھوڑ دیا اور گیہوں پس گئے تاوان نہیں ادھر یہ نہ وہ مرے کا مگر۔ مٹی یا دقیق لیا تاوان دینا ہوگا اور گیہوں والے سے کہہ دیا اور اس نے بھی اس سے کچھ نہ کہا اور گیہوں دونوں سے بھوت کر تاوان نہیں۔ اگر کسی کے جانور پر بوجھ لاد دیا اور جانور بھی طاقت رکھتا ہے اور مالک نے بوجھ لاد تھا اور وہ بوجھ ستر میں پڑا اس نے تاوان دیا اور جانور ہلاک ہو گیا تاوان نہیں۔ چارہ کسی نے قربانی کا جانور بیمار ہونے سے پہلے دنوں میں قربانی کے دنوں میں ذبح کر دیا تو اس پر تاوان نہیں ہے اور تاوان نہیں ہے اگر قربانی کے دنوں میں ذبح کرنے کے بعد اس کا گوشت بغیر اجازت کسی نے کھا لیا تو تاوان نہیں اس وجہ سے کہ قربانی کا گوشت نہیں ہے کہ اس کا کھانا اجازت سے اور دلالت ہی کی بنا پر کسی جانور سے کھانے کی اجازت ہے۔ مسئلہ یہ شخص نے دیوار کے نیچے سے بغیر اجازت کسی کے اندر کی اینٹ نکال لی تاوان نہیں۔ اگر کسی ن

پاس ودیعت رکھا تو مالک اس موقع سے تاوان لے سکتا ہے ایک سے نقصان لے گا تو دوسرا بری ہو جائے گا۔ (۱۰) مسئلہ غاصب غاصب نے مغصوب پہلے مالک کے پاس واپس کر دی تاوان سے بری ہو گیا اور مغصوب پہلے غاصب اور مالک کر دی اور اس کی قیمت غاصب اول کو دے دی اب بھی بری ہو گیا اب مالک اس سے تاوان کا مطالبہ نہیں کر سکتا مگر یہ ضرور ہے کہ مغصوب کا واپس کرنا یا اس کی قیمت دینا مالک نے قبول نہیں کیا ہے تو بری نہیں ہوا ہے مالک نے قیمت کی ہو اور یہ باتیں نہ ہوں مگر غاصب نے اطلاع کر دیا ہو کہ اس نے مغصوب کی قیمت مالک کو دے دی ہے تو یہ اقرار غاصب اول کے حق میں معتبر ہے یعنی جس کو لینے والا قرار دیا ہے گا اس سے مالک کے حق میں وہ اقرار معتبر نہیں یعنی وہ غاصب دوم سے مطالبہ کر کے تاوان وصول کر سکتا ہے مگر چونکہ غاصب اول اقرار کر چکا ہے لہٰذا غاصب دوم اس سے رجوع کرے اور اگر غاصب اول مالک سے تاوان لیا تو وہ دوسرے غاصب سے نہیں لے سکتا کہ غاصب یا اس کی قیمت پانے کا اقرار کر چکا ہے اور اختیار ہو گا غاصب سے لے یا مشتری سے لبذا اگر مالک نے مشتری سے لیا تو مشتری غاصب سے لے گا وہ دوسرے سے نہیں لے سکتا ہاں اگر مشتری نے اس چیز کو تلف کر دیا ہے اور مالک نے غیر سے تاوان لیا تو وہ مشتری سے واپس کر سکتا ہے اور غاصب سے کچھ نہیں لے سکتا ہے اور مغصوب لے کے ہاں ہلاک ہو گئی اور مالک نے اس سے تاوان لیا تو وہ غاصب سے رجوع نہیں کر سکتا۔ (۱۱) مسئلہ غاصب نے مغصوب کو بیع فاسد کے طور پر دوسرے کو دیدیا اور مالک نے اجازت نہیں دی اور مشتری نے اس کو تلف کر دیا تو مالک مشتری سے تاوان لے سکتا ہے اور اگر بیع فاسد کی کو اجازت دی ہے تو مشتری سے تاوان نہیں لے سکتا اور مسئلہ غاصب نے مغصوب کو رہن رکھ دیا ہے یا اجرت پر دے دیا ہے اور مالک نے مرتہن یا مستاجر سے تاوان لیا تو یہ غاصب سے رجوع کریں گے یعنی ان سے تاوان لیا تو وہ غاصب سے وصول کر سکتے ہیں اور مسئلہ کہ جو چیز غاصب کے غاصب سے لے اور بائع غاصب سے اور ایک

دفن کردی اور آسانی سے مباح یا وقف ہے تو نہ میت کو نکال سکتے ہیں نہ زمین کو برابر کرسکتا ہے قبر کھودنے کی اجرت لے سکتا ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ غاصب نے غصب کی چیز کو غائب کردیا پتہ نہیں چلتا کہ کہاں ہے مالک کو اختیار ہے کہ جب چاہے غاصب کا انتقال کرے دیوالہ نکلے تو غاصب سے نہ مانگے اگر غاصب سے مل جائے تو بہتر غاصب کی خوشی اور غاصب کی موت تک مالک منتظر رہے گا اگر مالک نے وقت دیا جائے گا کہ یہ مدت غاصب سے لے گا اور اس چیز میں ہر زیادتی متعلق ہوئے غاصب ان کا بھی مالک ہے اور زوائد منفصلہ کا مالک نہیں جیسے زراعت میں کھیتی اور پھل درخت میں ہے۔ (درمختار) مسئلہ اس چیز کی قیمت یا مثل میں اختلاف ہے تو گواہ مالک کے معتبر ہیں اور اگر نہ ہوں تو غاصب کی قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے۔ (درمختار) مسئلہ غاصب کہتا ہے کہ یہ چیز میری ہے مالک کہتا ہے تیری نہیں ہے تو غاصب کا قول معتبر ہے جب تک مالک گواہ نہ پیش کرے۔ (درمختار) مسئلہ غاصب کہتا ہے کہ میں نے مالک کو دیدی مالک کہتا ہے نہیں دی

[illegible] کنوئیں میں ڈالی تو اُسے حکم ہوگا کہ کنوئیں کو پاک کرے (مفید) مسئلہ میں امام
اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ ایک
شخص کا ایک روپیہ دوسرے کے دو روپے میں مل گیا اس کے پاس سے دو روپے
جاتے رہے ایک بات ہے اور معلوم نہیں یہ کس کا روپیہ ہے اس کا کیا حکم ہے فرمایا
نے فرمایا دو جو باقی ہے اس میں سے ایک تہائی ایک روپیہ والے کی ہے اور دو
تہائیاں دو روپے والے کی علی بن عاصم کہتے ہیں اس کے بعد میں ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ سے اور ان سے بھی یہی سوال کیا انھوں نے کہا فقہ نے اس کو کسی دوسرے
بھی پوچھا ہے میں نے کہا ہاں ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے پوچھا ہے ابن ابی لیلیٰ نے
کہا انھوں نے یہ جواب دیا ہوگا میں نے کہا ہاں ابن شبرمہ سے کہا انھوں نے بھی
جواب دیا اس لیے کہ دو روپے جو ملے ہوگئے ان میں ایک روپیہ ان کا ہے جن کے
روپے تھے اور ایک میں تنازع ہے ایک کا ہوا ایک روپے والے کا ہوا دو روپے
باقی ہے اس میں بھی تنازع ہے دو روپے کا ہوا یا دو روپے والے کا دونوں نے برابر
رکھتے ہیں لہٰذا نصف نصف دونوں کا ہوا میں کہتا ہوں ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب
پسند کیا ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ابن شبرمہ کے جواب میں سنا ہے
کے خلاف جواب ہے سنا ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن شبرمہ کے
ہاں فرمایا کہ اب تینوں روپے مل گئے اور تینوں باقی نہ رہا تو اس صورت میں ہر روپیہ
میں دونوں شریک ہوگئے ایک والے کی ایک تہائی اور دو والے کی دو تہائیاں پھر
جب دو ہم ہوگئے تو دونوں کی شرکت سے دو روپے کم ہوئے اور جو باقی ہے یہ بھی دونوں
کی شرکت کا ہے کہ ایک تہائی ایک کی اور دو تہائیاں دوسرے کی رجوع
ایک شخص نے دوسرے سے کہا اس گھر میں کوئی نہ آئے اس نے نہ آنے دیا اس
نے کہا جس نے آنے کو کہا تھا آنے کو کہہ دو اس نے کہہ دیا تو نہ آنے والا
گھر والے سے کہہ سکتا ہے کہ تم نے ہم کو آنے سے منع کیا تھا اب کیوں نہیں آتے
نہیں کہہ سکتا تو کہنے والے سے رجوع کر سکتا ہے اور اس پر جرمانہ بھی لے سکتا ہے
مسئلہ کسی نے کہا ہے کہ پیسے کو ہاتھ نہ لگاؤ اس نے ہاتھ لگایا
ہی کیا تو پتہ نہیں مگر [illegible]

تو کنوئیں سے اس کو نکالنا پڑے گا، بنک کا کام ہے۔ کنواں صاف کرنا اس کے ذمہ نہیں۔ (ہدایہ) مسئلہ تربوز غصب کیا اور اس میں سے ایک پھانک ڈالی تو تربوز مالک ہی کا ہے اور سب پھانکیں کاٹ ڈالیں تو بنک کی بنا تی ہے۔ مسئلہ ایک مکان میں بہت لوگ جمع تھے صاحب خانہ کا آئینہ ٹوٹ کر ایک نے دیکھا اس نے دوسرے کو دے دیا پھر دوسرے، سب دیکھتے رہے، آئینہ ٹوٹ گیا کسی سے تاوان نہیں لیا جائے گا کہ ایسی چیزوں کے استعمال کی اجازت ہوا کرتی ہے۔ (عالمگیریہ) مسئلہ کپڑے نے کسی کی گرہ سے روپے چرا کر اس نے اپنے ہمدرد کو دیدیے تو یہ مال مسروقہ ہو گیا کہ اس کے سامنے پھینکی ہے اگر وہ لینا چاہے تو لے سکتا ہے ورنہ نہیں پڑا رہے گا دونوں میں سے جس سے چاہے تاوان لے سکتا ہے۔ (عالمگیریہ) مسئلہ شخص نماز پڑھ رہا تھا اس کے سر سے پگڑی گر گئی اس نے اٹھا کر دے دیا اگر نہیں اٹھایا تو نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیریہ) مسئلہ کپڑے نے کسی کی گرہ سے روپے چرا کر اس نے اپنے ہمدرد کو دیدیے تو یہ مال مسروقہ ہو گیا کہ اس کے سامنے پھینکی ہے اگر وہ لینا چاہے تو لے سکتا ہے ورنہ نہیں پڑا رہے گا دونوں میں سے جس سے چاہے تاوان لے سکتا ہے۔ (عالمگیریہ)

شفعہ کا بیان

ہمیشہ اس کی نسبت ہے کہ شفعہ کا حق ہے اس سے روکنا ہے اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شفعہ کرنے کا حق ہے۔ شفعہ کا لغوی معنی جوڑنا، ملانا ہے اور شرع میں ہمسایہ کی جائداد کو اللہ تعالیٰ کے عوض سے لینا شفعہ کرنا کہلاتا ہے اس کا لینے والا شفیع اور جس سے لیا جائے مشفوع منہ کہلاتا ہے اور جو چیز لی جائے مشفوع ہے۔ شفعہ کا حق ثابت ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مشفوع منہ سے بیع صحیح ہو اور مشفوع بیع کے وقت سے طلب شفعہ تک شفیع کی ملک میں رہا ہو اور شفیع کا مسلمان ہونا بھی ضروری ہے۔ (عالمگیریہ) مسئلہ شفیع نے مشفوع منہ سے کہا کہ میں نے تجھ سے بیع کر لی اور مشفوع منہ نے کہا کہ میں نے نہیں کی تو شفیع کا دعویٰ باطل ہے۔ (عالمگیریہ) مسئلہ شفیع نے کہا کہ میں نے بیع کر لی اور مشفوع منہ نے کہا کہ میں نے بیع کر لی مگر تم نے شفعہ کا حق باطل کر دیا ہے تو شفیع کا دعویٰ صحیح ہے۔ (عالمگیریہ) مسئلہ یہ حیلہ کہ شریک کو بغیر خبر کئے بیع ہو جائے۔ خبر کرنے پر وہ بیع سے

ہیں اگر دونوں جانب سے تقابض بیع ہو گیا تو شفعہ ہو سکتا ہے ورنہ نہیں مثلاً زید نے عمرو کو ایک مکان ہبہ کر دیا اور عمرو نے زید کو اس کے عوض میں مکان ہبہ کیا تو دونوں میں سے کسی پر شفعہ نہیں ہو سکتا (۲) بیع غیر لازم یعنی جانبین یا کسی ایک کا خیار شرط ہو تو شفعہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ابھی ملک زائل ہوئی ہو لہٰذا بائع کو خیار شرط ہو تو شفعہ نہیں ہو سکتا جب وہ خیار شرط ساقط کر دے گا تب ہو سکے گا اور مشتری کو خیار ہو تو شفعہ ہو سکتا ہے (۳) حق بھی زائل ہو گیا ہو یعنی بیع کے واپس لینے کا اسے حق نہ ہو لہٰذا مشتری نے بیع فاسد کے ذریعے جائداد خریدی تو شفعہ نہیں ہو سکتا ہاں اگر مشتری نے اس جائداد کو بیع صحیح کے ذریعہ فروخت کر دیا تو شفعہ ہو سکتا ہے اور اس شفعہ کو اگر بیع فاسد والا بیچ دے تو بیع ثانی کا جو ثمن ہے اس کے بقدر شفعہ ہو گا اور اگر بیع فاسد والا بیچ نہ سکے تو مشتری کے قبضہ کرنے کے دن جو اس کی قیمت تھی وہ دینی ہوگی (۴) جس جائداد کے ذریعے سے جائداد پر شفعہ کرنے کا حق حاصل ہوا ہے وہ اس وقت شفعہ کے کرایہ میں ہو یعنی جب کہ مشتری نے اس شفعہ والی جائداد کو خریدا لہٰذا اگر وہ مکان شفیع کے کرایہ میں ہو یا ملکیت کے طور پر اس میں رہتا ہے تو شفعہ نہیں کر سکتا یا اس مکان کو اس نے پہلے ہی بیع کر دیا ہے تو اب شفعہ نہیں کر سکتا (۵) شفیع سے اس بیع سے زیادہ مستحق ظاہر کی ہو نہ ہو (۶) مسئلہ دریافت ہونا اس کی دونوں قسموں میں شفعہ ہو سکتا ہے مثلاً گرفت بالفاظ فروخت ہو تو شفعہ ہو سکتا ہے اگر پیہ اس کا اسے نہیں کی مدت میں نہ ہو سکتا۔ مسئلہ نابالغ اور مجنون کے بیع میں حق شفعہ ثابت ہوتا ہے ان کا ولی یا وصی اس کا مطالبہ کرے گا (۷) مسئلہ شفعہ کے ذریعہ سے جو جائداد حاصل کی گئی وہ اسی کی مثل ہے جس کو خریدا تھا یعنی اس بائع دشفیع کے درمیان روپیہ غیار یا نسیہ حائل ہوا تو شفیع کو بھی مشتری کو روپیہ دینا ہوگا (۸) مسئلہ شفعہ کا حکم یہ ہے کہ جب اس کا سبب پایا جائے یعنی بیع واقع ہو تو مطالبہ کرنا جائز ہے اور بعد مطالبہ شفعہ واجب ہو جاتا ہے اور اس شفعہ کو اگر بیع ثانی پر یا ہبہ وغیرہ پر قبضہ سے پہلے شفیع اس پیہ کو بیچ دیتا ہے یا ہبہ وغیرہ کر دیتا ہے تو شفعہ ساقط ہو جاتا ہے (۹) مسئلہ شفعہ کا ان موقوف کے متعلق وارث کو بھی شفعہ ہو سکتا ہے نہ منتقل نہ

جس پر وہ ان وقت ہے کہ شفعہ کے لیے یہ ضرورت تھی کہ جس کے ذریعہ سے شفعہ کیا
جائے وہ ملک ہو اور ثمن ملک نہیں ۔ لیکن مسئلہ زمین مقوف میں کسی
نے ثمن زمین لے لیا اور اس سے جو زمین کوئی ثمن خریدی ہو تو یہ شفعہ نہیں کر سکتا
ہاں ثمن کی زمین پر شفعہ ہو سکتا ہے ۔ لیکن مسئلہ جس پر شفعہ
ہو نہیں ہو سکتا اگر کسی نے ایسی جائداد بیع کر دی تو اس پر شفعہ نہیں ہو سکتا
کہ شفعہ کے لیے تو ضروری ہے کہ وقت ۔ مسئلہ اگر وقت ایسا ہو جس کی بیع جائز
ہو اور وقف ہو تو اس پر شفعہ ہو سکتا ہے اور اگر اس کے جو رہیں کوئی جائداد
خریدی تو وقف کی جانب سے شفعہ نہیں کر سکتا کہ اس کا مالک نہیں جو شفعہ کر سکے
ہاں رہن کی جائداد وقف ہے اور یہ شخص رہن کی جائداد کا مالک ہے وہ خریدی ہوئی
زمین وقف کی جانب سے اس پر شفعہ نہیں ہو سکتا ۔ مسئلہ مکان کو زمین کا مالک
شفعہ نہیں ہو سکتا اگر کسی نے ایسا کیا تو اس پر شفعہ نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی دوسرا شخص
مکان کو اس سے بیع یا ہبہ میں لے لیا تو شفعہ نہیں ہو سکتا اور اگر مکان زمین
ہر دو میں شرکت سے بٹوارہ کر لیا تو شفعہ ہو سکتا ہے ۔

شفعہ کے ہر انتخاب

مسئلہ شفعہ کے پندرہ باتیں ہیں جن میں ترتیب کا لحاظ رکھنا چاہیے
جب تین میں سے کوئی ایک بات نہ ہو تو شفعہ کے لیے سبب نہیں ۔ شفعہ کرنے والے
شریک سے یا خلیط سے یا جار ملاصق ۔ ایک شخص کے کہ زمین میں یا
شرکت ہو تین میں سے ایک ان دو شخصوں میں شفعہ کے سبب سے یا شریک سے یا خلیط سے یا
جار ملاصق سے خریدا ہو یا ان میں سے کسی کا وارث ہو اور کوئی دوسرا شخص
ہر سہ میں شرکت سے یا خلیط سے یا جار ملاصق سے نہ ہو ۔

1990

[illegible] شفعہ کا حق حاصل ہو گیا کہ اس کے بعد اگر مرتبہ ہے یا اس جائداد میں کسی کی شرکت ہی نہیں ہے تو خلیط کو شفعہ کا حق ہے اور خلیط نے اگر شفعہ سے نہیں لیا یا تسلیم کر لی یا کوئی خلیط ہی نہیں تو جار کو حق ہے، لہٰذا مسئلہ ذیل میں [illegible] شرکت کا سبب شفعہ نہیں ہے بلکہ اس صورت میں ہر شریک کو شفعہ کا حق حاصل ہے مسئلہ ذیل میں شفعہ کا حق [illegible] مسئلہ یہ ہے جس میں ایک قطعہ یک شخص کا ہے اور ایک قطعہ میں دو شخص شریک ہیں اور یہ تینوں قطعے یہ ممکن ہے کہ تینوں دوسروں کو فروخت کر دیں شریک نے اپنا حصہ بیچ دیا تو اس کا شریک شفعہ کر سکتا ہے وہ نہ کرے تو دوسرا شفعہ کرے اور شریک نہ تھا مگر اس میں ممکن ہیں کہ اس کا مکان بیچ دے اور یہ بھی نہ کرے تو اس قطعہ کے دوسرے لوگ کریں گے مسئلہ ذیل میں شرکت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ [illegible] شرکت ہے، مثلاً ہر مکان دو حصوں میں منقسم ہو کہ جس میں شرکت ہے اپنے مکان کا یک چہارم حصہ مشترک ہے اور باقی میں شرکت نہیں ہے [illegible] ہر دونوں کی حد ایک سے اپنے مکان میں کر دیا تو شفعہ شریک کی حیثیت سے [illegible] ہے آپس میں بیچ دیا تو شفعہ شریک کی حیثیت سے [illegible] ہے

[illegible] تقسیم کرتے ایک حصہ کھینچ دیا پھر بیچ میں دیوار بنانے کے لیے ہر ایک سے
ایک ایک بالشت زمین دے دی اور دونوں کے پیسوں سے دیوار بنی تو یہاں زمین
میں بانٹ نہیں ہے اگر شرکت ہے تو دیوار میں ہے اور دیوار عمارت میں شرکت
تو جب شرکت نہیں بنتی تو شرکت کا اعتبار نہیں بلکہ یہ شفعہ ہمسائہ سے ہے اور اسی
حیثیت سے شفعہ کر سکتا ہے، رہا یہ امر کہ مکلف بیچ کی دیوار پر دونوں کی گرہ ہوتی ہے
اور یہ معلوم نہیں کہ یہ دیوار دونوں میں مشترک ہے صرف اتنی بات ہے کہ دونوں کی
گرہ بیچ میں ہے مشترک ہونا معلوم نہیں ہوتا ہے ان میں سے ایک کی ملکیت ہو
اور دوسرے نے گرہ سے دیوار کا مشترک ہونا ثابت کر دیا تو اس کو شریک
قرار دیا جائے گا اور شفعہ میں اس کا مرتبہ بعد سے مقدم ہوگا، نظیر اس کی طریقہ پر کہا
کہ شفیع سے بعد ہمسایہ ملاصق کا مرتبہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بیچ کا شریک نہ
ہو اور نہ شفعہ طلب کیا ہو اور اس وقت اس نے شفعہ طلب نہ کیا اور شریک سے
شفعہ تسلیم کر دیا یا خود شفعہ لینا نہیں چاہتا تو اب اس ہمسایہ ملاصق کا حق
شفعہ ہے، یہ ہمسایہ دو منزلہ مکان سے نیچے کی منزل کا مالک ہے اور اوپر کی منزل
اور نیچے کی منزل میں زید و بکر شریک ہیں اور اوپر نیچے کی منزل میں کوئی
شرکت نہیں تو اوپر کی منزل والا نیچے کی منزل میں کوئی حق شفعہ نہیں رکھتا
اور نیچے کی منزل والا اوپر کی منزل میں حق شفعہ رکھتا ہے، اس مسئلہ
کی تفصیل یہ ہے کہ مکان کی چھت پر بالاخانہ ہے یہ بالاخانہ فروخت ہوا، شفعہ
کرنے والے کے مکان میں اس کا کوئی حق نہیں ہے وہ نہیں کر سکتا جس کے مکان کی
چھت پر بالاخانہ ہے اور اس نے تسلیم کر دیا نہ چاہا تو دوسرا شفعہ کر
سکتا ہے، بالاخانہ کوئی چار آدمی خریدتے تو شفعہ میں شریک ہیں اور نیچے کی منزل
والا شفعہ نہیں کر سکتا ہے اور اوپر کی منزل والا شفعہ کر سکتا ہے، اور اگر
نیچے کی منزل میں کئی مکان ہیں ان میں سے کسی نے بالاخانہ خریدا تو دوسرا
شفعہ نہیں کر سکتا ہے، اور اگر بالاخانہ کئی آدمی خریدتے تو شفعہ میں شریک ہیں اور
نیچے کی منزل والا شفعہ کر سکتا ہے اور اوپر کی منزل والا نہیں کر سکتا ہے، اگر
بالاخانہ کئی آدمی خریدتے تو شفعہ میں شریک ہیں اور نیچے کی منزل والا
شفعہ کر سکتا ہے اور اوپر کی منزل والا نہیں کر سکتا ہے، اگر بالاخانہ کئی آدمی
خریدتے تو شفعہ میں شریک ہیں اور نیچے کی منزل والا شفعہ کر سکتا ہے اور اوپر کی
منزل والا نہیں کر سکتا ہے، اگر بالاخانہ کئی آدمی خریدتے تو شفعہ میں شریک ہیں
اور

بوقت بیع یہ لوگ راستہ میں شریک ہیں اور اگر اس وقت ان لوگوں کے شفعہ نہ لینے پر مشتری نے دروازہ کھولنے کے بعد اس کو بیع کر ڈالا تو اب شفعہ نہیں کر سکتے کہ راستہ کی شرکت دوسری بیع کے وقت نہیں ہے بلکہ اب وہ شخص شفعہ کر سکتا ہے جو پاخانہ ملحق ہو (عالمگیری) مسئلہ مکان کے دو دروازے ہیں۔ ایک دروازہ ایک گلی میں ہے دوسرا دوسری گلی میں ہے اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ پہلے دو مکان سے ایک دروازہ ایک گلی میں تھا دوسرے کا دوسری گلی میں تھا ایک شخص نے دونوں کو خرید کر ایک ہی مکان کر دیا اس صورت میں ہر گلی والے اپنی جانب کا مکان شفعہ کر سکتے ہیں یہ گلی والوں کو دوسری جانب کے حصہ کا حق نہیں دوسری صورت یہ ہے کہ جب وہ مکان بنا تھا اسی وقت اس میں دو دروازے رکھے گئے تھے دونوں گلی والے پورے مکان میں شفعہ کا برابر حق رکھتے ہیں یہ ہیں اگر دو گلیاں تھیں دونوں کے بیچ کی دیوار ڈھا کر ایک گلی کر دی گئی تو ہر ایک کوچہ والے اپنی جانب میں شفعہ کا حق رکھتے ہیں دوسری جانب میں انہیں حق نہیں۔ اس مکان کو جو کوچہ سر بستہ تھا اس کی دیوار ڈھا دی گئی کہ سر بستہ نہ رہے کوچہ نافذ ہو گیا تو اب بھی اس کے رہنے والے شفعہ کا حق رکھتے ہیں۔

مسئلہ باپ کا مکان تھا اس کے مرنے کے بعد بیٹوں کو ملا اور ان میں سے کوئی مر گیا اور اس نے اپنے بیٹے وارث چھوڑے ان میں سے کسی نے اپنا حصہ بیچ دیا تو اس کے بھائی اور چچا سب شفعہ کر سکتے ہیں بھتیجوں کو چچا پر ترجیح نہیں ہے۔

(عالمگیری) مسئلہ مکان کے دو پڑوسی ہیں ایک موجود دوسرا غائب ہے موجود نے شفعہ کا دعوی کیا مگر قاضی ایسے شفعہ کا قائل نہ تھا اس نے دعوے کو رد کر دیا کہ شفعہ کا تجھے حق نہیں ہے پھر وہ غائب آیا اور اس نے دوسرے قاضی کے پاس دعوی کیا جس کے مذہب میں پڑوسی کے لیے بھی شفعہ ہے یہ قاضی پورا مکان اسی شفعہ والے کو دلائے گا۔ (عالمگیری) مسئلہ جس کے مکان کا پرنالہ دوسرے کے مکان میں گرتا ہے یا اس مکان کی زمین اس مکان میں ہے تو اس کو اس مکان میں جو کہ دیوار سے شفعہ کا حق ہے شرکت کی وجہ سے نہیں (عالمگیری) مسئلہ شفعہ کا دعوی کیا اور قاضی نے اس کا حکم دے دیا اس کے بعد شفیع نے جائداد لینے سے انکار کر دیا تو دوسرے لوگ جو اس کے بعد شفعہ کر سکتے تھے ان کا حکم باطل ہو گیا یعنی وہ لوگ اب شفعہ

نہیں رہ سکتے کہ بعد قضائے قاضی اس کی ملک مقرر ہوگئی اور قاضی کے حکم سے قبل ہی یہ اپنے حق سے دست بردار ہو گیا تو دوسرے کو دے سکتے ہیں (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ بعض حقدار موجود ہیں بعض نائب ہیں جو موجود ہیں انھوں نے دعویٰ کیا تو ان کے لیے فیصلہ کر دیا جائے گا یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ غائب بھی آجائے کیونکہ آجانے کے بعد وہ دعویٰ کرے یا نہ کرے کیا معلوم۔ لہٰذا اس کے آنے تک فیصلہ کو مؤخر نہ کیا جائے پھر اس نائب نے آنے کے بعد اگر مطالبہ کیا تو اس کی تین صورتیں ہیں اگر اس کا مرتبہ اس سے گرا ہے جس کے لیے فیصلہ ہو تو اس کا مطالبہ ساقط اور برابر کا ہے یعنی گروہ شریک ہے تو یہ بھی شریک ہے یا دونوں خلیفہ ہیں یا دونوں پڑوسی ہیں تو اس صورت میں دونوں کو برابر برابر ملے گی اور اگر اس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے یعنی شاہ وخلیفہ یا پڑوسی تو دوسرا شریک ہے تو کل جائداد کی کر سکتا ہے (درمختار) مسئلہ شفیع پر ہے کہ جائداد میں سے ایک حصہ لے اور باقی مشتری کے لیے چھوڑ دے اس کا حق شفعہ کو نہیں لیتا شفعہ کو اس سے قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ تو سکتا ہے کہ جائداد کا بہتر حصہ مشتری لے لے اور شفیع کو ردی حصہ ملے مسئلہ ایک شفیع سے پورا حق شفعہ دوسرے کو دے دیا یا تین شفیعوں میں سے ایک نے دوسرے کو بیچ دیا تو نہیں بلکہ اس کا حق ساقط ہو گیا اور اس سے لیے ہوئے شفیع بری ہو گئے سب کے سب بری ہو گئے مسئلہ شفیع نے مشتری سے یہ کہا کہ تو اپنا مکان بیچ تو میں لے لوں گا اور اس نے بیچ دیا تو شفیع کا حق ساقط ہو گیا مسئلہ شفیع نے مشتری سے

وکیل سے طلب نہیں کرسکتا بلکہ اس سے طلب کرنے پر شفعہ ہی ساقط ہوجائے گا، ہاں
سے طلب کرنا چاہئے تھا باوجود قدرت شفیع نے اس سے طلب نہ کی دیر کی
لار، ختار، رد، محتار، ۔

طلبِ شفعہ کا بیان

طلب کی تین قسمیں ہیں طلبِ مواثبہ۔ طلبِ تقریر شہادت کو طلب اشہاد بھی کہتے ہیں طلبِ
تملیک۔ طلب مواثبہ یہ ہے کہ جیسے ہی اس کو اس خرید کے واقع ہونے کی خبر ملے
فوراً اسی وقت یہ ظاہر کردے کہ میں طلب شفعہ کروں گا یہ کہنے کے بعد اس سے
طلب نہ کی تو شفعہ کا حق جاتا رہا۔ دوسرا یہ ہے کہ اپنے اس طلب کرنے پر دو
گواہ بھی بنالے تاکہ یہ نہ کہا جاسکے کہ اس نے طلب مواثبت نہیں کی ہے بلکہ شفعہ
باندازی بیع کا علم ہوا تو خود مشتری کی سے جاتا ہے کہ اس نے خود سے آکر
کچھ مشتری سے متعدد کے ذریعے پتا چلتا ہے کہ اس سے کسی نے دریافت کیا ہے
کہ جیسے اور کبھی کسی اجنبی کے ذریعے تو اس صورت میں بھی درست ہے وہ
خبر دینے والے خبر دہندہ میں عدد شہادت پایا جائے یعنی دو مرد ہوں یا ایک مرد اور
دو عورتیں خبر دینے والا ایک ہی شخص ہے اور وہ بھی ان سے [illegible]
میں اس کی تصدیق کردی تو بیع کا علم ہوگیا اگر طلب مواثبہ نہیں کی ہے بلکہ شفعہ باطل
ہوجائے گا اور اگر اس کی تکذیب کی تو شفیع سے قسم لی جائے گی اگر قسم نہیں کھائی
کرنے پر شفعہ باطل نہ ہوا بعد میں اگر گواہ پیش کردیئے تو شفعہ باطل
مسئلہ طلب مواثبہ میں اگر شفیع نے شفعہ کو باطل کردینے سے [illegible]
سے بیع کی خبر دی گئی اور اس خبر میں بیع کا ذکر نہ تھا پھر اس کے بعد
معلوم ہوا کہ بیع کا ذکر درمیان میں ہے اس نے پھر فوراً طلب مواثبت کی
شفعہ باطل نہ ہوا کہ اتنی تاخیر بھی یہاں نہ ہونی چاہیے رہا [illegible]
اور اس کو بیع کی خبر دی گئی اور نماز سے بعد اس نے طلب مواثبت کی اور یہی بہتر ہے
کہ خبر سن رہا ہے تو شفعہ باطل نہیں ہوا اور خبر کی اور اس کو نہیں پہچانتا تو شفعہ باطل
ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اکثر نماز پڑھتے ہیں کہ باطل ہے یہی

اور میں فلاں جائداد کے ذریعہ سے اُس کا شفیع ہوں اور بائع کے پاس یوں کہے کہ
اس نے فلاں جائداد فروخت کی ہے اور میں فلاں جائداد کی وجہ سے اس کا شفیع ہوں
اس صورت میں مسئلہ بائع کے پاس طلب اشہاد کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ جائداد بائع کے
قبضہ میں ہو یعنی جب تک بائع نے مشتری کے قبضہ میں نہ دی ہو اور مشتری کا قبضہ
ہو چکا ہو تو بائع کے پاس طلب اشہاد نہیں ہو سکتی اور مشتری کے پاس بہ صورت طلب
اشہاد ہو سکتی ہے چاہے وہ جائداد بائع کے قبضہ میں ہو یا مشتری کے قبضہ میں ہو
کی طرح جائداد مبیعہ کے ساتھ بھی متعلق طلب اشہاد ہو سکتی ہے بہتر یہ ہے کہ
طلب اشہاد میں جائداد کے حدود اربعہ بھی ذکر کر دے تو بہتر ہے تاکہ تعریف سے
بچ جائے مسئلہ جو شخص باوجود قدرت طلب شہاد نہ کرے تو شفعہ باطل ہو جاتا ہے
مثلاً بغیر طلب اشہاد قاضی کے پاس دعویٰ کر دیا شفعہ باطل ہو گیا طلب اشہاد قاضی
اور خط کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے (مختار) مسئلہ جو شخص دور سے
اُسے بیع کی خبر ملی تو خبر سننے کے بعد اس کو اتنا موقع ہے کہ وہاں سے آکر یا قاصد
کو بھیج کر طلب اشہاد کرے اس کی وجہ سے جتنی تاخیر ہوئی اس سے شفعہ باطل نہیں
ہوگا (عالمگیری) مسئلہ شفیع کو رات میں خبر ملی اور وہ وقت باہر نکلنے کا نہیں ہے تو
صبح تک طلب اشہاد کو مؤخر کیا اس سے شفعہ باطل نہیں ہوا (بحر) مسئلہ
بائع و مشتری و جائداد مبیعہ ایک شہر میں ہوں تو طلب اشہاد کے لیے قریب ہی
کے پاس طلب کرے بلکہ اسے اختیار ہے کہ دور والے کے پاس کرے یا قریب
والے کے پاس کرے ہاں اگر قریب کے پاس سے گزرا اور یہاں طلب اشہاد نہ کی
دور والے کے پاس جا کر کی تو شفعہ باطل ہے اور اگر ان میں سے ایک کسی شہر میں
اور دوسرا دوسرے شہر یا گاؤں میں ہے اور اس شہر والے کے سامنے طلب اشہاد
دوسرے شہر یا گاؤں میں اشہاد کے لیے گیا تو شفعہ باطل ہو گیا (عالمگیری) مسئلہ
طلب اشہاد کا طلب دعویٰ کے بعد ہونا اس وقت ہے کہ بیع کی خبر سننے کے وقت
مدعی نہ بائع ہے نہ مشتری ہے نہ جائداد مبیعہ اور اگر شفیع ان تینوں میں سے کسی کے
پاس موجود تھا اور بیع کی خبر سنی اور اسی وقت اپنا شفیع ہونا ظاہر کر دیا تو یہ بھی طلب
دونوں کے قائم مقام ہے یعنی یہی طلب مواثبہ بھی ہے اور طلب اشہاد بھی ہو گئی

مسئلہ ان دونوں طلبوں کے بعد طلب تملیک ہے یعنی اب قاضی کے پاس جاکر یہ کہے کہ فلاں شخص سے فلاں جائداد خریدی ہے اور فلاں جائداد کے ذریعہ سے میں اس کا ہمسایہ ہوں وہ جائداد مجھے دلا دی جائے طلب تملیک میں تاخیر ہونے سے شفعہ باطل ہوتا ہے یا نہیں اس میں روایہ یہ ہے کہ باطل نہیں ہوتا اور ہدایہ وغیرہ میں تصریح ہے یہی پر فتوی ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالے علیہ فرماتے ہیں کہ جائداد ایک ماہ تک بلا طلب رہے تو شفعہ باطل ہوتا ہے یعنی کتابوں میں اس پر فتوی ہونے کی تصریح ہے اور فقہا زمانہ سابق کو اختیار کرنا قرین مصلحت ہے کیونکہ اس کے لیے کوئی تعیین زمانہ نہیں تو ممکن شفعہ کو دیر سے خبر ملی تو اس زمانہ میں کوئی تعیین کر سکے گا اور شفعہ ساقط کر سکے گا اور یہ شفعہ کا حق رہے اور مختار یہ ہے کہ طلب تملیک کا مذہب یہ ہے کہ جب تک وہ دیر سے شفعہ نہیں چھوڑتا شفعہ کا حق ہے اور قاضی کا مذہب یہ ہے کہ جب تک میرے خلاف فیصلہ نہ دے گا شفعہ نہیں جاتا ہے اور دیر سے نہیں کیا اور قاضی میرے خلاف فیصلہ دے گا اس میں ہے کہ دیر سے قاضی آئے تو دعوی کرے اس صورت میں بالاتفاق اس کا شفعہ نہیں جاتا ہے اور مسئلہ شفعہ کے دعوی کرنے پر قاضی اس سے پیشتر سوال کرے گا وہ کہاں سے اور اس کے ذریعہ کیا ہیں اور شفعہ کی سند قبضہ کیا ہے یا نہیں اس پر شفعہ کس جائداد کا دیر سے کرتا ہے اور اس کے فروخت ہونے کا اس شفیع کو کب علم ہوا اور اس سے مطالبہ کیا پھر طلب تقریر کی یا نہیں اور کن لوگوں کے سامنے طلب تقریر کی اور اس سے پاس طلب تقریر کی وہ قریب تھے یا دور تھا جب قاضی ان سوالوں کے جواب شفیع سے لے لے تو اس کے دعوی پر اثر پڑتا ہے تو اس کا دعوی مکمل ہوا اب قاضی فیصلہ شفعہ کا صادر کرے گا وہ یہ ہے کہ شفعہ جس جائداد

خریدا ہے اور ایک شخص دونوں کا پڑوسی ہے تو شفعہ کرتا ہے مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے دونوں آگے پیچھے خریدے ہیں لہٰذا دو قدیم میں خریدے ہیں لہٰذا دوسرے مکان میں تمہیں شفعہ کرنے کا حق نہیں شفیع یہ کہتا ہے کہ دونوں مکان تم نے ایک عقد کے ذریعہ سے خریدے ہیں اور مجھے دونوں میں شفعہ کا حق ہے تو صورت میں مشتری کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ دو عقدوں کے ذریعہ خریدا ہے ورنہ قول شفیع کا معتبر ہوگا۔ مسئلہ مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے مکان ایک عقد سے خریدا ہے اور شفیع یہ کہتا ہے کہ پورا مکان ایک عقد سے خریدا ہے تو شفیع کا قول معتبر ہوگا یہ کہتا ہے کہ پورا مکان میں نے ایک عقد سے خریدا ہے اور شفیع یہ کہتا ہے کہ آدھا مکان کرسکتے دو عقد سے خریدا ہے تو مشتری کا قول معتبر ہوگا۔ مسئلہ شفیع یہ کہتا ہے کہ مشتری نے مکان کا ایک حصہ فروخت کردیا اور مشتری اس سے انکار کرتا ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے شفیع کے پاس ہوں گے (عالمگیری)۔

ہزار کشتہ ز انگشت ہا شفیع کرے

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ مشتری نے جو زمین یا مکان خریدا ہے شفیع کو اختیار ہے کہ اسی قیمت پر جو مشتری نے دی ہے لے لے اور اس کو شفعہ کہتے ہیں اب یہ بیان کرنا ہے کہ شفیع کو شفعہ کا حق کب تک ہے اور کس طرح شفعہ کرے تو جاننا چاہئے کہ شفعہ کا حق بیع کے بعد فوراً ہی ہے اگر شفیع بیع کے وقت موجود تھا اور اس نے بیع کو سنا اور اس کے بعد فوراً شفعہ نہ کیا بلکہ کچھ دیر کے بعد شفعہ کیا تو شفعہ باطل ہوگیا یعنی اب شفعہ کا حق نہیں رہا اور اگر بیع کے وقت موجود نہ تھا بلکہ بعد میں آیا اور اس نے بیع کو سنا تو اس کے لئے بھی فوراً شفعہ کرنا ضروری ہے اگر فوراً شفعہ نہ کیا بلکہ کچھ دیر کے بعد شفعہ کیا تو شفعہ باطل ہوگیا یعنی اب شفعہ کا حق نہیں رہا۔ مسئلہ بائع نے مشتری کو ثمن ہبہ کردیا اس کی وجہ سے بھی شفیع کا حق شفعہ ساقط ہوجاتا ہے اگر بائع نے ثمن کا کچھ حصہ ہبہ کیا ہے تو اسی حصہ کا شفعہ ساقط ہوگا یعنی شفیع کو پورا ثمن دے کر پورا مکان لینا ہوگا۔ مسئلہ بائع نے نصف ثمن ساقط کردیا اس کے بعد شفیع نصف ثمن دے کر پورا مکان لینا چاہتا ہے تو نہیں لے سکتا بلکہ نصف ثمن دے کر نصف مکان لے سکتا ہے۔ مسئلہ بائع نے مشتری کو ثمن ہبہ کردیا اس کی وجہ سے شفیع شفعہ نہیں کرسکتا ہے اگر ہبہ کیا ہے تو کا لقب نہیں یعنی شفیع پورا ثمن دے کر پورا مکان لے سکتا ہے۔

کس بات پر شفعہ ہوتا ہے اور کس پر نہیں

مسئلہ شفعہ جائداد و زمین کے انتقال میں ہوسکتا ہے جس کی ایک مثال یہ ہے کہ زید نے اپنی
زمین بکر کو فروخت کی اور تمام حدود و حقوق کے ساتھ اس کو قبضہ دیدیا۔ اب اس زمین
میں زید کا شریک عمرو ہے جو اس بیع سے ناخوش ہے اور شفعہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کو
اختیار ہے کہ بکر سے زمین واپس لے کر اپنے قبضہ میں کرلے۔ اس کو شفعہ کہتے ہیں۔
شفعہ کا حق صرف اس شخص کو ہوتا ہے جو بیع کے وقت شریک ہو۔ اگر بیع کے بعد کوئی
شخص شریک ہوا ہو تو اس کو شفعہ کا حق نہیں ہوتا۔ مثلاً زید نے اپنی زمین بکر کو
فروخت کی اور قبضہ دیدیا۔ اس کے بعد عمرو نے زید سے زمین خریدی۔ اب عمرو کو
شفعہ کا حق نہیں ہے بلکہ بکر کو ہے۔ اگر بکر نے زمین عمرو کو بیچ دی تو پھر عمرو کو
شفعہ کا حق ہوگا۔ اگر بکر نے زمین کسی اور کو بیچ دی تو عمرو کو شفعہ کا حق نہیں
ہوگا۔ اگر بکر نے زمین کسی کو ہبہ کردی تو بھی عمرو کو شفعہ کا حق نہیں ہوگا۔
شفعہ کا حق صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب کہ زمین بیع کے ذریعہ منتقل ہوئی ہو۔
اگر بیع کے علاوہ کسی اور طریقہ سے زمین منتقل ہوئی ہو تو شفعہ کا حق نہیں ہوتا۔
مثلاً اگر زید نے اپنی زمین بکر کو ہبہ کردی یا بکر نے زید سے زمین وراثت میں پائی
یا بکر نے زید سے زمین مہر میں پائی تو شفعہ کا حق نہیں ہوگا۔ اگر بکر نے زمین
کسی کو خیرات کردی یا وقف کردی تو بھی شفعہ کا حق نہیں ہوگا۔ اگر بکر نے زمین
کسی کو بیچ دی اور قبضہ دیدیا تو جب تک بکر زمین واپس نہ لے شفعہ کا حق نہیں ہوگا۔
اگر بکر نے زمین

[illegible]

[illegible] تقسیم کرنے کے لیے کسی شخص کو مقرر کیا جائے جو امین ہو اور تقسیم کرنا جانتا ہو۔ بہتر یہ ہے کہ ثالث یا ثالثی کو یہ کام سپرد نہ کیا جائے۔ رہا یہ مسئلہ کہ ایک ہی شخص اس کام کے لیے متعین نہ کیا جائے یعنی مدعیوں کو اس پر مجبور نہ کیا جائے کہ کسی سے تقسیم کرائیں کہ اس صورت میں وہ تقسیم کرانے سے انکار کر دے گا اور وہ بھی اجرت سے کم یا زیادہ لوگوں سے دعویٰ نہ کرے گا اور یہ بھی نہ دیا جائے کہ تقسیم کنندگان باہم شرکت کریں کہ جو کچھ اس تقسیم سے ذریعہ سے حاصل کریں گے سب بانٹ لیں گے کہ اس میں بھی اندیشہ ہے کہ اتفاق کر کے یہ لوگ اجرت میں تفاوت کریں گے بلکہ یہ مسئلہ شرکاء سے باہم رضامندی کے ساتھ خود ہی تقسیم کریں یہ تقسیم صحیح ہے ہاں اگر ان میں کوئی نابالغ یا مجنون ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو یا کوئی شریک غائب ہے اور اس کا کوئی وکیل بھی نہیں ہے جس کی موجودگی میں تقسیم کی جائے تو ایسی صورت میں قاضی سے استدعا کریں وہ نائب مقرر کر دے یا خود نائب مقرر کر کے تقسیم کرا دے۔ اگر شرکاء میں کوئی غائب ہے تو قاضی کو اختیار ہے کہ اس کا حصہ کسی امین کے سپرد کر دے یا خود اپنی نگرانی میں رکھے۔ اگر شرکاء میں کوئی نابالغ ہے تو قاضی اس کا ولی مقرر کر دے گا۔ اگر ولی مقرر نہ کرے تو بھی تقسیم صحیح ہے۔ اگر شرکاء میں کوئی مجنون ہے تو اس کا ولی اس کے لیے تقسیم کرائے گا۔ اگر ولی نہ ہو تو قاضی کسی کو مقرر کر دے گا۔ اگر شرکاء میں کوئی مکاتب ہے تو اس کے لیے بھی تقسیم کرنا چاہیے گا۔ اگر شرکاء میں کوئی مدبر یا ام ولد ہے تو اس کے لیے بھی تقسیم کرنا چاہی

تنہا حافظِ قرأت اور ورثہ کی صحت کو ثابت کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے پر تقسیم نہیں ہوگی جب تک کم از کم دو شخص نہ ہوں اگرچہ ان میں ایک نابالغ ہو یا موتی نہ ہو۔ مسئلہ چند اشیاء مشترکہ میں کوئی چیز خریدی ہے یا ہبہ ہوئی ہے یا وصیت ہوئی ہے یا شرکت سے زائد ہے کہ کل یا بعض سے بعض نفع اٹھا سکتا ہے تو جب تک یہ سب نہ ہو تقسیم نہیں ہو سکتی۔ مسئلہ ایک وارث نابالغ ہے اور اس کا نقد کپڑا یا اور کوئی مال ہے جو ورثہ خانہ میں ہے تو تقسیم نہیں کر سکتے یہ وارث بالغ ہو کر قبضہ میں لائے یا اس کا وصی یا باپ اگر وصی نہیں ہے تو بالغین کے سامنے تقسیم نہیں ہو سکتی ہے۔

کیا چیز تقسیم کی جائے گی اور کیا نہیں

مسئلہ مشترک چیز اگر ایسی ہے کہ تقسیم کے بعد ہر شریک کو اس سے وہی نفع حاصل ہوگا تو یہ شریک کی طلب پر تقسیم کر دی جائے گی اور اگر تقسیم کے بعد وہ نفع نہ رہے گا جو قبل تقسیم تھا تو تقسیم نہیں کی جائے گی جیسے حمام اور کنواں اور چکی کہ ان کی جبراً تقسیم نہیں ہو سکتی کہ تقسیم کے بعد وہ نفع نہیں رہتا جو قبل تقسیم تھا۔ مسئلہ تقسیم کے بعد ہر شریک کو اتنا ہی حصہ ملے گا جو قبل تقسیم تھا ورنہ تقسیم نہیں ہوگی جیسے سب شریک نہ ہوں یا سب کے سب بالغ نہ ہوں تو تقسیم نہیں ہوگی مثلاً دکان دو شریکوں کی ہے اور تقسیم کے بعد ہر ایک کو دکان کا اتنا حصہ ملتا ہے کہ جو کام اس میں کر رہا تھا وہ ہو سکے گا تو ہر ایک کے حصہ کے قریب سے تقسیم کر دی جائے گی اور اتنا حصہ نہ ملے تو تقسیم نہیں ہوگی جب تک دونوں راضی نہ ہوں۔ مسئلہ ایک ہی جنس کی چیزیں ہیں مثلاً طرح کی چیزیں ہیں مگر ہر ایک میں تقسیم کرنی ہو یعنی مثلاً گیہوں یا مختلف گیہوں یا دو طرح کے ہوں مگر دونوں میں تقسیم کرنی ہو تو ایک کے حصہ سے قریب تقسیم کرے گا اور دوسرے کے حصہ سے قریب تقسیم کرنی ہو تو ہر ایک کو ہر چیز سے دینی چاہئے کہ ایک چیز سے دینی چاہئے کہ جو حصہ ایک کو ملا ہے اس کی قیمت بقدر ہر ایک کو ملے اور ایک کی رائے معتبر نہیں ہے کہ ایک کہے کہ میں نے اس کو لیا اور دوسرا کہے کہ میں نے اس کو لیا جب تک دونوں راضی نہ ہوں۔ مسئلہ ایک ہی جنس کی چیزیں ہیں مثلاً طرح کی چیزیں ہیں مگر ہر ایک میں تقسیم کرنی ہو یعنی مثلاً گیہوں یا مختلف گیہوں یا دو طرح کے ہوں مگر دونوں میں تقسیم کرنی ہو تو ایک کے حصہ سے قریب تقسیم کرے گا اور دوسرے کے حصہ سے قریب تقسیم کرنی ہو تو ہر ایک کو ہر چیز سے دینی چاہئے کہ ایک چیز سے دینی چاہئے کہ جو حصہ ایک کو ملا ہے اس کی قیمت بقدر ہر ایک کو ملے اور ایک کی رائے معتبر نہیں ہے کہ ایک کہے کہ میں نے اس کو لیا اور دوسرا کہے کہ میں نے اس کو لیا جب تک دونوں راضی نہ ہوں۔ مسئلہ ایک ہی جنس کی چیزیں ہیں مثلاً طرح کی چیزیں ہیں مگر ہر ایک میں تقسیم کرنی ہو یعنی مثلاً گیہوں یا مختلف گیہوں یا دو طرح کے ہوں مگر دونوں میں تقسیم کرنی ہو تو ایک کے حصہ سے قریب تقسیم کرے گا اور دوسرے کے حصہ سے قریب تقسیم کرنی ہو تو ہر ایک کو ہر چیز سے دینی چاہئے کہ ایک چیز سے دینی چاہئے کہ جو حصہ ایک کو ملا ہے اس کی قیمت بقدر ہر ایک کو ملے اور ایک کی رائے معتبر نہیں ہے کہ ایک کہے کہ میں نے اس کو لیا اور دوسرا کہے کہ میں نے اس کو لیا جب تک دونوں راضی نہ ہوں۔ مسئلہ ایک ہی جنس کی چیزیں ہیں مثلاً طرح کی چیزیں ہیں مگر ہر ایک میں تقسیم کرنی ہو یعنی مثلاً گیہوں یا مختلف گیہوں یا دو طرح کے ہوں مگر دونوں میں تقسیم کرنی ہو تو ایک کے حصہ سے قریب تقسیم کرے گا اور دوسرے کے حصہ سے قریب تقسیم کرنی ہو تو ہر ایک کو ہر چیز سے دینی چاہئے کہ ایک چیز سے دینی چاہئے کہ جو حصہ ایک کو ملا ہے اس کی قیمت بقدر ہر ایک کو ملے اور ایک کی رائے معتبر نہیں ہے کہ ایک کہے کہ میں نے اس کو لیا اور دوسرا کہے کہ میں نے اس کو لیا جب تک دونوں راضی نہ ہوں۔ مسئلہ ایک ہی جنس کی چیزیں ہیں مثلاً طرح کی چیزیں ہیں مگر ہر ایک میں تقسیم کرنی ہو یعنی مثلاً گیہوں یا مختلف گیہوں یا دو طرح کے ہوں مگر دونوں میں تقسیم کرنی ہو تو ایک کے حصہ سے قریب تقسیم کرے گا اور دوسرے کے حصہ سے قریب تقسیم کرنی ہو تو ہر ایک کو ہر چیز سے دینی چاہئے کہ ایک چیز سے دینی چاہئے کہ جو حصہ ایک کو ملا ہے اس کی قیمت بقدر ہر ایک کو ملے اور ایک کی رائے معتبر نہیں ہے کہ ایک کہے کہ میں نے اس کو لیا اور دوسرا کہے کہ میں نے اس کو لیا جب تک دونوں راضی نہ ہوں۔

[illegible] اور اگر بعض حصہ دار کے ساتھ تمام حصہ کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو تقسیم ہو سکتی ہے اگرچہ تقسیم کے بعد ہر ایک کا حصہ الگ الگ نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان شرکاء کا مقصود ہی یہ ہے کہ اسے حمام نہ بنائیں کہ کسی دوسرے کام میں لائیں۔ (فتاوی رضویہ، مختار النظیری) مسئلہ: چوکھٹ، کواڑ، دروازہ، کنواں، حمام، دکان اور چراغ یہ چیزیں اگر ایک ہوں تو ان کی تقسیم نہیں ہوگی کہ تقسیم سے یہ چیزیں خراب ہو جاتی ہیں اگر ایسی چیز کو تقسیم کرنے یا بیچنے کی ضرورت ہو تو تقسیم نہیں ہوگی۔ (فتاوی رضویہ، مختار النظیری) مسئلہ: کنواں یا چشمہ یا نہر مشترک ہو تو کاٹ کر تقسیم چاہتے ہوں اگر اس کی زمین نہیں ہے تو تقسیم نہیں کی جائے گی اور اگر زمین بھی ہے تو زمین کی تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (فتاوی رضویہ، مختار النظیری) مسئلہ: کتابوں کو درثہ کے مابین تقسیم نہیں کرنا چاہئے بہت زیادہ اختلاف ہوتا ہے بلکہ ہر ایک شریک سے یا کچھ بیچ باچ کر کے ان سے نقد لیا جا سکتا ہے۔ اور اگر ورثہ آپس کے اوپر تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں مگر وہ لوگ اگر یہ چاہتے ہیں کہ کتابوں کو وزن کر کے تقسیم کر دیا جائے یعنی ہر ایک شخص کو اس کے حصہ کے وزن سے دیدیا جائے یہ نہیں کیا جا سکتا اگرچہ وہ سب اس پر راضی بھی ہوں۔ اور اگر یہ چاہتے ہیں کہ کتابوں کو بیچ کر قیمت کے حساب سے تقسیم کر لی جائے تو بیچ کر تقسیم کر لی جائے اگر سب اس طرح تقسیم پر راضی ہوں تقسیم کر لی جائے گی ورنہ۔ مسئلہ: دو شخصوں کے مابین کچھ دیر تک تقسیم بنے دونوں کا راضی ہونا کافی ہے ہو سکتا ہے ورثہ مشترک آپس میں اپنے حصے بیچ کر نقد اٹھا لیں اور اگر یہ چاہتے ہیں کہ ہر ایک کو اس کے حصہ کے مطابق دیدیا جائے تو اگر یہ دونوں راضی ہوں تو تقسیم کر دیا جائے گا ورنہ نہیں۔ مسئلہ: ایک شخص کی زمین دو شخصوں سے کچھ زمین بطور [illegible] لے کر اپنی زمین میں ملا لی اور دوسرے کو اس کے بدلہ میں دوسری زمین دیدی تو تقسیم کر لینا چاہئے اگر ایسا نہ کیا اور ایک کی زمین دوسرے کی زمین سے مل گئی تو اب تقسیم نہیں ہو سکتی اور اگر دونوں کی زمین ایک جگہ ہے اور ایک کی زمین دوسرے کی زمین سے کچھ دیا کچھ لیا تو تقسیم کر لینا چاہئے۔ مسئلہ: دو شخصوں کی زمین میں ایک کا مکان ہے اور دوسرے کی زمین خالی ہے تو تقسیم کر لینا چاہئے۔ مسئلہ: ایک شخص کی زمین میں دو شخصوں نے مکان بنا لیا ہے اور زمین خالی ہے تو تقسیم کر لینا چاہئے۔ مسئلہ: ایک شخص کی زمین میں دو شخصوں نے مکان بنا لیا ہے اور زمین خالی ہے تو تقسیم کر لینا چاہئے۔

اس کو تیز کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا اور نہ ... مسئلہ دکان مشترک قابل تقسیم نہ ہونے کا یہ کہتا ہے کہ زید سے کرایہ دونوں گانہ بارش مقرر کے اس سے نفع حاصل کریں گے یا ماہانہ مقرر کر دی جائے گی اور اس سے یہ کہہ دیا جائے گا کہ تم کو اختیار ہے جس بار میں دکان بند کرو یا کسی کام میں ... دونوں شریک کا اس نداعت مشترک ہے اگر دانے پر بیچ کر میں نہ بھی کاٹنے کے قابل نہیں ہے اس کی تقسیم نہیں ہو سکتی جب تک کھیت کٹ نہ جائے اگر وہ شریک کاشتکار راضی ہوں اور اگر کھیتی بالکل کچی ہے بھی دانے پیدا نہیں ہوئے اور قرار تقسیم ہو سکتی ہوں تو تقسیم ہو سکتی ہے مگر اس شرط سے کہ تقسیم کے بعد ہر ایک اپنا حصہ کاٹ لے یہ نہیں کہ پھر کھیت ہی میں چھوڑ رکھے (۱۰) مسئلہ کپڑے کا تھان اپنی رضامندی سے ... کر تقسیم کر سکتے ہیں اس میں جبری تقسیم نہیں ہو سکتی ہے مگر اس شرط سے کہ تقسیم کے بعد ہر ایک اپنا حصہ کاٹ لے یہ نہیں کہ پھر کھیت ہی میں چھوڑ رکھے (۱۱) مسئلہ کپڑے کا تھان اپنی رضامندی سے ... کر تقسیم کر سکتے ہیں اس میں جبری تقسیم نہیں ہو سکتی ہے بانٹ کپڑا مشلاً کرتہ یا پاجامہ اس کی تقسیم نہیں ہو سکتی ... دو کپڑے مختلف قیمت کے جن کی جبری تقسیم نہیں ہو سکتی ہے ان کی تقسیم میں قاضی کی رضامندی درکار نہیں (۱۲) مسئلہ چند دونوں بہت بڑی جریب سے ... یہ ہے جب دونوں رضامند ہوں تو تقسیم کر دی جائے گی (۱۳) مسئلہ ایک ہی ذات کے مختلف قسم کے برتن مثلاً لوٹا، کٹورا، طشت ... کو بغیر رضامندی شرکا تقسیم نہیں کیا جائے گا چاہے سونے یا چاندی یا پیتل یا اور کسی دھات کے زیور بغیر رضامندی شرکا تقسیم نہیں ہو سکتے اگرچہ سب زیور ایک ہی دھات کے ہوں اور سونا، چاندی وغیرہ دھاتیں الگ الگ ہوں بنی ہوئی نہ ہوں تو ان کی تقسیم میں قاضی کی رضامندی درکار نہیں (۱۴) مسئلہ چند مکانات مشترک ہوں تو ہر ایک کو جدا تقسیم کیا جائے گا یہ نہیں کہا جائے گا کہ تمام مکانات کو ایک جگہ جمع کر کے تقسیم کریں کہ ایک کو یہ مکان دے دیا جائے دوسرے کو وہ مکان یہ سب مکانات ایک ہی شہر میں ہوں یا مختلف شہر ... کا ایک حکم ہے (۱۵) مسئلہ چند قطعات زمین مشترک ہوں تو ہر قطعہ کی تقسیم جدا جدا ہوگی یہ نہیں کہ تمام زمینوں کو ایک جگہ جمع کر کے تقسیم کیا جائے (۱۶) مسئلہ مشترک ... ہے ایک تقسیم چاہتا ہے دوسرا انکار کرتا ہے اگر اس کے مکان میں یہ ہے کہ جگہ نہ ہو

(اگر نامزد کنندہ کتاب کو تقسیم کرنے کا ذمہ نہیں لینا چاہتا)

طریقہ تقسیم

(۱) تقسیم کرنے والے کو یہ چاہیے کہ ہر شریک کے سہام جتنے ہوں، انہیں پہلے الگ الگ سفید زمین کی چادر پر کھینچ کر ہر شریک کے سہام کے مقابل میں جتنی زمین پڑے، اس کے نمبر ڈال دے اور ہر حصہ کے لیے رستہ دینے کا مقام قرار دے دے تاکہ آنے جانے کا حق ان حصوں میں سے کسی ایک زمین وغیرہ میں قرار پا جائے۔ اگر یہ نہ کرے تو اس میں بھی حرج نہیں کر قرعہ اندازی کرے تب بھی ہرج نہیں۔ ہم پہلے لکھ آئے پہلا نمبر جس کا نکلے دوسری مرتبہ نکلے اسے دوسرا نمبر دیدے۔ (۲) تقسیم میں قرعہ اندازی ضروری نہیں بلکہ شریک کے لیے کہ کسی حصہ پر وہم نہ ہو کہ زمین کا حصہ اچھا ملا ہے اور قسمت سے اچھا نکلا ہے، وہ تو تقسیم کرے اور ہر حصہ میں رستہ کا بھی خیال رکھے گا اور ان کے پاس قرعہ ان ڈالے، وہم ان کو پیدا ہو سکے اور اگر قرعہ سے بغیر قرعہ اندازی کے حصے خود ہی کسی کو دیدیے یا کر دیے تو بھی درست ہے۔ (۳) تقسیم کرنے والے کو بھی حق نہیں کہ تقسیم کرنے سے پہلے اسے اٹھا رکھے۔ اسے بھی نہیں ہے اور نہ ہی شریکوں سے تقسیم کرنے کی اجرت لے سکتا ہے اور قرعہ ڈالنے کی اجرت بھی نہیں لے سکتا ہے اور اگر سب شریکوں کے سہام ایک ہی آئے یا صرف ایک ہی سہام رہ گیا تو قسمت کی قرعہ اندازی کی ضرورت نہیں بلکہ تقسیم کرنے والے کو اختیار ہے کہ جس حصہ میں چاہے رکھ دے۔ (۴) تقسیم کرنے والے کو چاہیے کہ زمین کی پیمائش کرنے سے پہلے ہی ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۵) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۶) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۷) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۸) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۹) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۱۰) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۱۱) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۱۲) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۱۳) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۱۴) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۱۵) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۱۶) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۱۷) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۱۸) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۱۹) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔ (۲۰) اگر زمین مختلف قسم کی ہو، کچھ حصہ اچھا ہو کچھ برا ہو تو ہر شریک کے سہام کے حساب سے ہر حصہ کی قیمت لگا لے اور اس کی قیمت کا اندازہ کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے اور زمین کی پیمائش کر کے حصے بنا دے تو بھی درست ہے۔

حصہ میں پڑا اگر تقسیم میں یہ شرط مذکور ہو کہ اس کا پرنالہ یا راستہ دوسرے کے حصہ میں ہوگا جب تو اس تقسیم کو بدستور باقی رکھا جائے گا اور شرط نہ ہو تو دو صورتیں ہیں اس حصہ کا راستہ وغیرہ پھیر کر دوسرا بنایا جا سکتا ہے یا نہیں اگر ممکن ہو تو راستہ وغیرہ پھیر کر دوسرا کر دیا جائے ورنہ ناممکن ہو تو اس تقسیم کو توڑ کر زمین تقسیم کی جائے ردالمحتار۔ مسئلہ اگر شرکا میں اختلاف ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ راستہ کو تقسیم میں نہ لیا جائے بلکہ جس طرح پہلے پورے مکان کا ایک راستہ اب بھی رہے اور مکان کا ایسا موقع ہے کہ ہر حصہ کا جدا گانہ راستہ ہو سکتا ہے یعنی جو دروازہ اس وقت رفت و آمد ہو سکتی ہے تو اس شریک کا کرایا جا سکتا ہے اور اگر یہ بات ناممکن ہے تو اس کا کرانا جائز نہیں۔ ردالمحتار۔ مسئلہ راستہ کی چوڑائی اور اونچائی میں مختلف ہونے سے دروازہ کی چوڑائی کی برابر راستہ کی چوڑائی رکھی جائے یعنی جس حصہ میں دروازہ کی چوڑائی جتنی ہے اس حصہ میں راستہ کی چوڑائی بھی اتنی ہی رکھی جائے اور اونچائی میں چھت تک پہنچنا ضروری نہیں بلکہ اتنا ہو کہ آسانی سے آنا جانا ہو سکے۔ ردالمحتار۔ مسئلہ مکان کی تقسیم میں یہ شرط ہو کہ راستہ کی قیمت میں مختلف ہونے کی وجہ سے کمی بیشی نہ ہوگی۔ جائز ہے یہ شرط جب کہ یہ تقسیم آپس کی رضامندی سے ہو کہ اس میں رضامندی کے ساتھ کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ ردالمحتار۔ مسئلہ دو شخص مکان میں ہیں پورا مکان یعنی دونوں حصوں میں مشترک ہے صرف نیچے کی منزل مشترک ہے یا صرف اوپر کی منزل مشترک ہے تقسیم میں ہر ایک کی قیمت لگائی جائے اور قیمت کے لحاظ سے تقسیم کریں۔ ردالمحتار۔ مسئلہ زمین مشترک ہے اور زراعت کسی کی ہے تو زمین کی تقسیم نہیں ہو سکتی ہے کہ حصہ میں زراعت یا درخت پڑیں جس کو قیمت دے کر اس کا مالک ہو جائے۔ ردالمحتار۔ مسئلہ اونچے کی تقسیم نیچے سے نہیں ہو سکتی ہے نہ نیچے کی اونچے کے ساتھ ضرور نہیں۔ ردالمحتار۔ مسئلہ ایک شخص کی دو زمینیں ہیں اور ایک تیسرا شخص دونوں نے ایک ساتھ خریدا کہ کاشت کریں پھر ایک شخص نے کاشت کیا اور دونوں نے زمین تقسیم کر لی اور ہر حصہ میں رضامندی کے ساتھ کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ ردالمحتار۔ مسئلہ دو شخص مکان میں ہیں ایک شخص نے اپنا حصہ دوسرے کے ہاتھ بیچ دیا اور یہ اس حصہ میں رہتا تھا اس نے اس کو نکال دیا اس کا حق نہیں ہے کہ اس کو نکالے۔ ردالمحتار۔ مسئلہ تقسیم کرنے کے بعد ایک شریک یہ کہتا ہے کہ فلاں حصہ میں نے لیا اور دوسرا کہتا ہے کہ میں نے لیا تو قرعہ ڈالا جائے۔ ردالمحتار۔ مسئلہ تقسیم کرنے کے بعد ایک شریک یہ کہتا ہے کہ فلاں حصہ میں نے لیا اور دوسرا کہتا ہے کہ میں نے لیا تو قرعہ ڈالا جائے۔ ردالمحتار۔ مسئلہ

مثلاً نصف یا تہائی کا مدعی ہے پہلی صورت میں کہ فقط ایک کے حصہ میں ہر دو حصوں کا استحقاق ہے اس میں تقسیم کو فسخ نہیں کیا جائے گا بلکہ مستحق نے جتنا اپنا ثابت کر دیا اس کو دے دیا جائے اور باقی اس کا ہے جس کے حصہ میں تھا اور اس کے حصہ میں تو کمی پڑی اسے نہ ایک کے حصہ میں سے اتنی دلائی جائے کہ اس کا حصہ سہام کے موافق ہو جائے دوسری صورت میں کہ ایک کے حصہ میں ہر دو شائع کا مدعی ہے اس میں حصہ والے کو اختیار ہے کہ مستحق کو دینے کے بعد جو کمی پڑتی ہے وہ شریک کے حصہ میں سے لے لے یا تقسیم توڑ دو کہ از سرِ نو تقسیم کرائے یہ اس صورت میں ہے کہ استحقاق سے پہلے اس میں کا کچھ بیچ نہ کیا ورنہ تقسیم نہیں توڑی جائے گی بلکہ اپنے حصہ کی قدر شریک کے حصہ میں سے لے سکتا ہے دیکھ تیسری صورت میں کہ کل میں ہر دو شائع کا مدعی ہے تقسیم فسخ کر دی جائے اور ان تینوں یعنی مستحق اور دونوں شریکوں کے بیچ از سرِ نو تقسیم کی جائے گی ہدایہ۔ مسئلہ استحقاق کی ایک اور چوتھی صورت بھی ہے وہ یہ کہ ہر ایک کے حصہ میں مستحق نے پانسو ثابت کر دیا ان کی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ ہر ایک کے حصہ میں اس نے جزو شائع ثابت کیا اس کا حکم یہ ہے کہ تقسیم فسخ کر دی جائے دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں میں جزو معین ثابت کر دے اس کا حکم یہ ہے کہ دونوں کے حصہ میں اس کا جو کچھ ہے گرا دیا جائے جب تو یہ ہے کہ مستحق کے لینے کے بعد ہر ایک کے پاس جو کچھ باقی بقدر حصہ ہے لہٰذا تقسیم توڑی جائے گی نہ رجوع کا حکم دیا جائے گا اور اگر مستحق کا حق ایک کے حصہ میں زائد ہے دوسرے کے حصہ میں کم تو اس زائد کی زیادتی کا متبادر ہوگا کہ اس کے حساب سے گرا دی جائے حصہ میں جو کمی ہے اور مسئلہ سوم یہ کہ دو شخصوں میں دو مکان تقسیم کئے ان میں ایک کو پانچ بیس گز زمین جس کی قیمت پانسو ہے دوسرے کو ساٹھ گز زمین دی گئی جس کی قیمت پانسو ہے پانچ بیس والے کی ایک بیگھہ زمین کسی نے یہ کہہ کر لے لی کہ یہ میری ہے اور یہ بیگھہ تقسیم کی رو سے پانچ سو روپے کی ہے تو یہ شخص پانچ روپے دلوا سکتا ہے ملیری مسئلہ کہ دو شخصوں میں مشترک کا جو زمانہ ایک کے حصہ میں ہے دوسرے کے حصہ میں ایک مکان کا دعویٰ کیا کہ یہ میرے میں نے اسے بنایا ہے یا خریدا ہے اور اپنی اس بات پر گواہ پیش کرتا ہے یہ گواہ مقبول ہیں کہ عمارت یا درخت زمین تقسیم میں تبعاً داخل ہو گئے اور مختار یہ ہے کہ مسئلہ درخت یا عمارت کی تقسیم ہوئی اس کے بعد ایک نے پوری زمین کا یا اس کے بعض کا دعویٰ کیا یہ دعویٰ جائز و مسموع ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ درخت یا عمارت مشترک ہو اور زمین مشترک نہ ہو اور زمین قرائن میں بھی نہیں کہ تقسیم تبعاً داخل ہو گئی ہو مسئلہ ایک کے حصہ میں چار درخت ملے اس کی شاخیں دوسرے کے حصہ میں

اور بعض کا دوسرے نے یہ جائز نہیں یوہیں ایک وصی کی عدم موجودگی میں دوسرے نے وصیت کے مقابل میں تقسیم کی یہ بھی ناجائز ہے۔ ہدایہ مسئلہ ورثہ مسلمان ہیں اور وصی کافر ذمی ہے یا کافر ذمی ہوتا جائز ہے مگر اس کو وصیت سے خارج کر دینا چاہیے کیونکہ کافر کی جانب سے اس کا اطمینان نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ خیانت نہ کرے گا بلکہ مسلمانوں کے ساتھ خیانت مذہبی عداوت بہت ممکن ہے کہ خیانت پر آمادہ رہے۔ مگر خبردار کرنے کے بعد اس نے تقسیم کی تو یہ تقسیم صحیح ہے۔ ہدایہ مسئلہ ایک وارث کے میت کے ذمہ دین کا دعویٰ کیا دوسرے وارثوں نے انکار کیا تو ترکہ ورثہ پر تقسیم کر دیا جائے جس نے اقرار کیا ہے اس کے حصہ سے دین ادا کیا جائے گا۔ ہدایہ مسئلہ میت کے ذمہ دین تھا ورثہ نے باہم تقسیم کر لیا پھر کسی کا دین ہے وہ مطالبہ کرتا ہے تو تقسیم توڑی جا سکتی ہے دین مستغرق ہے یا نہیں مستغرق ہے تو قاضی کے پاس تقسیم کی درخواست کریں اور قاضی کو معلوم ہے کہ میت پر دین ہے مگر دین مستغرق ہے تو قاضی تقسیم کا حکم نہیں دے گا اور ان لوگوں کا تقسیم کر لینا نہیں کے برابر ہے دین مستغرق ہے تو بقدر دین الگ کر کے باقی کو تقسیم کر دے۔ ہدایہ مسئلہ قاضی کے پاس تقسیم کی درخواست نہ کی اور قاضی کو معلوم نہیں کہ میت کے ذمہ دین ہے تقسیم کر لی پھر کرے اگر وہ کہیں ہے تو ان کی بات مان لی جائے گی اور اگر کہیں دین سے تو ورثہ سے دریافت کرے کہ میت نے کوئی وصیت کی ہے یا نہیں اگر وصیت کی ہے تو کس تہائی کی وصیت ہے یا وصیت سے لیکن ہاں ہاں ورثہ نے قاضی کے تقسیم کرنے سے پہلے دین کا اقرار کر لیا تو تقسیم نہیں ٹوٹے گی اور اقرار کے بعد تقسیم کرنے سے پہلے دین ثابت ہو گیا تو تقسیم توڑ دی جائے گی اور دین ادا کیا جائے گا۔ ہدایہ ورثہ اپنے میں سے دین والا دین ہے ان کا دین ہے وہ ان سے تقسیم توڑ دیں ہاں اگر ورثہ نے تقسیم توڑ دی اور دین ادا کیا جائے گا۔ تقسیم توڑنے کے بعد ورثہ نے پھر تقسیم کر لی پھر دین ثابت ہوا تقسیم توڑ دی جائے گی۔ ہدایہ مسئلہ ورثہ نے تقسیم کر لی پھر کسی کا دین ثابت ہوا تقسیم توڑ دی جائے گی اور دین ادا کیا جائے گا

دادا کے ذمہ نہیں کہ پوری جائداد سے دین وصول کیا جائے لہٰذا تقسیم توڑنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ تقسیم توڑنے میں فائدہ یہ ہے کہ حصہ کی جو قیمت ہے اس سے زیادہ قوت سے تقسیم کے بعد وہ قیمت نہیں رہتی لہٰذا یہ ضرر ہے تقسیم نہ رہنے کی صورت میں تیسرے باپ کی ملکیت زیادہ ہوں گے فروخت کر دیں۔ مسئلہ تقسیم کو توڑ دیا جاسکتا ہے یعنی شریک سے بچی ہوئی جائداد کو تقسیم کرنے کے بعد بھی ہیں کہ یہ چیزیں شرکت میں رہیں یہ نہ ہو سکتا ہے۔ مسئلہ محض تقسیم کر دینے سے کوئی معین حصہ شریکوں میں سے کسی خاص شخص کا ملک نہیں ہوا بلکہ اس کے حصے پر قبضہ کرنا درست ہے کہ قاضی نے معین کر دیا ہو یا یہ کہا ہو کہ یہ تمہارا ہے یا کہ تقسیم کے بعد ہر ایک حصہ پر قبضہ کر لیا تو یہ اس کا ہو گیا یا قرعہ کے ذریعہ سے حصہ کی تعیین نہ ہوئی ہو یا یہ کہ قاضی نے کسی کو وکیل کر دیا ہو کہ تقسیم کر کے ہر ایک شخص کو دے دے اور اس شخص نے یا وکیل نے تقسیم کر کے ہر ایک کا حصہ معین کر دیا ہو۔ مسئلہ دو شخصوں میں کوئی چیز مشترک تھی انہوں نے تقسیم کر لی اور قبضہ کر لیا تعیین کر دی اس کے بعد ان میں سے ایک شریک اس تقسیم پر راضی نہ ہوا اور یہ کہتا ہے کہ تقسیم غلط ہوئی ہے تو ہو سکتا کہ تقسیم مکمل ہو چکی ہو یعنی ان دونوں نے کسی طریقہ سے حصہ تقسیم کر لیے قبضہ کر لیا اور اس نے انصاف کے ساتھ تقسیم کر دی تھی تو جس کے نام کا حصہ قرعہ کے ذریعہ سے تعیین ہو چکا ہے اس کا ملک ہے تعیین مسئلہ تین شریکوں میں تقسیم ہوئی قرعہ ڈالا گیا تھا کہ کس کے نام کا حصہ نکلتا ہے دو باتوں پر راضی ہو گئے تو جواب کر دیا جائے گا نہیں کر سکتا اور پہلے کو اس میں دوسرے کے نام نکل آنے کا رجوع کر سکتا ہے تعیین کے نام نکلنے کے بعد رجوع نہیں کر سکتے۔ مسئلہ ترکہ میں دین کا سب میں ایک حصہ دوسرا حصوں کا تیسرا حصہ کا ضامن ہو گیا اور قرعہ ڈالا گیا ہے کہ ہیں بڑھ کر ہے لیے یہ بات ہے اور یہ قرعہ ڈالنا جس کے نام کا حصہ نکلے وہ اس سے انصاف کے ساتھ تقسیم کر دے

مہابھارت کا بیان

مسئلہ مکان مشترک کو کرایہ پر دیا گیا اور یہ طے ہے کہ بارش بعد کی دونوں کرایہ داروں کی ہے
اب اس کا کرایہ زیادہ ہو گیا اور جس کی بارش میں کرایہ کی زیادتی ہوئی ہے تنہا یہی اس کا مستحق نہیں
ہے بلکہ اس زیادتی کے دونوں حق دار ہیں اور گر دو مکان تھے ایک کا کرایہ ایک لیتا تھا دوسرے
کا دوسرا اور ایک مکان کے کرایہ میں اضافہ تو جب تک یہ لیتا تھا یہ زیادتی تنہا اس کی ہے
دوسرا اس میں مطالبہ نہیں کر سکتا، مختار۔ مسئلہ دو بہنیں مشترک ہیں اور دونوں کی منفعت
مختلف قسم کی ہے مثلاً ایک مکان اور ایک غلام مشترک ہیں اور معاہدہ اس طرح ہوا کہ ایک سے
ایک شریک منفعت حاصل کرے اور دوسرے سے دوسرا یعنی ایک شخص غلام سے خدمت
لے اور دوسرا مکان میں سکونت کرے یہ بھی جائز ہے، مختار۔ مسئلہ زمینوں کا معاملہ
سے نہایا ہوا تو سے توڑ بھی سکتے ہیں دونوں توڑیں یا ایک حاضر ہے اور باقی سب جائز
ہے ہاں اگر قضائے قاضی سے نہایا ہوا تو جب تک دونوں راضی نہ ہوں فسخ نہیں کر سکتا ایک
نہیں توڑ سکتا، ہندیہ۔ مسئلہ مشترک میں طے ہوا کہ ایک مہینہ کی اجرت ایک شریک لے دوسرے مہینہ کی
اجرت ایک شریک لے، دوسرے مہینہ میں دوسرا یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک کی اجرت
اگر دونوں برابر ہوں ایک کی اجرت یک سے اور دوسرے کی دوسرا یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک
دو ہفتہ دونوں کی سواری لیتے یا کپڑا پہنتے کہ یہ پہننے کی مدت ہوتی ہے یہ نہیں ہو سکتا
یا مہینہ میں مشترک ہے یہ طے کر پندرہ دن ایک یہاں رہے اور دوسرا آخر تک اور
پندرہ دن دوسرے کے یہاں رہے اور یہ دوسرا نفع نہیں لے سکتا یہ ہو سکتا ہے اور دونوں
چیں سکتے ہیں، ہاں اگر دونوں نے اس کے لیے حلال نہیں کیا تو دوسرے نے جتنا
دیا تو کرایہ یا اگر کچھ زیادتی ہوئی ہو اس سے اس زیادتی کو پہنچے
دینے ہاں اگر نہیں دیے تو ہو گا کہ یہ نقصان سے پورے اور یہ ہو سکتا ہے زیادتی
مسئلہ درختوں کے پھلوں میں نہایا ہوا تو نہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ یہاں مشترک ہیں دونوں سے
بیسویں یا تیسویں سے لیں کہ ہر ایک اپنے حصہ کا ہر سے اور دوسرا نہ دے سکتا ہے
ہاں نہایا ہوا ہو جائے، عالمگیری۔ مسئلہ مہینہ میں دو پھلوں والے درختوں میں نہایا ہوا ہو سکتا ہے
جیسے یہ کہ پہلی مارچ میں شریک ہو، آخر شریعت آب بارش کا وقت ہوا ہے
حصہ کو شریک کے ہاتھ بیچ ڈالے دوسری صورت یہ ہے کہ روز تو دونوں کا ہو
اور شریک کے حصہ کا جتنا روز ہو اس کے قرض سے ہے جب مدت پوری ہو جائے

دوسرے کے پاس جائے اس زمانہ میں جو کچھ دودھ اس کے حصہ کا ہو قرض میں ادا کرتا رہے یہاں تک کہ جتنا قرض دیا تھا وہ مقدار پوری ہو جائے اس طرح کرنا جائز ہے کہ حشاع کو قرض لیا جا سکتا ہے (مختار، رد المحتار) مسئلہ کپڑا مشترک ہے اس میں اس طرح مہایاۃ ہوئی کہ دونوں باری باری سے پہنیں گے یا دو کپڑے ہیں ایک کو ایک پہنے گا دوسرے کو دوسرا، یہ مہایاۃ ناجائز ہے کہ کپڑے پہننے میں لوگوں کا مختلف حالت ہوتی ہے کسی کے بدن پر صاف پھبتا ہے نہ کسی کے (درمختار، رد المحتار) مسئلہ مکان میں دونوں باری سے سکونت کریں گے یا زمین ہے تو اس میں جب کہ باری کے ساتھ نفع حاصل کرنا ہو اس میں شروع کس سے کریں، اس کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ قرعہ ڈالا جائے جس کے نام قرعہ نکلے وہ پہلے نفع اٹھائے اور یہ دوسرا طریقہ بہتر ہے کہ پہلی صورت میں تنازع کی طرف پہنچ جانے کا قوی احتمال ہے (درمختار) مسئلہ دونوں شریکوں میں مختلف ہے ایک یہ چاہتا ہے کہ باری مقرر کر لی جائے دوسرا یہ کہتا ہے کہ مکان کے حصے متعین کر دیئے جائیں ایک حصہ میں سکونت کرے دوسرے میں دوسرا، اس صورت میں دونوں سے کہا جائے گا کہ قرعہ ڈالو جس کے نام ایک بات پر متفق ہو جائیں وہی کی جائے، (درمختار) مسئلہ وقف کی حفاظت کے لیے چپراسی مقرر ہوئے اور حکومت نے حفاظت کے اخراجات ان دونوں پر ڈالے یہ خرچہ فاؤں کی مردم شماری کے حساب سے ہر ایک پر ڈالا جائے یعنی جتنے آدمی جس کے زیادہ ہوں اسی حساب سے اس پر خرچہ ڈالا جائے اور اگر متولی کی طرف سے تنخواہ مقرر ہو تو دونوں کے آدمیوں کے حساب سے خرچہ ڈالا جائے اور اگر تنخواہ متولی کی طرف سے نہ ہو تو دونوں سے کہا جائے گا

متفرقات

[illegible]

[illegible] متقولہ میں تقسیم نہیں کرا سکتا۔ ماں اور بھائی اور چچا اور نابالغہ عورت کے شوہر کو یا بالغہ عورت جو غائب ہے اس کے شوہر کو تقسیم کرنے کا حق حاصل نہیں (عالمگیری)۔ مسئلہ نابالغ مسلم کا باپ کافر ہے یہ اس کی ملک کی تقسیم نہیں کرا سکتا یونہی اگر نابالغ آزاد ہے اور اس کا باپ غلام ہے یا مکاتب اسے بھی ولایت حاصل نہیں اسی طرح پرورش کیے ہوئے بچے کی (عالمگیری) نانا دادا اگرچہ اس کی پرورش میں ہو اس کے اموال کو یہ تقسیم نہیں کرا سکتا (عالمگیری)۔ مسئلہ قاضی نے یتیم کے لیے کسی کو وصی کر دیا ہے اگر یہ ہر چیز میں وصی ہے تو تقسیم کرا سکتا ہے جائداد منقولہ ورثیر منقولہ سب کو تقسیم کرا سکتا ہے اور اگر وہ نفقہ یا کسی معین چیز کی حفاظت کے لیے وصی ہے تو تقسیم نہیں کرا سکتا اور باپ کا وصی اگر ایک چیز میں وصی ہو تو سب چیزوں میں وصی ہے (عالمگیری)۔ مسئلہ ایک شخص دو بچوں کا وصی ہے تو ان کے مشترک اموال کو تقسیم نہیں کرا سکتا جس میں ایک کے مال کو دوسرے کے مال سے بیع نہیں کر سکتا اور باپ اپنے نابالغ بچوں کے مشترک مال کو تقسیم کر سکتا ہے جس میں ایک کے مال کو دوسرے کے مال سے بیع کر سکتا ہے وصی اگر دونوں نابالغوں کے مال کو تقسیم کرنا چاہتا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کا حصہ کسی کے ہاتھ بیع کر دے پھر ان مشترک دو دوسرے نابالغ کے درمیان تقسیم کرائے پھر ان مشترک سے پہلے نابالغ کا حصہ خرید لے دونوں کے حصے ممتاز ہو جائیں گے دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں کے مال ذخیرہ کر دے پھر ہر ایک کے لیے مشترک سے ممتاز کر کے خرید لے (عالمگیری)۔ مسئلہ نابالغ کے لیے دو مال مشترک ہو تو اس صورت میں وصی مال کو تقسیم نہیں کر سکتا اگرچہ تقسیم نابالغ کا کل ہو فی الحال نفع بھی نہ ہو (عالمگیری)۔ مسئلہ بالغ و نابالغ بچے کے مابین مال مشترک ہو تو باپ تقسیم کرا سکتا ہے اگرچہ نابالغ کا کل و انفع بھی نہ ہو (عالمگیری)۔ مسئلہ بالغ و نابالغ وارث ہیں اور بالغین موجود ہیں وصی نے بالغین کے مقابلہ میں تقسیم کرائی اور سب نابالغوں کے حصے ایک جانب رکھے یہ جائز ہے پھر نابالغوں کے حصے تقسیم کرنا چاہے یہ نہیں ہو سکتا اور اگر ایک نابالغ ہے بالغ ہو یا نہیں ہیں ایک غائب ہے اور باقی موجود ہیں سب کے مقابلہ میں تقسیم کرنی اور غائب کے حصہ کو نابالغ کے ساتھ رکھا جائے گا۔ مسئلہ اور شریک بالغ و نابالغ دونوں میں وصی نے اس طرح تقسیم کرائی کہ [illegible] تقسیم ناجائز ہے، میت نے کسی کے لیے تہائی کی وصیت

وراثت کا بیان

نکال کر باقی کو تقسیم کیا جائے گا ناجائز ہے (عالمگیری)۔ **مسئلہ** مزارعت میں یہ شرط تھی جس کی وجہ سے مزارعت فاسد ہوگئی تھی اور وہ شرط جس کے لیے مفید تھی اس نے عمل سے پہلے شرط باطل کردی مثلاً یہ شرط تھی کہ مالکِ زمین یا مزارع بیس روپے اور نصف پیداوار لے گا جس کو بیس روپے سے اس نے یہ شرط باطل کردی تو اب یہ مزارعت جائز ہوگئی اور اگر شرط دونوں کے لیے مفید ہو تو جب تک دونوں اس شرط کو باطل نہ کریں فقط ایک کے باطل کرنے سے مزارعت جائز نہ ہوگی (عالمگیری)۔ **مسئلہ** کاشت کار نے بیج بویا اب مالکِ زمین کہتا ہے بیج میرا ہے اگر بیج مالکِ زمین کے ہیں تو ایسا نہیں کرسکتا جب تک مالکِ زمین سے اس کا معاوضہ طے نہ کرے اور اگر بیج کاشت کار کے ہیں تو مالکِ زمین کو جبراً نہیں روک سکتا بلکہ اگر مالکِ زمین نے اجازت دی تو کاشت کار کو اختیار ہے کہ کھیت کاٹ لے یا کھڑا رہنے دے اور اگر مالکِ زمین نے اجازت نہ

بھی درست کرلی تالیاں بھی بجائیں مگر بھی جویا نہیں ہے کہ مالک زمین مرگیا تو زراعت فسخ ہوتی یا
مزارع نے جو کچھ کام کیا ہے اس صورت میں اس کا کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا اور بھی آگا نہیں کہ مالک زمین مرگیا اس صورت میں مزارعت فسخ ہوگی یا باقی رہے گی
میں مشائخ کا اختلاف ہے، عالمگیری، جو مشائخ یہ کہتے ہیں کہ مزارعت فسخ نہیں ہوتی ان کا قول
بہتر معلوم ہوتا ہے کہ مزارع کو نقصان سے بچانا ہے جب کہ زمین مزارع کے ہوتے ہوئے
مزارع نے کھیت بوئے ہیں وہ کی مدت ختم ہوگئی اور بھی زراعت پکی ہے کٹنے کے قابل
ہوگئی مالک زمین کہتا ہے کچی کھیتی کاٹ لی جائے اور مزارع انکار کرتا ہے کہ کھیت پکنے
کاٹنے سے روکا جائے گا اور چونکہ آدھی زراعت مزارع کی ہے کھیت تیار ہونے تک زمین
کے بدلہ ایک معاہدہ قرار دیا جائے گا لہٰذا اتنے دنوں کی پوری زمین کی قیمت نہ
پر تقسیم کریں جو حصہ زمین کے مقابل میں ہوتا ہے مالک زمین کا ہے اور جو حصہ زراعت کے مقابل
میں ہے دونوں پر حسب قرارداد تقسیم کی جائے اور اگر مزارع نے بازت نہیں دی تو زمین
کو اختیار ہے کہ بیع فاسد کردے یا زراعت تیار ہونے کا انتظار کرے اور اگر زمین
کی بیع ہوئی ہے اور مزارع نے بازت دے دی تو زمین مشتری کی ہے اور زراعت بائع
کی ہے اور اگر مزارع نے بازت نہیں دی تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کردے یا
کرے اور اگر مالک زمین نے زمین اور زراعت کا اپنا حصہ بیع کیا تو بیع کی تین صورتیں
ہیں اور ہر ایک کا یہ پایا ہے کہ بیع کو فسخ کردے یہ حق اسے حاصل نہیں ہے، مسئلہ
فسل تیار ہونے کے بعد دین ادا کرنے کے لیے زمین بیچی گئی اگر زمین کی بیع فاسد تھی تو زراعت
بائع کی ہے اور اگر زمین اور پوری زراعت بیع کردی تو زمین اور زراعت کے اس حصہ میں جو بائع
زمین کا ہے بیع جائز ہے اور مزارع کے حصہ میں اس کی بازت پر موقوف ہے اور اگر
مزارع نے بازت نہیں دی اور مشتری کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ زمین مزارعت پر ہے تو مشتری کو اختیار
ہے کہ بیع فسخ کردے اور چاہے تو بیع فسخ نہ کرے کہ جس نے پوری زراعت خریدی تھی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
اسے خریدنا مقصود نہ تھا، مسئلہ کھیت میں بیع کی ڈال دیئے گئے اور بیع
کھیت کو بیع کردیا اگر وہ بیع سڑ گئے ہیں تو مشتری کے ہیں اور اگر سڑے نہیں ہیں تو
بائع کے ہیں، اور فرض کرو مشتری نے پانی دیا تو بیع اگنے کے بعد پیدا ہوا تو یہ سب بائع کا ہے۔

...شتہ ... ...ہیں ہے گا کہ اس نے جو کچھ کیا تبرع ہے ... مسئلہ مدیون ... کی وجہ سے قید کیا گیا اور اس کے پاس یہی زمین ہے جو مزارعت پر دے چکا ہے اور زمین ... ہے جس کی وجہ سے بیع نہیں کی جا سکتی کہ بیچ کر دین ادا کیا جاتا تو اسے قید نہ ... کیا جائے گا کہ دین کی ادائیگی میں جو کچھ دیر ہوئی وہ عذر سے ہے ہدایہ مسئلہ مزارع ایسا ... گیا کہ کام نہیں کر سکتا یا شہر میں جانا چاہتا ہے یا وہ اس پیشہ زراعت ہی کو چھوڑنا چاہتا ہے، ان صورتوں میں مزارعت فسخ کر دی جائے گی یا مزارع یہ کہتا ہے کہ میں دوسری زمین کی کاشت کروں گا اور زمین اسی کے ہیں تو چھوڑ سکتا ہے مسئلہ مدت پوری ہو گئی اور ابھی فصل تیار نہیں ہے تو مدت کے بعد جتنے دنوں تک زراعت تیار ہوگی اتنے دنوں کی مزارع کے ذمہ نصف زمین کی اجرت مثل واجب ہے، اور مدت کے بعد زراعت پر جو کچھ خرچ ہوگا وہ دونوں کے ذمہ ہوگا یہ مسئلہ مذکورہ زراعت متفق ہو چکی ہے اب یہ زراعت دونوں کی مشترک چیز ہے لہٰذا خرچ بھی دونوں کے ذمہ مگر یہ ضروری ہے کہ جو کچھ ایک خرچ کرے دوسرے کی اجازت سے ورنہ حکم قاضی سے بغیر اس کے جو کچھ خرچ کیا معتبر نہیں ہے کہ ... نہیں ہے مسئلہ مدت ختم ہو گئی اور زمین پر کھیتی کاٹنے کے ... یہ زمین کو خالی کر دیا جائے گا کہ بیچ کاٹ کر دونوں بانٹ لیں، یا مزارع کے حصہ کی قیمت دے کر کل زراعت لے لے یا کھیت پر اپنے پاس سے خرچ کرے اور تیار ہونے پر اس کے حصہ سے وصول کرے یہ مسئلہ دو شخصوں کی مشترک زمین ہے ایک غائب ہے تو جو موجود ہے وہ پوری زمین میں کاشت کرتا رہتا ہے جب شریک آ جائے تو جتنے دنوں تک اس کی کاشت میں رہی ہے یہ اتنے دنوں کا اجر اس سے لے سکتا ہے یہ اس صورت میں ہے کہ زراعت سے زمین کو نقصان نہ پہنچے اس کی قوت کم نہ ہو اور معلوم ہے کہ زراعت سے زمین کمزور ہو جاتی ہے یا زراعت نہ ہونے ... زمین کو نقصان پہنچتا ہے اس کی قوت زیادہ ہوتی ہے تو ایک مزارع دوسرے کی اجازت نہیں ... مسئلہ زمین کی زمین میں بغیر اجازت کاشت کی اور معلوم کہ اس وقت بیج بونے ... ہے اس زمین سے پیدا ہونے والی ... مسئلہ ایک شخص نے دوسرے کی ... اور زراعت پیدا ہونے ... مزارع نے اپنے بیج بوئے اور ... کیں

تھے کہ مالک زمین نے اجازت دے دی تو اجازت ہو گئی اور جو کچھ پیداوار ہوئی وہ مالک زمین اور مزارع کے مابین اس طرح تقسیم ہوگی جو غالب نے طے کی تھی۔ کیونکہ اب آلہ بت ور ایسی ہو گئی ہے کہ اس کی کچھ قیمت ہو اور جب مالک زمین نے اجازت دی تو وہ اجازت ہو گئی یعنی مالک زمین اس کے بعد اجازت کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا اور اجازت سے پہلے اپنا کھیت خالی کرا سکتا ہے مزارعت کے اجازت ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ پیداوار میں سے ہر ایک کے لئے کچھ نہ کچھ مقرر ہو گیا ہو اس صورت میں جو کچھ پیداوار ہوگی وہ مزارع اور مالک کے مابین تقسیم ہوگی جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔ مالک زمین نے مزارع کے لئے اپنی زمین جو دیئے تو جب تک کھیتی نہ ہو لے اجازت دے سکتا ہے نہ واپس لے سکتا ہے۔ اجازت دینے کے بعد اجازت نہیں ہو سکتی کہ بیج مزارع کا ہو زمین مالک زمین کی ہو اور مالک زمین نے اپنی زمین رہنے دی تھی وہ زمین واپس کر دے اور مزارع اپنے بیج سے کاشت کرے گا یہ مزارعت ہے مگر زمین میں سے نکالنے تک اب تک اجازت رہتی ہے زمین نہ رکھی جائے زمین میں نہیں آئے گی۔ **مسئلہ** زمین کسی سے بٹائی پر لی اس کو چاہیے کہ مزارعت کوئی شخص لینا چاہتا ہے تو اس سے لے سکتا ہے بلکہ مرتہن بھی اجازت دے دے اور زمین **مسئلہ** زراعت تیار ہونے سے پہلے جو کچھ خرچ کیا ہو بیج وغیرہ۔ باقی دینا۔ حفاظت کرنا وغیرہ یہ سب مزارع کے ذمہ ہے چاہے وہ خود کرے یا دوسرے سے کرائے اور دوسری صورت میں مزدوری اسی کے ذمہ ہوگی اور جو کام زراعت تیار ہونے کے بعد کے ہیں مثلاً کھیت کاٹنے سے کر خرمن میں بند کرنا۔ بیل چلانا وغیرہ یہ سب کام متعلق ثانیہ ہیں یہ روایت ہے کہ دونوں کے ذمہ ہیں بعض مزارعت کا کام فصل تیار ہونے پر کرنا ہے مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک روایت یہ ہے۔ یہ کام بھی مزارع کے ذمہ ہیں اور بعض مشائخ نے اسی کو اختیار فرمایا کہ مسلمانوں کا تعامل اسی پر ہے اور جو کام تقسیم کے بعد ہیں مثلاً غلہ مکان تک پہنچانا یہ باتفاق دونوں کے ذمہ ہے مزارع اپنا غلہ خود لے جائے اور مالک اپنا غلہ اپنے خرچ سے یا دونوں اپنے اپنے مزدوروں سے تقسیم ہونے سے پہلے تقسیم ہونے کے بعد مزارع کے متعلق ہیں ان کے متعلق مزارع کے کرنے کی شرط لگانا تحریر شرط صحیح ہے اس کی وجہ سے مزارعت فاسد نہیں ہوتی تنویر میں ہے اور درمختار میں ہے کہ یہ فتویٰ جو بتایا گیا کہ حنفیہ میں ہے یہ ترتیب کہ فصل تیار ہونے کے بعد مزدوروں سے کام کرائے تو مزارع کی ذمہ ہیں

کھیت کاٹنے والے اور بیل چلانے والے وغیرہ کو جو کچھ مزدوری دی جاتی ہے وہ کوئی اپنے پاس سے نہیں دیتا بلکہ اسی غلہ کی کچھ مقدار مزدوری میں دی جاتی ہے یہ طریقہ کہ جس کا کام کیا اسی میں سے مزدوری دی جائے اگرچہ ناجائز ہے جس کو ہم اجارہ میں بیان کر چکے ہیں مگر اس سے اتنا فائدہ معلوم ہوا کہ فصل کی تیاری کے بعد جو کام کیا جائے گا یہاں کے عرف کے مطابق وہ تنہا مزارع کے ذمہ نہیں ہے بلکہ دونوں کے ذمہ ہے کیونکہ مزدوری میں دونوں کی کھیتی برابر دی جاتی ہے اسی طرح فصل تیار ہونے کے بعد کے جو کام ہیں مگر ایک زمین کے ذمہ نہ کیے گئے ہیں بلکہ اتفاق فی سدہ ہے کہ ان کے متعلق عرف بھی ایسا نہیں جس کی وجہ سے جائز کہا جائے ہر مسئلہ مزارعت میں جو پیدا ہوتا ہے یہ مزارع کے پاس امانت ہے اگرچہ وہ مزارعت فی سدہ ہو لہٰذا اگر مزارع کے پاس بلا تعدی ہوا یا تعدی ہوا مگر اس کے فعل سے ہلاک نہ ہوا تو مزارع کے ذمہ اس کا تاوان نہیں اور اس تلف کی مزارع کی طرف سے کسی نے کفالت بھی کی یہ کفالت صحیح نہیں اس کفیل سے کچھ نہیں لیا جا سکتا ہاں اگر ایک زمین کے حصہ دار کی طرف سے کسی نے یہ کفالت کی کہ اگر مزارع خود ہلاک کر دے گا تو میں اس کا ضامن ہوں اور یہ کفالت مزارعت کے بعد ہوئی تو یہ کفالت بھی جائز ہے اور کفیل مزارع کے حصہ کا ضامن ہوگا مزارع کھیت کو پانی دینے میں کوتاہی کرتا ہے کہ اس کی وجہ سے زراعت برباد ہو رہی ہے تو مزارع پر تاوان نہیں کہ اس میں مزارع پر حکم کرنا واجب نہیں زراعت تباہ ہو رہی ہے تو واجب ہے کہ اس میں کام کرنا واجب تو نہ ہونے کی صورت یہ ہوئی کہ زمین کا مالک پانی نہ دینے سے شکایت کرے تو مزارعت کی قیمت ہو اس کا نصف ہو تو اس زمین کی قیمت نہ بڑھنے کی قیمت اور اس بڑھنے کی قیمت میں جو نقصان ہوا ہے وہ دلایا جائے بڑھنے کا مسئلہ کاشتکار سے پانی دینے سے متعلق نہیں ہے بلکہ مسئلہ فصل کی تیاری کے بعد کے کام کے ذمہ ہونے سے ہے کاشتکار

حکم دینے کے بعد بھی مزارع نے پانی نہیں دیا اور فصل سوکھ گئی تو اس پر تاوان ہے۔ مختار

مسئلہ مزارعت میں بیج مزارع کے ذمہ تھے مگر مالک زمین نے شرط کر لی کہ بیج وہ دے گا

مزارع نے قبول کر لی اب تو مزارعت باقی رہے گی اور یہ فاسد ہو کر اجارہ ہو جائے گا

مختار مسئلہ کسی سے بٹائی پر زمین لی مشترک بیج دینے کی شرط ہوئی مالک زمین کو اس میں کام کرنے کی

اجازت دی اور زبانی پیدا نہیں ہوئی تو مختار مسئلہ پوچھ گیا اور اس سے زبانی زبان

دبا لیے دونوں ہاتھ یہ سب ہوتے بڑے ایک ساتھ رہتے ہیں اور زوجہ سب کی مالک

کرتی ہے بڑے بڑوں نے زمین بٹائی پر دینے سے زمین سے کہ اس میں کاشت کی

جو کچھ غلہ پیدا ہوا کھلیان پر سب کے سامنے دو حصے اس کے تین حصے اس کے

ایسا ہوتا ہے یہ غلہ آپا مشترک قرار پائے گا یہ غلہ بڑے لڑکوں کا ہوتا ہے

کی اس کا حکم یہ ہے کہ اگر مشترک بیج دیئے گئے ہیں اور سب کی اجازت سے ہوئے ہیں

یعنی جو ان میں بالغ ہیں ان سے اجازت حاصل کر لی ہے اور جو نابالغ ہیں ان کے

یا مشترک سے کی ہے مگر اجازت نہیں لی ہے تو غلہ ان کا شت کرنے والوں کا ہے اور

اس میں شریک نہیں اور اگر

۲۰ مسئلہ یا مساقات کا بیان

بٹائی اور شرکت کسی کو اس لیے دینا کہ اس کی خدمت کرے اور جو کچھ اس سے پیدا ہو اس

کا یہ آدھا کام کرنے والے کو اور آدھا مالک کو دیا جائے گا اس کو مساقات کہتے ہیں اور

اس کا درجہ نہ مزروعہ کا ہے نہ شرکت ہے اور نہ مضاربت ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ

کسی باغ میں دو شخص کو دے دیئے کہ ان باغات میں کام کریں اور جو پھل ہوں گے

ان میں سے نصف ان کو دیے جائیں گے جس طرح مزارعت اور مضاربت میں ہوتا ہے اور

اس کے جواز کے شرائط یہ ہیں کہ متعاقدین کا عاقل ہونا اور پیدا ہونے والوں میں سے

ہو اور اگر فقط ایک کے لیے پیدا ہونے والوں میں سے کچھ حصہ مقرر کیا ہے تو یہ بھی

ہو جس کی مقدار معلوم ہو مثلاً نصف یا ثلث یا ربع وغیرہ اور باغ یا درخت جس کا پھل

مالک کا قبضہ اس پر نہ رہے اور گر یہ قرار پایا کہ مالک بھی اس میں کام کرے تو معاملہ فاسد ہے اور درخت مساقات کے طور پر دیئے گئے وہ ایسے ہوں کہ عامل کے کام کرنے سے ان میں زیادتی ہو سکے لیکن سر پر پہنچے ہوئے جتنے بڑھتے تھا بڑھ چکے صرف پکنا ہی باقی رہ گیا ہے تو عقد صحیح نہیں جن درختوں کے ایسے پتے جن کی وجہ سے معاملہ فاسد ہو جائے گا مثلاً یہ کہ کل پیداوار ایک کو ملے گی یا پیداوار سے اتنا مالک یا عامل لے گا اس کے بعد نصف نصف تقسیم ہوگی۔ عامل کے ذمہ یہ کام تھے وہ جو کام مثلاً تیار ہونے کے بعد ہوتے ہیں شرط کر دینا یا یہ کہ تقسیم کے بعد عامل ان کی نگرانی کرے یا مالک کے مکان میں پہنچائے ایسے کسی کام کی شرط کر دینا جس کی منفعت مدت معاملہ پوری ہونے کے بعد باقی رہے مثلاً پیڑوں میں گڑھا کھودنا، انگوروں کے لیے چھپر بنانا باغ کی زمین کھودنا یا اس میں نئے پودے لگانا وغیرہ مسئلہ معاملہ نہیں پیڑوں کو کاٹنے کا ہے جو ایک سال یا زیادہ تک باقی رہ سکیں اور جو ایسے نہیں ہیں ان کا معاملہ جائز نہیں بیس درختوں کے درختوں میں معاملہ ہو سکتا ہے کہ یہ مدتوں باقی رہتے اور پھلتے رہتے ہیں مسئلہ درختوں کے سوا مثلاً کھیتی یا ترکاریاں کسی مدت تک کے لیے بٹائی معاملہ کسی درست نہیں مسئلہ ایسے درخت جو پھلتے نہ ہوں ان کی شاخوں اور پتوں سے نفع اٹھانے کے لیے معاملہ کرنا جیسے شہتوت کے درخت کے پتے بیچنے کے لیے یا ریشم کے کیڑوں کو کھلانے کے لیے معاملہ درست نہیں ہے۔ مسئلہ ایسے درخت جو پھلتے نہ ہوں ان کی شاخوں اور پتوں سے نفع اٹھانے کے لیے معاملہ کرنا جیسے شہتوت کے درخت کے پتے بیچنے کے لیے یا ریشم کے کیڑوں کو کھلانے کے لیے معاملہ درست نہیں ہے

مسئلہ مالک نے کسی سے کہا کہ اپنے باغ میں میرے لیے بھی کچھ درخت لگا دو اس نے لگا دیئے اور پھل تیار ہو گئے تو پھل مالک ہی کے ہوں گے اور لگانے والے کو اجرت نہیں ملے گی اور اگر کہا تھا کہ اجرت لوں گا تو اجرت ملے گی مسئلہ کسی نے زمین کسی کو دی کہ اس میں درخت لگا دو اور اتنے دنوں تک اس کا پھل تمہارا ہوگا اور اس کے بعد زمین واپس کر دو گے تو اس صورت میں درخت لگانے والے کو اجرت نہیں ملے گی اور اگر یہ کہا تھا کہ اجرت لوں گا تو اجرت ملے گی مسئلہ اس صورت میں درخت لگانے والے کو اجرت نہیں ملے گی جب کہ زمین مقصوب نہ ہو، نہ خود درخت زمین کی ہوں نہ ہی درخت ہو گئے ہوں اور مدت مذکور نہیں کی گئی ہو اس سال پھل پیدا ہی نہ ہوئے تو زمین واپس کرنے کے وقت درخت کی قیمت دینی ہوگی اور اگر ایسی مدت مذکور کی جس میں احتمال ہے

معاملہ خود ہی فسخ ہو جاتا ہے اور اسی طرح مدت کا پورا ہونا بھی سبب فسخ ہے جب کہ [illegible]
تو اور تو [illegible] دیتے ہوں، رہینہ [illegible] مسئلہ [illegible] کی صورت میں اگر [illegible] فسخ ہو
جاتا ہے، مگر شوہر کے لیے عقد کو پھر تیار ہونے تک باقی رہتا ہے، ہذا اس کے
مرنے کے بعد اس کے ورثہ اگر یہ پائیں کہ [illegible] ہونے کے [illegible] تو [illegible]
نوچ نہ جائے گا اگرچہ [illegible] دینے سے انکار کرتا ہو [illegible]
ہاں کہتے ہوں کہ پہلے ہی تو زر تقسیم کر دیئے جائیں تو [illegible] کرنے پر مجبور نہیں
جائے گا بلکہ اس صورت میں مالک کو اختیار دیا جائے گا کہ [illegible] یا
تقسیم کر لیں یا ورثہ مل کر ان کے حصہ کی قیمت دے دیں یا [illegible]
اور تیار ہونے کے بعد [illegible] کے حصہ سے [illegible]
وقار [illegible] مسئلہ دو شخص باہم میں شریک ہیں ایک نے دوسرے کو [illegible]
بیع فاسد ہے جب کہ دام کو [illegible] زیادہ دینا فرمایا [illegible]
[illegible] بیچ کر دیں اور اگر یہ شرط ہو کہ [illegible]
اور [illegible] مسئلہ دو شخصوں کو [illegible] ایک [illegible]
یہ [illegible] اور کہا کہ ایک ایک [illegible] اور [illegible]
مال [illegible] گا یہ [illegible] مسئلہ دو شخصوں کا [illegible]
پہلے کہ [illegible] مال [illegible] اور [illegible]
[illegible] مسئلہ کاشتکار نے [illegible]
کہہ دیا تو [illegible] اور کاشتکار کہتا ہے [illegible]
ہے کہ [illegible] کاشتکار نے [illegible] اور [illegible] کاشتکار کا [illegible]
سکتا ہے یہ درست جائز نہیں کیونکہ [illegible] اور [illegible]
زمین [illegible] کی [illegible] کاشت کار کے لیے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کو معمر [illegible] کے [illegible]
کے لیے [illegible] دیا جائے تو [illegible] سب سے [illegible]
ہو یا [illegible] کچھ [illegible] ان کی [illegible]

[illegible] نہیں دیا تھا کہ عشر ایک تہائی یا چوتھائی پیداوار مالک کو دے دیں تو مالک
[illegible] یا تربوز کی پانیہ مالک نے پھل توڑنے کے بعد چھوڑ دی تو پورے
[illegible] جس کا جی چاہے وہ باقی پھلوں کو لے جائے تو لوگوں کو اس سے نہیں لینا
[illegible] جیسا کہ آخر میں ایسا کیا کرتے ہیں اسی طرح کھیت کٹنے کے بعد جو کچھ بالیں یا
[illegible] مالک نے خوشی سے بیچ دیئے تو لینا جائز ہے اور نہیں، صدقہ
[illegible] اپنے کو حرج سے بچائے مثلاً باغ کے درخت خشک ہو گئے تو ان کا پھل
[illegible] نہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں نہیں کھانا ہے تو ان سے کھانا پکانا جائز نہیں ہے پھر تنگی
[illegible] ہے کہ جس کا جی چاہے وہ باقی پھلوں کو لے جائے تو لوگوں کو اس سے نہیں لینا
[illegible] جیسا کہ آخر میں ایسا کیا کرتے ہیں اسی طرح کھیت کٹنے کے بعد جو کچھ بالیں یا
[illegible] مالک نے خوشی سے بیچ دیئے تو لینا جائز ہے اور نہیں، صدقہ
[illegible] اپنے کو حرج سے بچائے مثلاً باغ کے درخت خشک ہو گئے تو ان کا پھل
[illegible] نہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں نہیں کھانا ہے تو ان سے کھانا پکانا جائز نہیں ہے پھر تنگی
[illegible] ہے کہ جس کا جی چاہے وہ باقی پھلوں کو لے جائے تو لوگوں کو اس سے نہیں لینا

[illegible] کا بیان

[illegible] وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا
[illegible] وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا
[illegible] إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ
[illegible] ذٰلِكُمْ فِسْقٌ [illegible] اور خون اور سور کا گوشت جس [illegible]
[illegible] اور جو [illegible] اور دب کر مرا ہوا یعنی سینگ مار کر مرا ہوا اور
[illegible] اور جو کسی درندے نے پھاڑا ہو اور جس کو درندے نے پھاڑا ہو مگر
[illegible] اور جو کسی تھان پر ذبح کیا ہو اور تیروں سے تقسیم کرنا حرام ہے
[illegible] وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
[illegible] اور تاکہ میں تم پر اپنا احسان پورا کروں اور تاکہ تم راہ پاؤ
[illegible] وَالْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا
[illegible] إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ
[illegible] اور خون اور سور کا گوشت جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور
[illegible] اور جو گلا گھٹ کر مرا ہوا اور جو چوٹ کھا کر مرا ہوا اور جو گر کر مرا ہوا اور
[illegible] اور جو کسی درندے نے پھاڑا ہو اور جس کو درندے نے پھاڑا ہو مگر
[illegible] اور جو کسی تھان پر ذبح کیا ہو اور تیروں سے تقسیم کرنا حرام ہے
[illegible] وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
[illegible] اور تاکہ میں تم پر اپنا احسان پورا کروں اور تاکہ تم راہ پاؤ
[illegible] وَالْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا
[illegible] إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ
[illegible] اور خون اور سور کا گوشت جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور
[illegible] اور جو گلا گھٹ کر مرا ہوا اور جو چوٹ کھا کر مرا ہوا اور جو گر کر مرا ہوا اور
[illegible] اور جو کسی درندے نے پھاڑا ہو اور جس کو درندے نے پھاڑا ہو مگر
[illegible] اور جو کسی تھان پر ذبح کیا ہو اور تیروں سے تقسیم کرنا حرام ہے
[illegible] وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
[illegible] اور تاکہ میں تم پر اپنا احسان پورا کروں اور تاکہ تم راہ پاؤ

اس نے تو مفصل بیان کر دیا جو کچھ تم پر حرام ہے مگر جب تم اس کی طرف مجبور ہو اور ضرورت ہے
وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ (پارہ ۸ رکوع اول) اور
اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے حدیث اس
میں ہے حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے آپ کو کون سی خاص بات ایسی بتائی ہے جو عام لوگوں کو نہ بتائی ہو فرمایا کہ نہیں مگر یہ
وہ باتیں جو میری تلوار کی میان میں ہیں پھر میان میں سے ایک پرچہ نکالا جس میں یہ تھا لعنت
کی لعنت اُس پر جو غیر خدا کے نام پر ذبح کرے اور اللہ کی لعنت اُس پر جو زمین کی حد
بدل دے جیسا کہ لعنت کا اشتہار کرتے ہیں کہ کھیت کی مینڈھ جلسے ہیں دیتے ہیں اور اللہ
کی لعنت اس پر جو اپنے باپ پر لعنت کرے اور اللہ کی لعنت اُس پر جو بدعتی کو پناہ دے
حدیث ۲ صحیح بخاری و مسلم میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے
ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمیں کل دشمن سے مڈبھیڑ ہونا ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں
ہیں کیا ہم بانس سے ذبح کر سکتے ہیں فرمایا جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا جائے
کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے کہ وہ حبشیوں کی چھری ہے اور غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملتی ہیں
ایک اونٹ بھاگ گیا ایک شخص نے اُسے تیر مار کر گرا دیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا اونٹوں میں سے بعض اونٹ وحشی جانوروں کی طرح ہوجاتے ہیں جب تم پر قابو نہ چلے تو اس کے ساتھ یہی سلوک کرو حدیث ۳ صحیح بخاری شریف میں کعب بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی بکریاں سلع زمینہ منورہ میں چرتی تھیں ایک لونڈی
چرواہی تھی بکریں چرتی تھی اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے کو ہے
توڑ کر اس سے ذبح کر دی انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا
حضور نے اس کے کھانے کا حکم دے دیا حدیث ۴ ابوداؤد و نسائی سے ابن
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ فرمائیے کہ میں
سے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا پتھر اور لاٹھی کی پتلی سے ذبح کر سکتا ہے فرمایا
چھری سے چاہے خون بہا دو اللہ کا نام ذکر کرو حدیث ۵ ترمذی و ابوداؤد و نسائی
ابوالعشراء درداء اپنے والد سے راوی انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ذبح شدہ

[illegible] ہوتی ہے فرمایا اگر تم ان کی ران میں نیزہ تک دو تو بھی کافی ہے ذبح کی یہ صورت ضروری اور ضرورت کی حالت میں ہے جیسا کہ ابوداؤد و ترمذی سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے ترجمہ امام ترمذی نے ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو کھانے سے منع فرمایا جس کو وحشی ذبح کرتے ہیں کہ یا مذبح کرتے ہیں جانے ذبح ہو جائے۔ ابوداؤد نے ابن عباس و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شریعۃ الشیطان سے ممانعت فرمائی یہ وہ ذبح ہے جس کی کان کاٹ جائے اور گلیں نہ کاٹی جائیں اور چھوڑ دیا جائے یہاں تک مر جائے۔ [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] کہ رسول اللہ یہاں کے لوگ ابھی نئے مسلمان ہوئے ہیں اور ان کے ہاں گزشتہ سے پیوستہ ہیں معلوم نہیں کہ اللہ کا نام ان پر لیا جائے یا نہیں فرمایا تم اللہ کا نام لے کر کھاؤ یہ ان مسلمانوں کے قریب ہیں کہ ابھی جاہلیت نہ چھوڑ سکے ہیں حدیث [illegible] مسلم میں شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو چاہئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی چھری تیز کرے اور ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔ حدیث ۱۱ ترجمہ بخاری و مسلم میں ابن عمر سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] سے ممانعت فرمائی حدیث ۱۲ ترجمہ ابوداؤد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] حدیث ۱۳ ترجمہ بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے [illegible]

کی دو قسمیں ہیں۔ ذبح[1] اور نحر[2]۔ ذبح کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کے بدن میں کسی جگہ نیزہ وغیرہ چبھو کر خون نکال دیا جائے اس سے مخصوص صورتوں میں جانور حلال ہوتا ہے۔ نحر یہ ہے کہ جانور کی حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ چبھو کر نیچے کی طرف کاٹ دیتے کو نحر کہتے ہیں۔ حلق کی جگہ حلق اور لبہ کے درمیان ہے جو سینہ کے بالائی حصہ کو کہتے ہیں۔ اونٹ کو نحر کرنا اور گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنا سنت ہے اور اگر اس کا عکس کیا یعنی اونٹ کو ذبح کیا اور گائے وغیرہ کو نحر کیا تو جانور حلال ہوگا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے کہ سنت کے خلاف ہے۔ رفیقہ)۔ مسئلہ: ذبح میں یہ شرط ہے کہ اونٹ کو تین جگہ ذبح کرے یہ غلط ہے اور یوں کرنا مکروہ ہے کہ بلا فائدہ ایذا دینا ہے۔ مسئلہ: حرام جانوروں میں کاٹنے کی جانوروں میں وہ جانور ہیں جن میں سے سانس آتی جاتی ہے مگر اس سے پانی نہیں پیتا ہے ان دونوں کے اگلے بغل اور دو پیٹ ہیں جن میں خون نہیں ہوتا ہے ان کو دو پیٹ کہتے ہیں۔ مسئلہ: پورے تو ذبح کرنے کی جگہ سے یعنی جس جگہ میں ذبح کیا جاتا ہے جانور حلال ہوگا آج کل بہت سے نیزہ زیادہ تر یہ ذبح یا نحر سے فوت ہوتا ہے اس کی تدبیر یہ ہے کہ ایک کا اکثر حصہ کاٹ لیا جائے تاکہ جانور حلال ہو اور اگر پانچوں میں سے ایک کا اکثر حصہ کٹ

[illegible] ہو گیا تو اب اس کا ذبیحہ حرام ہے اور اگر کتابی کتابی ہو گیا تو اس کا ذبیحہ حلال ہے اور اگر اللہ مسلمان اگر کتابی ہو گیا تو اس کا ذبیحہ حرام ہے کہ یہ مرتد ہے اور کافر کا ذبیحہ نہیں ہے کہ اس کے دین میں ایک آیت ہے اور ایک غیر کتابی تو اس کو کتابی سمجھ کر [illegible] اس کا ذبیحہ حلال سمجھا جائے گا حکم کتابی کا ذبیحہ اس وقت حلال ہے جب کتابی نے اس کو مسلمان کے سامنے ذبح کیا ہو اور یہ معلوم ہو کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کیا اور [illegible] کے وقت اس نے [illegible] و السلام کا نام لیا ہو اور مسلمان کے علم میں یہ بات [illegible] ہو اور اگر مسلمان کے سامنے اس نے ذبح نہیں کیا اور معلوم نہیں کہ کیا [illegible] ذبح کیا جب بھی حلال ہے اور اللہ کے نام سے ذبح کرنا اور ذبح کرنے کے وقت اللہ کے نام میں سے کوئی نام ذکر کرنے جانور حلال ہو جائے گا یہی ضروری نہیں کہ اللہ اکبر [illegible] کے مسئلہ تمام ذکر کرے یا اسم سے ساتھ [illegible] ذکر کرے دونوں ہی صورتیں جائز ہیں [illegible] اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ۔ اللہ الرحمٰن۔ اللہ رحیم یا [illegible] یا رحمٰن یا رحیم کہے ان [illegible] یا اللہ یا [illegible] اللہ پڑھے [illegible] ذبح کرنے والا اکبر کہے یا [illegible] زبان پر جاری ہو جائے [illegible] ذبح کرنے والا [illegible] زبان سے کہے یا [illegible] نہ کہے [illegible] ذبح کرتے وقت اس کا ارادہ [illegible] ہو [illegible] ذبح کرتے وقت [illegible] ہو [illegible] ذبح کرتے وقت [illegible] ہو [illegible] ذبح کرتے وقت

صحیح طور پر اُس کے زندہ ہونے کا علم نہ ہو تو ان غلامتوں سے کام لیا جائے اور اگر زندہ ہونا یقیناً معلوم ہے تو ان پر دھیان نہیں کیا جائے گا ہر حال میں ذبح کیا جائے گا یہ مسئلہ ذبح ہر اس جانور سے کر سکتے ہیں جو گائے کاٹ دے دانتوں بھالے یا ناخن سے کہ چیر پھاڑ کر ذبح کریں بلکہ کچھ اور دھار دار پتھر سے بھی ذبح ہو سکتا ہے صرف ناخن دانت سے ذبح نہیں کر سکتے جب کہ یہ اپنی جگہ پر قائم ہوں اور اگر ناخن کاٹ کر جدا کر لیا جائے ذبح ہو تو اس سے اگرچہ ذبح ہو جائے گا مگر پھر بھی اس کی اجازت ہے کہ جانور کو اس سے ذبح نہ کرے اگر کند چھری سے بھی ذبح کرنا مکروہ ہے دھار تیز کر لینا چاہئے مسئلہ مستحب یہ ہے کہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چھری تیز کر لیں اور ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے کا انتظار کریں یوں ہی ذبح کرنا بھی مکروہ ہے کہ ایک جانور سے پہلے ذبح کر لیا جائے پھر دوسرا ذبح کیا جائے یوں ہی ایک جانور کے سامنے دوسرا ذبح کرنا بھی مکروہ ہے حرام مغز تک پہنچ جائے یا گلا کٹ کر جدا ہو جائے مکروہ ہے حرام ہونا یہ کہا جائے گا یہ اس فعل میں ہے نہ کہ ذبیحہ میں زبیحہ عام لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ ذبح کرنے میں جو چیز حرام ہو تو اس کا کھانا مکروہ ہے یہ کتب فقہ میں نظر سے نہیں گزرا بلکہ فقہ کا یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ذبح بھی کہا جائے گا مسئلہ ہر وہ حیوان جس سے ذبح کرنا مکروہ ہے مثلاً جانور میں ابھی حیات باقی ہو تھوڑا تڑپنے سے پہلے اس کے گلے کا نالی ذبح سے پہلے تن کے سر کو کھینچنا کہ گردن ٹوٹ جائے یا ریڑھ کی ہڈی توڑ دینا یہ تینوں جانور کو مردار کرنا مکروہ ہے جس کی تفصیل معلوم ہو جائے گا ان شاء اللہ مسئلہ سنت یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت جانور کو قبلہ رخ لٹایا جائے ذبح کرنے والا بھی قبلہ رخ ہو ذبح کرنا مکروہ ہے اگر ذبح کرتے وقت جانور کو قبلہ رخ نہ لٹایا گیا ذبح کرنے والا قبلہ رخ نہ ہوا تو ذبح کرنا مکروہ ہے ذبح کرنے والا محرم ہو یا اس کے دونوں جوتے ہاتھ اور کپڑے ذبح کے خون سے آلودہ ہوں تو ذبح کرنا مکروہ ہے ذبح کرنے والا جنبی ہو یا بے وضو ہو یا حیض و نفاس والی عورت ہو تو ذبح کرنا مکروہ ہے مسئلہ مستحب یہ ہے کہ ذبح کرنے والا اپنا داہنا پاؤں ذبیحہ کے پہلو پر رکھے اور ذبح کرے مسئلہ مسلمان کے ذبیحہ کی کھال کا استعمال جائز ہے اگرچہ ذبح کرنے والا مسلمان بے نماز ہو یا فاسق ہو مسئلہ مجوسی نے جانور کو ذبح کیا تو جانور حرام ہے یعنی مسلمان ذبح کرے یا کتابی ذبح کرے دونوں صورتوں میں حرام ہے ذبیحہ مسئلہ جنگلی جانور اگر قابو میں آ جائے مثلاً کنوئیں میں گر پڑے یا درخت پر چڑھ جائے تو اس کا ذبح یہ ہے کہ جہاں ذبح کرنے سے ذبح ہو سکتا ہے وہاں ذبح کر لیا جائے اگر ذبح نہ کیا اور اسی طرح مر گیا تو حرام ہے مسئلہ جانور کا گلا کاٹ کر ذبح کرنا افضل ہے اور لبہ کا ذبح کرنا جائز ہے لبہ سینہ کے اوپر گلے کے نیچے کا حصہ ہے مسئلہ اگر جانور شکار کرنے کو چھوڑا تھا اس نے شکار کو ذبح کیا تو ذبیحہ حرام ہے اور اگر شکار کو زخمی کیا اور مر گیا تو حلال ہے مسئلہ محرم نے شکار کیا تو ذبیحہ حرام ہے اور اگر حلال نے شکار کیا اور محرم کو دیا محرم نے اس کو ذبح کیا تو ذبیحہ حرام ہے مسئلہ مجوسی نے جانور کو ذبح کیا تو جانور حرام ہے یعنی مسلمان ذبح کرے یا کتابی ذبح کرے دونوں صورتوں میں حرام ہے ذبیحہ مسئلہ جنگلی جانور اگر قابو میں آ جائے مثلاً کنوئیں میں گر پڑے یا درخت پر چڑھ جائے تو اس کا ذبح یہ ہے کہ جہاں ذبح کرنے سے ذبح ہو سکتا ہے وہاں ذبح کر لیا جائے اگر ذبح نہ کیا اور اسی طرح مر گیا تو حرام ہے ذبیحہ پالتو جانور وحشی ہو جائے تو ذبح اختیاری ہونا ضروری ہے جس کا ذکر گزر چکا ہے اور اگر بھاگ جائے تو وحشی کی طرح ذبح کیا جائے

[illegible]

ہو سکتا ہے کہ بادی میں بھی ان کے پکڑنے پر قدرت نہ ہو اور ہدایہ وغیرہ میں ہے کہ تیر نشانہ پر چل گیا اگر وہاں تک نہیں پہنچ سکتا ہے اور بسم اللہ پڑھ کر اُسے تیر مار کر ہلاک کیا گیا اگر اس کے جاتے رہنے کا اندیشہ نہ تھا تو نہ کھائی جائے اور اگر اندیشہ تھا تو کھا سکتے ہیں کہ اس صورت میں ذبح اضطراری ہو سکتا ہے کہ جو تیر لگا اگر وہ شکار پر واپس آ سکتا ہے اور اُسے تیر سے مار کر ہلاک کیا جائے ذبح پر لگنا کھایا جا سکتا ہے ورنہ نہیں اور اگر وہ واپس نہیں آ سکتا تو بہر صورت کھایا جا سکتا ہے۔ مسئلہ ہرن کو پال لیا وہ اتفاق سے بھاگ گیا کسی نے بسم اللہ کہہ کے تیر مارا اگر تیر ذبح کی جگہ پر لگا حلال ہے ورنہ نہیں ہاں گردن ہو گئی اور سب بچے ہوئے ہاتھ آئے تو حلال ہے۔ مسئلہ گائے یا بکری ذبح کی اور اس کے پیٹ میں بچہ ہے اگر وہ زندہ ہے ذبح کر دیا جائے حلال ہو جائے گا اور مرا ہوا ہے تو حرام ہے اس کی ماں کا ذبح کرنا اس کے حلال ہونے کے لیے کافی نہیں۔ مسئلہ بلی نے مرغی کا شکار کیا اور وہ ابھی زندہ ہے پھڑک رہی ہے ذبح نہیں کی جا سکتی۔ مسئلہ جانور کو ذبح کرنا یہ ہے اور مستحب یہ ہے کہ ذبح سے پہلے چھری تیز کر لے۔ مسئلہ ذبح کرنے کے بعد جب سے جانور کو ایذا نہ دے۔

حلال و حرام جانوروں کا بیان

حدیث ۱۔ ابن ثعلبہ نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے دن کچلیوں والے درندے اور پنجہ سے پرند سے اور گھریلو گدھے اور مجثمہ اور خلیسہ سے ممانعت فرمائی اور حمار عورت جب تک خود نہ کرے اس کی ممانعت فرمائی یعنی حاملہ لونڈی کا مالک ہونا یا زانیہ عورت سے نکاح کرنا جب تک وضع حمل نہ کرے مجثمہ یہ ہے کہ پرند یا کسی جانور کو باندھ کر تیر مارنا اور خلیسہ یہ ہے کہ جھپٹے یا کسی درندے نے جانور پکڑا اس سے کسی سے چھین لیا اور ذبح سے پہلے اس کو ذبح کر دیا۔

۲۔ ابوداؤد دارمی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنین لہیٹ کا بچہ اگر ذبح اس کی ماں کے ذبح کی مثل ہے حدیث ۳۔ ابن ماجہ و نسائی و دارمی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جانور کو ناحق قتل اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سوال کرے گا۔

یارسول اللہ اس کا حق کیا ہے فرمایا کہ اس کا حق یہ ہے کہ ذبح کرے اور کھائے یہ نہیں کہ
[illegible] حدیث ۳ - ترمذی ابوداؤد ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
کہتے ہیں جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں یہاں کے لوگ زندہ
جانور کا کوہان کاٹ لیتے اور زندہ دنبہ کی چکتی کاٹ لیتے حضور نے فرمایا زندہ جانور کا جو ٹکڑا کاٹا جائے
وہ مردار ہے کھایا نہ جائے حدیث ۴ - دارقطنی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دریا کے جانور (مچھلی) کو خدا نے حلال کر دیا ہے حدیث ۵ - صحیح بخاری و مسلم میں
بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی انہوں نے ہمارے کچھ لوگوں کو گورخر دیکھا اس کا شکار کیا حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمارے پاس اس کے گوشت کا کچھ حصہ ہے حضور کی طرف سے ان کی
طرف کہ حضور نے تناول فرمایا اور کھایا حدیث ۶ - صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
کہتے ہیں ہم نے مر الظہران میں خرگوش پکائے دیکھا میں اس کی ران کو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں
نے تناول فرمایا اور نہیں حضور کی خدمت میں بھیجی حضور نے تناول فرمایا حدیث ۷ -
صحیحین میں زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو مرغن کا گوشت کھاتے دیکھا ہے حدیث ۸ - صحیحین میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے میں گئے کہ ہمیں
حضور کی موجودگی میں ٹڈی کھاتے تھے حدیث ۹ - صحیحین میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
کہتے ہیں ہم نے کھائے اور یہ شکار ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بہت سخت جاڑے کی رات میں دریا سے ہمارے لئے ایک مچھلی پھینکی کہ ویسی مچھلی ہم نے نہیں دیکھی اس کا نام

[illegible]

کے حکم میں انگوٹھی یا روپیہ یا اشرفی یا کوئی زیور ہو تو لقطہ ہے اگر یہ شخص خود محتاج و فقیر ہے تو اپنے
تصرف میں لاسکتا ہے ورنہ تصدق کردے اور اختیار ہے مسئلہ بعض جگہ بکثرت پائے جاتے
ہیں ان کو جلا رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ورثہ دیتے ہیں بدبو پیدا ہوجاتی ہے کہ کوئی پاس
تک باندھ نہیں سکتا کہ بیچ سکے جب بدبو جاتی رہی اور فروخت کرکے کھاتے ہیں۔ کیا
کھانے کی حالت ہوئے چند روز بند رکھیں جب اثر جاتا رہے فروخت کرکے کھائیں حرام نہیں
ہیں ان کو ضرر کرنا نہ دریا نہیں جب کہ خبیث کھانے کی حالت نہ ہوں نہ ہونے سے بدبو
پیدا کا مادہ ہوتا ہے اور ان میں ایسی علت پیدا ہوجاتی ہے کہ جس سے گوشت وغیرہ
کچھ دیر کے لیے بدبودار ہوجاتا ہے اس کا حکم بھی وہی ہے جو مذکور ہوا گوشت
ذبح تو ہی تو کرسکتے ہیں اور مکروہ و ممنوع ہے مسئلہ جس کے پاس کوئی چیز
حکم جنایہ کا ہے کہ چند روز تک اسے بند رکھے جب بدبو جاتی رہے
سے کتے کی نجاست کا بچہ پیدا ہوا گر دودھ پیتا ہے تو نجس ہے جب تک
سے کھایا جاسکتا ہے اور اگر دونوں طرح کا ہے تو اس کے سامنے
سے جائے کتا ہے اور گوشت سے پیٹ تو نجس ہے اور اگر دونوں
گوشت والوں پر ہیں کہ اس سے
جائے اور گوشت کا
ہیں حد سے
ہیں کہ
ہیں

ذبح کرنے کے بعد جانور کا زندہ رہنا اگر وہ ایسا عضو ہے کہ بغیر اس کے جانور زندہ نہ رہ سکتا ہے تو اس کا کھانا حرام ہے اور اگر بغیر اس کے زندہ رہ سکتا ہے مثلاً سر جدا ہو گیا تو سر بھی کھایا جائے گا اور وہ جانور ذبح کرنے کے بعد مسئلہ زندہ مچھلی میں سے ایک ٹکڑا کاٹ لیا یہ معمول ہے اور کاٹنے سے اگر مچھلی پانی میں مر گئی تو وہ بھی حلال ہے۔ ہدیہ۔ مسئلہ کسی نے دوسرے سے اپنے جانور کے متعلق کہا ہے ذبح کر دو اس نے اس وقت ذبح نہیں کیا مالک نے وہ جانور کسی کے ہاتھ بیچ ڈالا ہے اس نے ذبح کر دیا اس کو دام نہیں ملتا جو شخص نے اس سے ذبح کرنے کو کہا تھا وہ ان کی قیمت سے واپس نہیں لے سکتا ذبح کرنے والے کو بیع کا علم ہونا نہ ہونا دونوں صورتوں کا ایک ہی حکم ہے۔ مسئلہ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا شرعاً ذبح سے ان کا گوشت اور چربی وغیرہ پاک ہو جاتا ہے مگر خنزیر کہ اس کا ہر جزو نجس ہے اور آدمی کہ بے ہر طرح اس کا استعمال ناجائز ہے اور مردار ان جانوروں کی چربی وغیرہ اگر کھانے کے سوا غرض صحیح پر استعمال کرنا چاہیں تو ذبح کریں کہ صورت میں اس کے استعمال سے بدن یا کپڑا نجس نہیں ہوتا اور ان سے کسی استعمال کی قباحت سے بچنا ہوگا۔

آنحضرت ﷺ کی قربانی کا بیان

قربانی ہر اس شخص پر جو مقیم ہو صاحب نصاب ہو واجب ہے اور کسی جانور کی قربانی کی جاتی ہے۔ قربانی آنحضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور امت کے لیے باقی رکھی گئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کا حکم دیا گیا۔ ارشاد فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ اس کے متعلق چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں پہلے مسئلہ بیان ہوں گے۔ حدیث ۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز عید الاضحیٰ بنی آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک شرف قبول پا لیتا ہے لہٰذا اس کو خوش دلی سے کرو۔ حدیث ۲۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا جس نے خوش حال ہونے کے باوجود قربانی

ستر ہاتھ کی وہ آگ جہنم سے جناب رسول ہو جاتے ہیں حدیث ۲ ۔ ترمذی ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو روپیہ بیٹی کے دان قرآن میں خرچ ہوتا ہے اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں حدیث ۳ ۔ ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس بیٹی کو اور قرآن نہ سکھوائے وہ باپ کی بیمار کاوں کے قریب نہ آئے حدیث ۴ ۔ ابن ماجہ نے زینب ارجمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ معاویہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ قرابتیاں کیا ہیں فرمایا کہ قرابت باپ بیٹے علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے لیے کیا ثواب ہے فرمایا ہر بال کے مقابل نیکی ہے عرض کی ان کی کیا کمی ہے فرمایا اون کے ہر بال کے برابر نیکی ہے حدیث ۵ ۔ صحیح بخاری میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں پھر واپس جا کر قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کر لیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کر لیا قربانی سے اس کا کچھ تعلق نہیں ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور یہ بات ہی ذبح کر چکا تھا ۔ میرے پڑوس کے لوگ غریب تھے انھوں نے چاہا کہ ان کو گوشت مل جائے اور میرے پاس بکری کا بچہ تھا یہ سمجھا کہ ایک بچہ ذبح کرنا دو بچوں کے گوشت سے بہتر ہے حدیث ۶ ۔ ابوداؤد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ نماز پڑھیں پھر واپس جا کر قربانی کریں جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کر لیا وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے پہلے ہی کر لیا قربانی سے کچھ نہیں ۔ حدیث ۷ ۔ امام مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سینگ والے مینڈھے لایا جائے جو سیاہ میں چلتا ہو اور سیاہ بیٹھتا ہو اور سیاہ نظر کرتا ہو یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں ۔ ایسا مینڈھا حاضر کیا گیا حضور نے فرمایا عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرو پھر حضور نے اسے لٹا کر ذبح کیا پھر فرمایا بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وآل محمد ومن امۃ محمد پھر اس کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اور آل کی اور امت کی طرف سے

حدیث ۱۰ امام احمد ابوداؤد ابن ماجہ و دارمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح کے دن دو مینڈھے سینگ والے چت کبرے خصی کئے ہوئے
ذبح کئے جب اُن کا منہ قبلہ کو کیا یہ پڑھا اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَ
مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اس کو پڑھ کر ذبح فرمایا اور ایک
روایت میں ہے کہ حضور نے یہ فرمایا کہ الٰہی یہ میری طرف سے ہے اور میری اُمت میں سے کی طرف
سے ہے جس نے قربانی نہیں کی حدیث ۱۱ امام بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے چت کبرے سینگ والے
قربانی کئے اپنے پاک دست مبارک سے ذبح کیا اور بسم اللہ واللہ اکبر کہا کہتے ہیں میں نے
حضور کو دیکھا کہ اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا اور بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح فرمایا ۱۲ ترمذی میں
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ دو مینڈھے
کی قربانی کرتے ہیں میں نے کہا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مجھے وصیت فرمائی کہ حضور کی طرف سے قربانی کروں لہٰذا میں حضور کی طرف سے قربانی کرتا
ہوں حدیث ۱۳ ابوداؤد و نسائی عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سینگ والے مینڈھے کی
قربانی کا حکم دیا گیا اس
دن کو خاص کر دیا گیا ہے عید بنایا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ یہ تو
ہے ہمارے پاس تو صرف مادہ بکری ہے کیا اس کی قربانی کروں فرمایا نہیں تم اپنے بال
اور ناخن کاٹو اور مونچھ کترواؤ اور زیر ناف صاف کرو یہ پورا تمہارا قربانی ہے
حدیث ۱۴ ابن ماجہ عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا قربانی
کے جانور کے دانت سے قربانی نہ کرو یہ بکری کا ذبح ہے اور ابوداؤد و نسائی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ

ہاشم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا بھیڑ کا بچہ آٹھ مہینے کا بچہ، سال بھر کی بکری کے قائم مقام ہے حدیث ۱۰: امام احمد نے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو حدیث ۱۱: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے راستہ میں قربانی کرنے سے منع فرمایا حدیث ۱۲: امام احمد وغیرہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو دوسرا جس کی بیماری ظاہر ہو اور تیسرا جس کا لنگ ظاہر ہو اور ایسا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو ان کی مثل امام مالک و احمد و ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حدیث ۱۳: امام احمد و ابن ماجہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کان کٹے ہوئے اور سینگ ٹوٹے ہوئے کی قربانی سے منع فرمایا حدیث ۱۴: ترمذی نے بروایت ابوداؤد و نسائی و دارمی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں جانوروں کے کان اور سینگ اچھی طرح دیکھ لینے اور اس کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہو نہ اس کی جس کے کان کا پچھلا حصہ کٹا ہو نہ اس کی جس کے کان پھٹا ہو یا کان میں سوراخ ہو حدیث ۱۵: ابن ماجہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ میں خرید و فروخ فرمائے تھے مسائل قربانی کی قسم کی ہے غنی، درفقیر دونوں پر واجب۔ فقیر پر وہ واجب جو غنی پر واجب نہ ہو واجب نہ ہو فقیر پر واجب نہ ہو۔ دونوں پر واجب ہو اس کی صورت یہ ہے کہ قربانی کی نیت سے یہ کہا کہ اللہ کے لیے مجھ پر بکری یا گائے کی قربانی کرنا ہے یا اس بکری یا اس گائے کی قربانی کرنا ہے۔ فقیر پر واجب غنی پر نہ ہو اس کی صورت یہ ہے کہ فقیر نے قربانی کے جانور خریدے اور غنی ہو گیا تو اس پر قربانی واجب نہ ہوئی غنی پر واجب ہو فقیر پر نہ ہو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ قربانی کا وجوب نہ خریدنے سے ہو نہ نیت سے بلکہ خدا نے جو اسے زندہ رکھا ہے اس کے شکر یہ میں واجب ہوئی ہو اور فقیر ہو گیا سنت کے یہ معنی ہیں کہ قربانی نہ کرنے سے گناہ نہ ہو مگر ترک سنت کا گناہ ہو قربانی کا وجوب نہیں اگر سنت قربانی کی یہ تعریف کافی ہے اور فقیر سنت اگر سنت قربانی ہو نہ قربانی سے ہاں نذر یہ ہو اس کے قربانی کرنا بھی واجب ہے اور غنی کا بکری

قربانی کی نیت کرلی یا خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہ تھی بعد میں نیت کرلی تو اس نیت سے قربانی واجب نہیں ہوگی (عالمگیری) **مسئلہ** قربانی واجب ہونے کے شرائط یہ ہیں اسلام یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں اقامت یعنی مقیم ہونا۔ مسافر پر واجب نہیں۔ تونگری یعنی مالک نصاب ہونا یہاں تونگری سے مراد وہی ہے جس سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے وہ مراد نہیں جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے حریت یعنی آزاد ہونا۔ جو آزاد نہ ہو اس پر قربانی واجب نہیں کہ غلام کے پاس مال ہی نہیں لہٰذا ظاہر الروایہ اس پر واجب نہیں۔ مرد ہونا اس کے لیے شرط نہیں عورتوں پر واجب ہوتی ہے جس کا شوہر مرد پر واجب ہوتی ہے اس کے لیے عورت شرط ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور ظاہر یہ ہے کہ واجب ہے تو باپ اس کے مال سے قربانی کی جائے گی یا اس کا باپ اپنے مال سے قربانی کرے ظاہر الروایہ یہ ہے کہ نہ ہو نابالغ پر واجب ہے ورنہ اس کی طرف سے اس کے باپ پر واجب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** مسافر اگرچہ واجب نہیں مگر اس کے دل میں یہ کرے تو کرسکتا ہے تو سب پائے گا۔ حج کرنے والے جو مسافر ہوں ان پر قربانی واجب نہیں مقیم ہوں تو واجب ہے جیسے مکہ کے رہنے والے حج کریں تو چونکہ یہ مسافر نہیں تو پر واجب ہوگی (مختار) **مسئلہ** شرائط پائے جائیں وقت میں یا بعد میں ہوئے واجب ہوگئی مگر قربانی کے لیے جو وقت مقرر ہے اس کے کسی حصّہ میں یہ شرائط پائے جانا وجوب کے لیے کافی ہے مثلاً ایک شخص ابتدائے وقت قربانی میں کافر تھا پھر آخر وقت قربانی میں مسلمان ہوگیا اس پر بھی قربانی واجب ہوگئی یا ایسا فقیر تھا درمیانِ وقت میں مالدار ہوگیا اس پر بھی قربانی واجب ہوگئی یا ایسا مسافر تھا درمیانِ وقت میں مقیم ہوگیا اس پر بھی قربانی واجب ہوگئی یا ایسا نابالغ تھا درمیانِ وقت میں بالغ ہوگیا اس پر بھی قربانی واجب ہوگئی **مسئلہ** قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے جب وہ وقت آیا اور یہ شخص جو پائے گئے قربانی واجب ہوئی اور اس کا کرنا ان شخصوں پر لازم ہوا جن پر قربانی کی نیت سے خرید نا واجب ہوا تھا۔ قربانی کی نیت سے خریدا جانور ذبح کرنا یا نہ

موجود نہیں ہے اور ایامِ قربانی گزرنے کے بعد وہ مال اُسے وصول ہوا تو قربانی نہیں ہے
مسئلہ ایک شخص کے پاس دو سو درہم تھے سال پورا ہوا اور ان میں سے پانچ درہم زکوٰۃ میں دیئے
ایک سو پچانوے باقی رہے۔ اب قربانی کا دن آیا تو قربانی واجب ہے اور اگر اپنے ضروریات میں
پانچ درہم خرچ کرتا تو قربانی واجب نہ ہوتی۔ مسئلہ ایک نصاب سے قربانی کے لیے کئی
خریدی تھی وہ کم ہوئی اور اس شخص کا مال نصاب سے کم ہو گیا اب قربانی کا دن آیا تو اس پر قربانی نہیں
کہ دوسری بکری خرید کر قربانی کرے اور اگر وہ بکری قربانی ہی کے دنوں میں مر گئی اور یہ شخص صاحبِ
نصاب نہیں رہے تو اس پر بکری کی قربانی واجب نہیں۔ مسئلہ ایک نصاب سے زائد
باقی ہے اور تو ہلاک ہو گیا تو اس کے ذمہ کچھ نہیں۔ مسئلہ عورت مالک نصاب نہیں مالک نہ ہونے
کے قبل شوہر نے عورت کے پاس اس کے سوا اور نصاب مال نہیں ہے تو عورت پر قربانی واجب
ہوگئی اور شوہر پر نہیں۔ مسئلہ کسی کے پاس دو سو درہم کی قیمت کا عروض تجارت ہے قربانی
اسے واجب ہے اگر اس سے تجارت کرتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہاں اگر نیت کرتا ہے
یا خریدتا ہے اور اس سے نیت کرتا ہے تجارت کی تو واجب ہے۔ مسئلہ کافر کا مال کتنا ہو کچھ
کر اس کے ذمہ کچھ نہیں۔ مسئلہ قربانی واجب نہیں ہونے کے لیے یہ ضرور ہے کہ
سے زائد ہے کہ اگر یہ دو سو درہم کا ہے تو قربانی واجب ہے اس کی قیمت کی وجہ سے
داخل ہیں اور تیسرا گھوڑا ہو تجارت سے زیادہ ہے اس کا حکم ہے۔ قربانی کے لیے
ہیں تیسرا تجارت سے زیادہ ہے۔ اسلحہ خانہ کی تجارت میں داخل ہیں اور قیمت کے
ہاں تو دوسرے کی تجارت سے زیادہ قرار دیے جائیں گے۔ کافروں کے زیادہ رکھنے پر
ہیں داخل ہے اور دونوں قربانی کے دن جمع ہوئے۔ اگر قرض چھوڑنے پر کافی ہو
وقت چھوڑنے کا پورے اور ہمیشہ اس سے زیادہ رہتا ہے تو قربانی واجب ہے۔
ہیں داخل ہیں اور نیت سے تجارت ہو جاتی ہے تو قربانی واجب ہے۔
باغ میں یا ان کی اولاد سے قربانی واجب ہے تو قرض سے بچنے کی نیت کرنے سے
کچھ ایک ہی قرآن کی اولاد سے واجب نہ ہوگی اور قربانی کے دنوں میں
کرایا ہے۔ مسئلہ قربانی واجب ہے کہ ان کے ذمہ قربانی واجب ہے
ہے اور اس میں نیت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا

کہ کم بیش ہوگا تو ہر ایک کو اس کو دوسرے کے لیے جائز کر دے گا کہ اگر کسی کو زیادہ
پہنچ گیا ہے تو معاف کیا کہ یہاں عدم جواز حق شرع ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق
نہیں اور مختار رائے اعلیٰ قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں
غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن دو راتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں اور گیارہ سے
تیرہ تک تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں لہٰذا بقر عید کے دو دن ایام نحر و ایام تشریق دونوں ہیں اور
پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ صرف یوم النحر ہے پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ صرف یوم التشریق ہے
وغیرہ وغیرہ دسویں کے بعد کی دونوں راتیں ایام نحر میں داخل ہیں لہٰذا ان راتوں میں قربانی نہیں ہو سکتی
مگر رات میں ذبح کرنا مکروہ ہے اور علیٰ ہذا القیاس ایام نحر کے پہلے دن یعنی دسویں تاریخ سب سے افضل ہے
پھر گیارہویں پھر بارہویں لیکن بارہویں سب سے کم درجہ ہے اور اگر تاریخوں میں شک ہو یعنی تیرہ کا
ماننا گیا ہے اور انتیس ہونے کا بھی شبہہ ہے مثلاً گمان ہے کہ انتیس کا چاند ہوگا مگر ابر وغیرہ کی وجہ
سے نہ دکھا یا شہادتیں گزریں مگر کسی وجہ سے قبول نہ ہوئیں ایسی حالت میں دسویں کے متعلق کہا جائے
ہے کہ شاید آج گیارہویں ہو تو بہتر یہ ہے کہ قربانی کو بارہویں تک مؤخر نہ کرے یعنی بارہویں کے
پہلے کر ڈالے کیونکہ بارہویں کے متعلق یہ تردد ہے کہ تیرہ کا شبہہ ہو تو یہ ظاہر ہوگا کہ وقت
ہی میں نہیں دسویں صورت میں اگر بارہویں کو قربانی کی جس کے متعلق یہ تردد ہے کہ تیرہ کا
تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت صدقہ کر ڈالے بکری ذبح کی قربانی کرنی اور زندہ بکری میں قیمت
زندہ کی قیمت کچھ زائد ہو تو اس زیادتی کو بھی صدقہ کرے اور علیٰ ہذا القیاس گائے اور اونٹ
کرنا اتنی قیمت کے صدقہ کرنے سے افضل ہے کیونکہ قربانی واجب ہے یا سنت اور صدقہ نفل
محض ہے لہٰذا قربانی افضل ہوئی اور علیٰ ہذا القیاس واجب کی صورت میں بغیر قربانی کئے ہوئے
ہو سکتا مسکہ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے لہٰذا نماز عید سے پہلے
میں قربانی نہیں ہو سکتی اور دیہات میں جہاں نماز عید نہیں ہے یہاں صبح صادق کے بعد سے
ہو سکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طلوع آفتاب قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ
کہ عید کا خطبہ ہو چکنے سے بعد قربانی کی جائے لہٰذا یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص نماز عید
اس صورت میں قربانی جو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے مسئلہ یہ جو شہر و دیہات کے متعلق
گیا ہے یہ تب ہے کہ قربانی کے لیے ایسا وقت مقرر کیا جائے جو شہر و دیہات دونوں کے لیے
ہے قربانی کا وقت ہے اگر چہ قربانی کرنے والا شہر میں ہو اور شہر میں قربانی کرنے

گرچہ جس کی طرف سے قربانی ہو وہ دیہات میں ہو لہٰذا شہر کی آدمی اگر یہ چاہتا ہے کہ صبح ہی نماز سے پہلے قربانی ہو جائے تو جانور دیہات میں بھیج دے اور مختار۔ مسئلہ اگر شہر میں متعدد جگہ عیدگاہ نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ عیدگاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں ہو گئی اور عیدگاہ میں نہ ہوئی جب بھی ہو سکتی ہے۔ مختار۔ مسئلہ دسویں کو اگر عید کی نماز نہیں ہوئی تو قربانی کے لیے یہ ضرور ہے کہ وقت نماز کا آ جائے یعنی زوال کا وقت آ جائے اب قربانی ہو سکتی ہے اور دوسرے یا تیسرے دن نماز عید سے قبل ہو سکتی ہے۔ مختار۔ مسئلہ منی میں چونکہ عید کی نماز نہیں ہوتی لہٰذا وہاں جو قربانی کرنا چاہے فجر کے بعد سے کر سکتا ہے اس کے لیے وہی حکم ہے جو دیہات کا ہے۔ کسی شہر میں اگر فتنہ کی وجہ سے نماز عید نہ ہو تو وہاں دسویں کی طلوع فجر کے بعد قربانی ہو سکتی ہے۔ مختار۔ مسئلہ امام ہی نماز عید پڑھتا ہے اور کسی نے جانور ذبح کر لیا اگر یہ امام قصبہ میں ہو اور قصبہ یا شہر بھر میں ایک ہی جگہ نماز ہوتی ہو تو قربانی نہیں ہوئی اور امام نے ایک طرف سلام پھیرا دوسری طرف سلام پھیرنے سے پہلے اس نے ذبح کر دیا قربانی ہو گئی اور بہتر یہ ہے کہ خطبہ سے پہلے امام کے ذبح کرنے کے وقت قربانی کی جائے۔ مسئلہ امام نے نماز پڑھ لی اس کے بعد قربانی ہوئی پھر معلوم ہوا کہ امام نے نماز نہ پڑھائی تو نماز کا اعادہ کیا جائے قربانی کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ مختار۔ مسئلہ یہ گمان تھا کہ آج ۱۰ تاریخ ہے اور کسی نے زوال آفتاب کے بعد قربانی کر لی پھر معلوم ہوا کہ ۱۰ تاریخ نہ تھا ۹ تاریخ تھی تو قربانی جائز نہ ہوئی یونہی اگر دسویں کو نماز عید سے پہلے قربانی کر لی پھر معلوم ہوا کہ دسویں نہ تھی گیارھویں تھی تو اس کی بھی قربانی جائز نہیں۔ مسئلہ قربانی کے متعلق چند لوگوں نے مل کر ہر ایک نے دسویں سے پہلے ایک ایک بکرا

دن نکل گئے چونکہ اس پر بھی اسی معین جانور کی قربانی واجب ہے اور اس جانور کو ذبح کر ڈالا تو دوسری جگہ ہے جو نیت میں مذکور ہوا یہ جگہ اسی صورت میں ہے کہ قربانی کا جانور خریدا ہو اور اگر اس کے پاس پہلے سے کوئی جانور تھا اور اس نے اس کے قربانی کرنے کی نیت کرلی یا خریدنے کے بعد قربانی کی نیت کی تو اس پر قربانی واجب نہ ہوئی اور نہ اس جانور کے لیے جانور خرید لیا ہے تو وہی جانور صدقہ کردے اور ذبح کر

گائے نے اگر پہلے ہی نذر کی قربانی کی تو اگر یہ اس کی قیمت دوسرے سے کم ہے کوئی حرج نہیں اور اگر دوسرے کی قربانی کی اور اس کی قیمت پہلے سے کم ہے تو جتنی کمی ہے اتنی رقم صدقہ کرے ہاں اگر پہلے کو بھی قربان کر دیا تو بہتر و مناسب ہے (درمختار) مسئلہ سات شخصوں نے قربانی کے لیے ایک گائے خریدی تھی ان میں ایک کا انتقال ہو گیا اس کے وارثوں نے شرکاء سے یہ کہہ دیا کہ تم اس گائے کو اپنی طرف سے اور اس کی طرف سے قربانی کر دو ان لوگوں نے کر لی تو سب کی قربانیاں جائز ہیں اور کفایت کرے گی اور وارثوں نے کہا تو کسی کی نہ طرف سے یہ مسئلہ گائے کے شرکاء میں ایک کافر ہے یا ان میں ایک شخص کا عقیقہ ہے تو قربانی نہیں ہے بلکہ گوشت ہی مثل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوئی بلکہ اگر شرکاء میں سے کوئی فقیر یا مدیون ہے تب بھی قربانی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ لوگ اگر قربانی کی نیت بھی کریں تو نیت صحیح نہیں (درمختار) مسئلہ شرکاء میں سے ایک کی نیت اس سال کی قربانی ہے اور باقیوں کی نیت سال گزشتہ کی قربانی ہے تو جس کی اس سال کی نیت ہے اس کی قربانی صحیح ہے اور باقیوں کی نیت باطل کیونکہ ان کی گزشتہ قربانی اس سال نہیں ہو سکتی ان لوگوں کی یہ قربانی تطوع کے طور پر ادا ہو گئی اور ان پر واجب ہے کہ گوشت کا صدقہ کریں لیکن ان کا ساتھی جس کی قربانی صحیح ہوئی ہے وہ بھی گوشت صدقہ کرے (درمختار) مسئلہ قربانی کے سب شریکوں کی نیت تقرب ہو اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی کا ارادہ گوشت نہ ہو (درمختار) مسئلہ قربانی کے تمام شرکاء کا ہدی کی قسم کا ہونا ضرور ہے سب قربانی کرنا چاہتے ہیں مگر اس میں اختلاف ہے کہ کسی کا ارادہ گوشت

جانور خوب فربہ اور خوبصورت ہو بڑا جانور دنبہ کی قسم میں سے قربانی کرنی ہو تو بہتر سینگ والا مینڈھا ہو جس کے خصیے کوٹ کر خصی کر دیا ہو کہ حدیث میں ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مینڈھے کی قربانی کی امر فرمایا۔ مسئلہ ذبح کرنے سے پہلے چھری تیز کر لینا چاہئے اور ذبح کے بعد جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے اس کے تمام اعضا سے روح نکل نہ جائے اس وقت تک کھال نہ نکالیں۔ مستحب یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے اگر ذبح کرنا جانتا ہو تو دوسرے کو حکم دے وہ ذبح کرے مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وہ حاضر رہے حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اٹھو اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جب تمہارا ذکر اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ میں بخش دیئے جائیں گے یہ سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ خصوصیت ہمارے لیے ہے یا آپ کی آل کے لیے بھی فرمایا ہمارے لیے بھی اور تمام مسلمین کے لیے بھی۔ مسئلہ قربانی کا گوشت خود مسلمان سے فقیر تک تینوں حصے کر دینا چاہئے اور اگر کسی وجہ سے دوسرے شخص سے قربانی نہ ذبح کرا سکا تو حرج نہیں مگر یہ بات مکروہ ہے اور بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے کہ قربانی سے متعلق تقریب کی نسبت کی جائے سے کہ قربانی ہو جائے گی اور مکروہ ہے۔ بعض شعبہ مسئلہ قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوست غنی کو بھی دے سکتا ہے کہ سنت ابراہیمی ہے اور مستحب ہے بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ اپنے کھانے کے لیے ایک احباب کے لیے اور ایک حصہ اپنے فقیر ہمسایوں کے لیے ایک حصہ سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لیے رکھنا بھی جائز ہے اور کل گوشت بھی جائز ہے تین دن سے زائد اپنے گھر والوں کے لیے رکھنا بھی جائز ہے اور بعض حدیثوں سے جو ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے۔ مسئلہ قربانی کا گوشت اور چربی وغیرہ بیچنا بہت بُرا ہے اور سخت ممنوع ہے حتیٰ کہ بعض علماء نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کی رسی بھی نہ بیچے۔ مسئلہ قربانی کا گوشت کافر کو نہ دیں کہ یہ بھی ایک قسم کی بیع ہے۔ مسئلہ قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں دوست غنی کو بھی دے سکتے ہیں اور فقیر کو بھی دے سکتے ہیں مستحب یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کریں ایک حصہ فقیر کے لیے ایک احباب کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر وال

وہی حکم ہے کہ خود کھائے، دوست احباب کو دے یہ ضرور نہیں کہ سارا گوشت فقیروں ہی کو دے کیونکہ گوشت اس کی ملک ہے یہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اگر میت نے کہہ دیا ہے کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس میں سے نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کر دے، (درمختار) مسئلہ قربانی کا چمڑا دینے کی بدل اور کسی ورس کے کام میں لائے، یا اسے سب چیزوں کو صدقہ کر دے قربانی کے کام میں خود بھی اپنے کام میں لا سکتا ہے یعنی اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لا سکتا ہے مثلاً اس کی جانماز بنائے، چھنی، تھیلی، مشکیزہ، دسترخوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں پر لگائے یہ سب کر سکتا ہے اور بیچ کر اس کا ڈول بنایا تو اسے اپنے کام میں لانے اجرت پر نہ دے اور نہ اجرت میں دیا تو اس اجرت کو صدقہ کرے، (درمختار) مسئلہ قربانی کے چمڑے کو ایسی چیز سے بدل سکتا ہے کہ باقی رکھتے ہوئے اس سے نفع اٹھایا جائے جیسے کتاب ایسی چیز سے بدل نہیں سکتا ہے کہ ہاتھ سے کھایا جا سکے جیسے آٹا، گوشت، سرکہ، روپیہ پیسہ، اور اگر اس نے ان چیزوں کو بیچ ڈالا کہ اس کی قیمت سے دوسری چیز لے لے تو اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اس کو بھی اپنے کام میں لا سکتا ہے یا صدقہ کر دے، (درمختار) مسئلہ اگر قربانی کی کل یا کچھ بھی بیچ ڈالا اگرچہ اس نے یہ نیت کی ہو کہ اس کی قیمت سے گوشت خرید کر صدقہ کر دے گا تو بھی یہ جائز نہیں بلکہ اس کو خود اپنی ذات پر خرچ کر لینا یا کسی غنی کو ہدیہ کر دینا یا کسی فقیر کو اس کی قیمت دے دینا جائز ہے، (درمختار) مسئلہ قربانی کا چمڑا یا گوشت قصاب کو اجرت میں نہیں دے سکتا اگرچہ اس کا اجرت میں دینا بیچنا ہی کہلاتا ہے مسئلہ قصاب کو اجرت میں نہیں دیا جاتا بلکہ جیسے دوسرے آدمیوں کو دیتا ہے اس کو بھی دیا جائے، (درمختار) مسئلہ قربانی کے چمڑے سے دوسری چیز لے لینا جائز ہے مسئلہ چمڑے کو بیچ کر اس کی قیمت ہاتھ پر رکھ لینا یا کسی کو ہبہ کر دینا ناجائز ہے بلکہ نہیں صدقہ کرے۔ مسئلہ قربانی سے جانور کے بال پینے کسی کام کے لیے کاٹ لینا یا کسی

دودھ دوہنا مکروہ و ممنوع ہے اور قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اس پر کوئی پیزار لادنا اس کو بہت پریشان کرنا اس سے منافع حاصل کرنا منع ہے اگر اُس نے اُون کاٹ لی یا دودھ دوہ لیا تو اُسے صدقہ کرنا ضرور ہے پر جانور کو دیا ہے تو بہتر کو صدقہ کرے اور اگر خود سوار ہوا یا اس پر کوئی پیزار لادی تو اس کی وجہ سے جانور میں جو کچھ کمی آئی تنی مقدار میں صدقہ کرے واللہ تعالیٰ اعلم۔ مسئلہ جانور خریدا تھا قربانی کرنے تو اس کے پیٹ سے بچہ نکلا تو اسے بھی ذبح کرے اور اگر اس کے تھن میں دودھ ہے تو دوہ سکتا ہے کہ جو تفاوت تھا وہ پورا ہو گیا اب یہ اس کی ملک ہے اپنے صرف میں لا سکتا ہے (عالمگیری)۔ مسئلہ قربانی کے لیے جانور خریدا تھا قربانی کرنے سے پہلے اس کے بچہ پیدا ہوا تو بچہ کو بھی ذبح کر ڈالے اور اگر بچہ کو بیچ ڈالا تو اس کی قیمت صدقہ کر دے اور اگر بچہ کو کیا اور بچہ اُس کے یہاں رہا اور نہ بیچ کیا اور ایام نحر گزر گئے تو اس کو زندہ صدقہ کر دے اور اگر بچہ اور بچہ اُس کے یہاں رہا اور قربانی کا زمانہ گیا یہ چاہتا ہے کہ اس سال کی قربانی اسی کو ذبح کرے یہ نہیں کر سکتا اور اگر قربانی اسی کی کر دی تو دوسری قربانی پھر کرے کہ وہ قربانی نہیں ہوئی اور بچہ کو ذبح کر کے جو اصدقہ کر دے بلکہ وہ بچہ اس کی قیمت میں بھی اسی طرح صدقہ کر دے اور اس کے قربانی کی اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہے تو اسے بھی صدقہ کر دے اور اسے نہیں کھا سکتا اور مرا ہوا بچہ نکلا تو اسے پھینک دے مسئلہ دو شخصوں نے مشترکہ طور پر ایک گائے خریدی ایک نے دوسرے کی قربانی کی بکری ذبح کر دی یعنی ہر ایک نے دوسرے کی بکری لا پتہ کر کے قربانی کی تو بکری جس کی تھی اسی کی قربانی ہوئی اور اگر دونوں نے ایسا کیا ہو تو دونوں کی قربانی ہو گئی صورت میں کسی پر تاوان نہیں مگر ہر ایک اپنی اپنی بکری ذبح کر ڈالے۔ دوسرے روز یہ بکری خود ہی وقت مقدر ہوئی جب اس بکری کو صرف کر چکا تو ہر ایک نے دوسرے کی بکری کا تاوان دیا گوشت بڑھ جانے کا اور گوشت کی قیمت کا تاوان دینے کا اس تاوان کو صدقہ کرنے کا یہ حکم ہے معاوضہ کا یہی حکم ہے۔ بہتر صورت اس وقت میں کہ ہر ایک دوسرے کے نام پر اس سے اپنی بکری ذبح کر ڈالے رہی ہو تو جس کی بکری تھی اس کی قربانی ہوئی اور اگر رہی نہ ہو تو بکری کا تاوان لے گا اور اس صورت میں جس نے ذبح کی اس کی قربانی ہوئی یعنی بکری کا تاوان نہ دینا پڑے گا نہ بکری ذبح کی ہوگی اور اس کی جانب سے قربانی ہوئی اور گوشت کا بھی پورا

مسئلہ دوسرے کی قربانی کی بکری بغیر اس کی اجازت کے قصداً ذبح کر دی اس کی دو صورتیں ہیں ایک
کی طرف سے اس نے قربانی کی یا اپنی طرف سے اگر مالک کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی نہیں
ہوئی اور قربانی سے بری ہو گیا اس صورت میں مالک اس سے تاوان نہیں لے
سکتا اور اگر اس نے اپنی طرف سے قربانی کی اور ذبح شدہ بکری کے لینے پر مالک راضی ہے تو قربانی
اپنی طرف سے ہوئی اور فرض ساقط ہو گیا اور اگر راضی نہیں اور تاوان لینے سے بکری کا مالک لیا
اور اس کی اپنی قربانی ہوئی مسئلہ اگر بکری قربانی کے لیے معین نہ تھی بلکہ
ایک شخص قربانی کرنے کا قربانی نہ ہوں مثلاً ایک شخص نے پانچ بکریاں خریدیں تھیں
اور نیت یہ تھی کہ ان میں سے ایک بکری کو قربانی کروں گا ان میں سے کسی کو معین نہیں کیا تھا تو
دوسرے شخص کی طرف سے قربانی نہیں کر سکتا اگر کرے گا تو نفل ہو گا فرض کے بدلے
اس کی قربانی نہیں ہوئی مسئلہ دو شخص
کی بکری ضائع ہو گئی ان کی قربانی نہیں ہوئی اور زندہ بکری کا مالک لے لیا تو
قربانی ہو گئی مسئلہ ایک شخص کی بکری دوسرے نے ذبح کر دی اس نے تاوان لیا یا بغیر حکم کے ذبح
کی قربانی نہیں ہوئی کیونکہ اس کی طرف سے قربانی کا وقت ہو گیا ہے اب اس کی طرف سے
مسئلہ ایک شخص نے بکری امانت کے طور پر رکھی تھی اس نے قربانی کر دی یہ قربانی
نہیں ہوئی نہ اس شخص کی طرف سے نہ اس کی طرف سے جس کی امانت تھی اور
اس کا تاوان بھی اس پر لازم ہے اگر اس نے بکری کا مالک سے جس کی قربانی کی ہے اور
یہ قربانی اپنی طرف سے کی ہے تو قربانی ہو گئی اور فرض ساقط ہو گیا اور
مسئلہ موٹی تازی کے بدلے ایک دبلی
کی قربانی کر دی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ قربانی نہیں ہوئی یہ قول
ان کا نہیں مسئلہ جن شخصوں کے پاس یہ بکری امانت رکھی تھی ان کی قربانی نہیں ہوئی
یہ تھا کہ ان میں سے ایک کی بکری کو بھیڑیا کھا گیا جس کی قربانی نہیں ہوئی
یا اس کا مالک راضی نہیں ہوا اور اپنے اپنے ایک کی قربانی ہر ایک کی قربانی نہیں ہوئی

ذبح کردے۔ قربانی پہلی دفعہ سے موثر ہوگئی۔ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ جانوروں میں گائے بھینس یا بکرے دنبے جو کھاتے پیتے ہیں ان سے زیادہ کوئی قربانی نہیں ہوسکتی کہ یہ سب وجہ کی تکمیل ہے۔ جب تک ان کے یعنی ان سب کے ذبح کا کل نہ نکل جائے اس سے نہ پاؤں دھونا جائز نہ نکلیں آئیں نہ ان کے کھانے سے وضو ٹوٹے۔ قربانی کی جگہ منیٰ کے بعد میں نماز سے ہے اگر وہ مشترک ہو تو بہتر ہے جیسے گائے اونٹ میں دس سے زیادہ شریک کی قربانی نہ ہوگی۔ ہاں اگر ان میں کسی نے قربانی کی نیت نہ کی تھی بلکہ گوشت کے لیے خریدی تھی یا کسی نے نذر مانی تھی تو ان کو بھی قربانی کرنا واجب ہے۔ اگر ان کی قربانی میں سے کچھ بیچ ڈالا تو اس کی قیمت خیرات کردینا واجب ہے۔ قربانی کرنے والا اور جن کی طرف سے قربانی ہے ان سب کو اس کے گوشت میں سے کھانا مستحب ہے۔ اس کے خلاف کرے جب بھی حرج نہیں فَاقْدِرُوْا قَدْرَہٗ۔ حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۱۰ ذی الحجہ کو صبح کی نماز کے بعد قربانی کی یہ تین رکعات میں سے ایک فرض کرے کہ اس موقعہ پر جو اُمت کا خیال فرمایا وہ قربانی کرنے سے خود ہی قربانی کرنا۔ یہ جملہ کہ یہ بدن سب کی طرف سے کفایت کرسکتا ہے جبکہ ایسا نہ ہو کہ ان کی قربانی ہو کوئی اس کا جواب یہ ہے کہ حضور تو سب کی طرف سے ہے اس لیے حضور کی قربانی ہر ایک کی قربانی ہوگئی۔ ان کے لیے علیحدہ قربانی کی ضرورت نہ ہوئی۔ کل ۱۰ میں خود حضور کی حیثیت سے کرنا تھا۔ یہ قربانی کرنے والے کی طرف سے ہے اور اس کے لیے کافی

تحقیق کا بیان

پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ ان کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو **مسئلہ** عبداللہ و عبدالرحمٰن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن اُس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں (عالمگیری) **مسئلہ** محمد بہت پیارا نام ہے اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا یہ نام ہو اور پکارنے کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے اور ہندوستان میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص کے کئی نام ہوتے ہیں اس صورت میں نام کی برکت بھی ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے **مسئلہ** مردہ بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام رکھنے کی ضرورت نہیں بغیر نام اس کو دفن کر دیں اور زندہ پیدا ہو تو اس کا نام رکھا جائے اگرچہ پیدا ہو کر مر جائے **مسئلہ** عقیقہ کے لیے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں سنت ادا ہو جائے گی بعض نے یہ کہا کہ ساتویں یا چودھویں[1] یا اکیسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچہ پیدا ہو اُس دن کو یاد رکھیں اُس سے ایک دن پہلے والا جب آئے وہ ساتواں ہوگا۔ مثلاً جمعہ کو پیدا ہوا تو ساتواں دن جمعہ ہوگا پہلی صورت میں جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس صورت میں عقیقہ کرے گا اُس میں ساتویں کا حساب ضرور آئے گا **مسئلہ** لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے میں نر جانور اور لڑکی میں مادہ مناسب ہے اور لڑکے کے عقیقہ میں کبریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حرج نہیں اور عقیقہ میں گائے ذبح کی جائے تو لڑکے کے لیے دو حصے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ کافی ہے یعنی سات حصوں میں دو حصے یا ایک حصہ **مسئلہ** گائے کی قربانی ہوئی اس میں عقیقہ کی شرکت ہو سکتی ہے جس کا ذکر قربانی میں گزرا **مسئلہ** بچہ کا سر مونڈنے کے بعد سر پر زعفران پیس کر لگا دینا بہتر ہے **مسئلہ** عقیقہ کا جانور

---

[1] چودہ اور اکیس وغیرہ امام شافعی کا مذہب ہے۔ اکیس کے بعد مستحب بھی باقی نہیں رہتا ۱۲ (میزان۔ شرح سفر السعادۃ و تقریر ترمذی وغیرہ)

انھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے اُس کا گوشت فقرا اور عزیز و اقرب دوست و احباب کو کچا تقسیم کر دیا جائے یا اُن کے بطور ضیافت و دعوت کھلایا جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں **مسئلہ** بہتر یہ ہے کہ اس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں سے گوشت اُتار لیا جائے یہ بچہ کی سلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈی نہ توڑ کر گوشت بنایا جائے اس میں بھی حرج نہیں گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکایا جائے تو بچہ کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے **مسئلہ** بعض کا یہ قول ہے کہ سری پائے حجام کو اور ایک ران دائی کو دیں باقی گوشت کے تین حصے کریں ایک حصہ فقرا کا ایک احباب کا اور ایک حصہ گھر والے کھائیں۔ **مسئلہ** عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ اور دادا دادی نانا نانی نہ کھائیں یہ غلط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں **مسئلہ** لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کی جگہ ایک ہی بکری کسی نے کی تو یہ بھی جائز ہے ایک حدیث میں بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ میں ایک مینڈھا ذبح ہوا **مسئلہ** اس کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ اپنے صرف میں لائے یا مساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجد یا مدرسہ میں صرف کرے **مسئلہ** عقیقہ میں جانور ذبح کرتے وقت ایک دعا پڑھی جاتی ہے۔ اُسے پڑھ سکتے ہیں اور یاد نہ ہو تو بغیر دعا پڑھے بھی ذبح کرنے سے عقیقہ ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قد تم ھذا الجزء بحمد اللہ تعالیٰ وسبحانہ وصلی اللہ علیٰ افضل خلقہ محمد والہ وصحبہ واتباعہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین وانا الفقیر ابو العلا محمد امجد علی الاعظمی عفی عنہ

احسان الحق عبدالحکیم شرف قادری

طابع وناشر: شیخ نیاز احمد ——— مطبع: علمی پرنٹنگ پریس لاہور

۲۰۹۲